فرض نمازوں کے بعد پڑھے جانے والے

اذکار اور دعائیں

Farz Namazo ke Ba'ad Padhe Jane Wale

AZKAAR AUR DUAYEN

حصہ دوم (مفصل)

حصہ اول (مختصر)

Charts

گیارہ (11) احکامات

چھبیس (26) اذکار

اکتیس (31) اسباق

بارہ (12) مسائل

182 صفحات

دکتور حافظ ارشد بشیر عمری مدنی حفظہ اللہ وفقہ اللہ

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

فرض نمازوں کے بعد پڑھے جانے والے

اذکار اور دعائیں

Farz Namazo ke Ba'ad Padhe Jane Wale

AZKAAR AUR DUAYEN

دکتور حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah

Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)
www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

بسم الله الرحمن الرحيم

أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

فہرس

عنوان	صفحہ نمبر
مقدمہ	1
❖ نماز کے بعد کے اذکار کا حکم کیا ہے؟	4
❖ فرض نمازوں کے بعد پڑھے جانے والے اذکار اور دعائیں، عربی + اردو، انگریزی، رومن (3-CHARTS)	6
حصۂ اول (مختصر)	
❖ فرض نمازوں کے بعد پڑھے جانے والے اذکار اور دعائیں (مختصر)	10
حصۂ دوم (مفصل)	
فرض نمازوں کے بعد پڑھے جانے والے اذکار اور دعائیں (مفصل)	
❖ دعا نمبر 1	36
❖ دعا نمبر 2	43
❖ دعا نمبر 3	44
❖ دعا نمبر 4	45
❖ دعا نمبر 5	46
❖ دعا نمبر 6	48
❖ دعا نمبر 7	50
❖ (سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر) تسبیحات پڑھنے کے چار طریقے ثابت ہیں	51
❖ دعا نمبر 8	51
❖ دعا نمبر 9	53
❖ دعا نمبر 10	54
❖ فرض نمازوں کے بعد سورۃ الاخلاص پڑھنا ثابت ہے یا نہیں؟	56
❖ معوذات کے بارے میں علمائے کرام کے اقوال	59
❖ دعا نمبر 11	62
❖ دعا نمبر 12	63

❖ دعانمبر13	64
❖ دعانمبر14	65
❖ دعانمبر15	66
❖ دعانمبر16	69
❖ دعانمبر17	70
❖ دعانمبر18	71
❖ دعانمبر19	72
❖ دعانمبر20	73
❖ دعانمبر21	74
❖ دعانمبر22	76
❖ عبدالرحمن بن غنم بن سعد الاشعری الشامی کا مختصر تعارف	78
❖ عبدالرحمن بن غنم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں علمائے کرام کے اقوال	79
❖ تمام المنۃ سے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق	83
❖ دعانمبر23	87
نماز کے بعد کے ضعیف اذکار (ابتدائی طلبہ کے لئے اس کا مطالعہ ضروری نہیں)	
❖ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق نماز کے بعد کے ضعیف اذکار	90
❖ ملتقی اہل الحدیث سے شیخ الالبانی رحمۃ اللہ علیہ اور یحیی المعلمی کی تحقیق پیش خدمت ہے	95
❖ اعتراضات	98
احکامات اور مسائل (اذکار سے متعلق گیارہ احکامات و مسائل)	
❖ پہلا مسئلہ	102
❖ دوسرا مسئلہ	108
❖ تیسرا مسئلہ	112
❖ چوتھا مسئلہ	112
❖ پانچواں مسئلہ	113
❖ چھٹواں مسئلہ	114
❖ کیا نمازی ہر نماز کے بعد اپنے دائیں ہاتھ یا دونوں ہاتھوں سے تسبیح کرے؟ (سوال اور اس کا جواب)	116

❖ ساتواں مسئلہ	121
❖ آٹھواں مسئلہ	122
❖ فرض نماز کے بعد پڑھے جانے والے اذکار جہری ہیں یا سری؟	122
❖ نواں مسئلہ	134
❖ دسواں مسئلہ	136
❖ گیارہواں مسئلہ	136
فضائل (اذکار سے متعلق (12) فضائل)	
❖ پہلی فضیلت	139
❖ دوسری فضیلت	139
❖ تیسری فضیلت	140
❖ چوتھی فضیلت	141
❖ پانچواں فضیلت	143
❖ چھٹویں فضیلت	145
❖ ساتویں فضیلت	146
❖ آٹھواں فضیلت	147
❖ نویں فضیلت	147
❖ دسویں فضیلت	148
❖ گیارہوں فضیلت	149
❖ بارہویں فضیلت	149
اذکار کے بعض کلمات کی شرح اور (31) اسباق	
❖ سبق:1	151
❖ سبق:2	151
❖ سبق:3	152
❖ سبق:4	152
❖ سبق:5	152
❖ سبق:6	152

❖ سبق:7	152
❖ سبق:8	153
❖ سبق:9	153
❖ سبق:10	153
❖ سبق:11	153
❖ سبق:12	153
❖ سبق:13	154
❖ سبق:14	155
❖ سبق:15	156
❖ سبق:16	158
❖ سبق:17	157
❖ سبق:18	160
❖ سبق:19	162
❖ سبق:20	163
❖ سبق:21	164
❖ سبق:22	164
❖ سبق:23	164
❖ سبق:24	165
❖ سبق:25	165
❖ سبق:26	166
❖ سبق:27	167
❖ سبق:28	167
❖ سبق:29	167
❖ سبق:30	167
❖ سبق:31	168
خاتمہ	168

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُقدّمة

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ، وَسَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً، أَمَّا بَعْدُ:

نماز کے بعد کے اذکار اسلامی عبادات کا ایک اہم حصہ ہیں۔ یہ اذکار دراصل اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہنے اور روحانی سکون حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں، ان اذکار کی ادائیگی نہ صرف روحانی فوائد فراہم کرتی ہے بلکہ یہ بندے کے ایمان میں بھی پختگی لاتی ہے نیز فرض نمازوں کے بعد کے اذکار ایک مسلمان کو نظرِ بد، حسد، جلن، جادو اور آسیب وغیرہ سے محفوظ رہنے کا ایک بہت بڑا ہتھیار ہے۔

فرض نمازوں کے بعد کے ذکر واذکار کے بارے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ﴾

(سورۃ ق، سورۃ نمبر 50، آیت نمبر:40)

"اور رات کے وقت بھی تسبیح کریں اور نماز کے بعد بھی۔"

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَإِعْمَالُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ يَغْسِلُ الْخَطَايَا غَسْلًا))

"سخت سردیوں میں پورا وضو کرنا، مسجد کی طرف پیدل چل کر جانا اور نماز سے فارغ ہو کر دوسری نماز کا انتظار کرنا گناہوں کو دھو دیتا ہے۔"

(الراوی: علی بن أبي طالب|المحدث: الألباني|المصدر: صحيح الجامع|الصفحة أو الرقم: 926|خلاصة حكم

المحدث: صحیح التخریج: أخرجه الدارقطنی فی ((علله)) (223/3)، والحاکم (456))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ))

"کیا میں تمہیں ایسی چیز سے آگاہ نہ کروں جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند فرماتا ہے؟" صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ناگواریوں (کے) باوجود اچھی طرح وضو کرنا، مساجد تک زیادہ قدم چلنا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، سو یہی رباط (شیطان کے خلاف جنگ کی چھاؤنی) ہے۔"

(صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، بَابُ فَضْلِ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ: تکلیف کے وقت مکمل وضو کرنے کی فضیلت، حدیث نمبر :251[587]۔ وسنن الترمذی:51۔ وسنن النسائی:143۔ وسنن ابن ماجہ:428)

اذکار کی اہمیت اور افادیت:

اللہ کی یاد: اذکار کی ادائیگی سے بندہ اللہ کی یاد میں مشغول رہتا ہے، جو کہ ایمان کا ایک بنیادی مقصد ہے جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ﴾

(سورۃ الاعراف، سورۃ نمبر 7، آیت نمبر:205)

"اور اپنے رب کو یاد کیا کرو اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ صبح اور شام اور اہل غفلت میں سے مت ہونا۔"

قلبی اور روحانی سکون: فرض نمازوں کے بعد کے اذکار سے دلوں کو سکون میسر ہوتا ہے اور انسانی ذہن کو سکون ملتا ہے ڈپریشن اور دیگر بیماریوں سے چھٹکارا ملتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾

(سوۃ الرعد، سورۃ نمبر 13، آیت نمبر:28)

" جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں، یاد رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔"

فرض نمازوں کے بعد کے اذکار گناہوں کے مغفرت کا ذریعہ ہے اور جنت کا ضامن ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يحل بينه وبين دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ))

" جس نے ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی کی تلاوت کی تو اس کے اور جنت کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہوتی، سوائے موت کے۔"

(سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ للالبانی، رقم:972)

جس جگہ فرض نماز پڑھی اسی جگہ پر بیٹھ کر ذکر واذکار پڑھنا، حدیث میں ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ، لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ))

"کہ فرشتے تم میں سے اس نمازی کے لیے اس وقت تک یوں دعا کرتے رہتے ہیں، جب تک (نماز پڑھنے کے بعد) وہ اپنے مصلے پر بیٹھا رہے " اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، " کہ اے اللہ! اس کی مغفرت کر، اے اللہ! اس پر رحم کر، تم میں سے وہ شخص جو صرف نماز کی وجہ سے رکا ہوا ہے، گھر جانے سے سوا نماز کے اور کوئی چیز اس کے لیے مانع نہیں، تو اس کا (یہ سارا وقت) نماز ہی میں شمار ہو گا۔"

(صحیح البخاری، کتاب الاذان، "بَابُ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ، وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ
"جو شخص مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھے اس کا بیان اور مساجد کی فضیلت، حدیث نمبر:659۔ و صحیح مسلم:649[1509])

نماز کے بعد کے اذکار کا حکم کیا ہے؟

شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ فرض نماز کے بعد کے اذکار کا حکم مستحب ہے واجب نہیں اور اگر کوئی نماز پڑھے اور اور نماز کے بعد کے اذکار نہ کرے تو نماز تو صحیح ہے البتہ نقص ہے اجر کے اعتبار سے, وہ نماز جس کے ساتھ اذکار کی پابندی ہو وہ افضل اور اکمل ہے۔

اہمیت:

1) قولی حدیث اور فعلی حدیث سے اذکار بعد الصلوۃ کی اہمیت ثابت ہوتی ہے۔

2) قرآن مجید اور احادیث شریفہ میں اذکار بعد الصلاۃ کا تاکید اور ترغیب کے ساتھ ذکر آیا ہے جیسے فرمان الہی ہے:

﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ﴾

(سورۃ ق، سورۃ نمبر 50، آیت نمبر:40)

"اور رات کے وقت بھی تسبیح کریں اور نماز کے بعد بھی"۔

And [in part] of the night exalt Him and after prostration(40).

3) ابن رجب اور امام نووی رحمہما اللہ نے نماز کے بعد والے اذکار کے مستحب ہونے پر اجماع نقل کیا ہے۔

4) علماء کرام کی جانب سے فرض نمازوں کے فوری بعد پڑھے جانے والے اذکار کا اہتمام نہ کرنے والوں کی سخت تنبیہ کی جاتی رہی ہے اور اس ضمن میں وہ اس کے ادعیہ و اذکار کی جمع و تدوین، دیگر متعدد زبانوں میں ان کے تراجم کرانے، ان سے متعلق تمام احادیث کی کامل تخریج، گھروں اور مساجد وغیرہ عام اور خاص مقامات پر دیواری پینٹنگز چسپاں کرنے، کتابچوں پر مشتمل تصنیفات اور تالیفات اور بے شمار محاضرات اور دروس کے ذریعہ ان کی تلقین کا خوب اہتمام کرتے ہیں۔

5) ان ادعیہ اور اذکار کا اہتمام کرنے والوں سے اس ضمن میں کچھ غلطیاں سرزد ہوتی ہیں کہ وہ غیر ثابت شدہ یا ضعیف احادیث پر مبنی ادعیہ اور صیغوں کا ورد کرتے ہیں یا صحیح ادعیہ کو سنت کے طریقہ کے بجائے بدعتی طریقوں سے پڑھتے ہیں یا ضعیف اور من گھڑت احادیث میں مذکور عدد کے مطابق پڑھتے ہیں۔

نماز کے بعد کے اذکار کی ادائیگی ایک اہم عمل ہے جو ایک مسلمان کی روحانی زندگی کو بہتر بناتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کا ذریعہ ہیں اور انسان کے دل کو سکون فراہم کرتے ہیں، فرض نمازوں کے بعد کے اذکار کی پابندی کرنا ہر مسلمان پر مستحب ہے تاکہ وہ اللہ کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کرے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دکتور ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

تاریخ: 11/ جنوری/2025ء

مطابق:10/رجب/1446ھ

حصۂ اول (مختصر)

فرض نمازوں کے بعد پڑھے جانے والے اذکار اور دعائیں

(حصۂ اول میں میں فرض کے بعد کے اذکار اور دعاؤں کو اختصار اور احادیث کے حوالوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے نیز اذکار اور دعاؤں کو عربی متن، عربیک رومن، اردو ترجمہ اور انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا گیا ہے)

فرض نمازوں کے بعد پڑھے جانے والے اذکار اور دعائیں



کتاب کی خصوصیات



اس کتاب کے دعاؤں اور اذکار کی خصوصیات درجِ ذیل ہیں:

1. اس میں اذکار کی تعداد چھبیس (26) ہے۔
2. تصحیح کے لئے علمائے کرام کے اقوال پیش کئے گئے ہیں۔
3. اکثر دعاؤں کے چارٹس میں دس تا بارہ دعائیں ہی ہیں، الحمد للہ اس میں دعاؤں کا اضافہ کیا گیا ہے اور چوبیس تک دعائیں پیش کی گئی ہیں، اور تمام دعائیں صحیح یا حسن کے درجے تک پہنچتی ہیں۔
4. حاشیہ میں مستدل حدیث بھی پیش کر دی گئی ہے۔
5. سند یا فہم سے متعلق اشکالات کے جوابات بھی درج کر دیئے گئے ہیں۔
6. اذکار اور دعاؤں کے گیارہ احکامات اور مسائل ذکر کئے گئے ہیں۔ بارہ فضائل بیان کئے گئے ہیں اور اکتیس اسباق بیان کئے گئے ہیں اور یہ کتاب تقریباً 177 صفحات پر مشتمل ہے۔
7. جو لوگ مفصل کتاب کے بجائے صرف دعائیں پڑھنا چاہتے ہیں ان کے لئے پاکٹ سیز کتابچہ بھی تیار کر دیا گیا ہے جو ستائیس (27) صفحات پر مشتمل ہے۔
8. مساجد کے لیے تین الگ الگ زبانوں میں الگ الگ پوسٹر تیار کئے گئے ہیں مثلاً:
   - A. عربی + اردو ترجمہ۔
   - B. عربی + انگریزی ترجمہ۔
   - C. عربی + عربک رومن، اردو رومن اردو۔
9. لوگوں کے اصرار پر مختصر اور مفصل دونوں کتابیں تین زبانوں یعنی عربی (عربک رومن)، اردو (اردو رومن)، انگریزی پر مشتمل ہے، اور مختصر کتاب میں مختصر حوالے بھی ذکر کر دیئے گئے اور مفصل کتاب میں ان حوالوں کی مکمل تشریح، علماء کے اقوال، صحیح اور ضعیف کی مفصل بحث بھی موجود ہے۔
10. تسبیحات کے اعداد کے مطابق اور اوقات کے اعتبار سے اختلاف پایا جاتا ہے لہذا اس کی نشاندہی کر دی گئی ہے اور اس کے بابت مختلف تسبیح کے اعداد اور اوقات جو احادیث میں بیان کئے گئے خصوصیت کے ساتھ ان کو بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔
11. قارئین کی سہولت کے لئے تمام دعاؤں کو زبر، زیر اور پیش یعنی کہ اعراب کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

الحمد للہ

ان تمام خصوصیات کے ساتھ اس کتاب کو مختصر اور مفصل دونوں طریقہ سے تیار کیا گیا ہے اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی میری اس چھوٹی سی کوشش کو قبول فرمائے اور جو لوگ اس کتاب سے استفادہ حاصل کر رہے ہیں ان کی تمام دعاؤں، اذکار اور دیگر عبادت کو قبول فرمائے، آمین

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS INDIA
+91 92905 21633 (WhatsApp only)
www.abmqurannotes.com | www.askislampedia.com | www.askmadani.com

تاریخ: 11/ جنوری/ 2025ء
مطابق: 10/ رجب/ 1446ھ

دکتور حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

1

نماز کے فوری بعد ایک مرتبہ بلند آواز سے

اَللّٰهُ أَكْبَرُ

کہنا

(بعض علماء نے کہا کہ تین مرتبہ اللہ اکبر کہیں)

DUA IN ROMAN

ALLAHU AKBAR

اردو ترجمہ

اللہ سب سے بڑا ہے

TRANSLATION

Allaah is the Greatest

صحیح البخاری:(842)۔و صحیح مسلم:(583)

2

تین مرتبہ بلند آواز سے

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

کہنا۔

صحیح مسلم:(591)

DUA IN ROMAN

(Astagfirullah, Astagfirullah, Astagfirullah)

(Teen(3) martaba baland awaz ke saath)

اردو ترجمہ

میں اللہ تعالی سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

TRANSLATION

(I seek forgiveness from Allaah)

3

اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

صحیح مسلم:(591)

DUA IN ROMAN

(Alla'humma antas-salaam wa minkas-salaam tabarakta ya zaljalaali wal ikraam)

اردو ترجمہ

اے اللہ !تو ہی سلام ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، تو صاحب عظمت و برکت ہے، اے جلال (عظمت والے) اور عزت بخشنے والے!

TRANSLATION

"O Allah! Thou art Peace, and peace comes from Thee; Blessed art Thou, O Possessor of Glory and Honour."

4

((لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ))

صحیح مسلم:(593)

DUA IN ROMAN

(La ilaha illal-lahu wahdahu la sharika lahu, lahul-mulku wa lahul-hamdu, wa huwa `ala kulli shay'in qadir. Allahumma la mani`a lima a`taita, wa la mu`tiya lima mana`ta, wa la yanfa`u dhal-jaddi minka l-jadd)

اردو ترجمہ

"اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اس کی ہے اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جسے تو دے اس سے روکنے والا کوئی نہیں اور جسے تو نہ دے اسے دینے والا کوئی نہیں اور کسی مالدار کو اس کی دولت و مال تیری بارگاہ میں کوئی نفع نہ پہنچا سکیں گے"۔

TRANSLATION

"There is no Deity but Allah, Alone, no Partner to Him. His is the Kingdom and all praise, and Omnipotent is He. O Allah! Nobody can hold back what you gave, nobody can give what You held back, and no struggler's effort can benefit against You]."

5

((اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ))

سنن ابو داود: (1522) صحیح، شیخ البانی

DUA IN ROMAN

(Allahumma a'inni ala dhikrika wa shukrika wa husni ibadatika)

اردو ترجمہ

"اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اپنی بہترین عبادت کے سلسلہ میں میری مدد فرما۔"

TRANSLATION

"O Allah, help me in remembering You, in giving You thanks, and worshipping You well."

6

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ))

صحیح مسلم:(594)

DUA IN ROMAN

(La ilaha illa allahu wah dahu la shareeka lahu, lahul mulku wa lahul hamdu, wa huwa 'ala kullee shay'in qadeer, La hawla wa laquwwata illah billa, la ilaha illAllah wala na'budu illah iyyah, lahun-ni'matu, wa lahul fadl, wa lahu-saana ul hasanu, la ilaha illAllahhu mukhliseena lahuddeen, wa law karihal kafiroon)

اردو ترجمہ

"ایک اللہ کے سوا کوئی عبادت کے مستحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت اور فرمانروائی اسی کی ہے اور وہی شکر وستائش کا حقدار ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہوں سے بچنے کی توفیق اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی سے (ملتی) ہے، اس کے سوا کوئی حقیقی الہ ومعبود نہیں۔ ہم اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں کرتے، ہر طرح کی نعمت اور سارا فضل وکرم اسی کا ہے، خوبصورت تعریف کا سزاوار بھی وہی ہے، اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں، ہم اس کے لیے دین میں اخلاص رکھنے والے ہیں، چاہے کافر اس کو (کتنا ہی) ناپسند کریں۔"

TRANSLATION

There is no god but Allah. He is alone. There is no partner with Him. Sovereignty belongs to Him and He is Potent over everything. There is no might or power except with Allah. There is no god but Allah and we do not worship but Him alone. To Him belong all bounties, to Him belongs all Grace, and to Him is worthy praise accorded. There is no god but Allah, to Whom we are sincere in devotion, even though the unbelievers should disapprove it."

7

سُبْحَانَ اللهِ (33 مرتبہ)

اللہ تعالیٰ تمام عیب اور نقائض سے پاک ہے

صحیح مسلم:(596)

Sub-han Allah	(recite 33 time)	"Glorious is Allah"

نوٹ

1 تسبیح 33 مرتبہ، تحمید 33 مرتبہ۔ اللہ اکبر 34 مرتبہ اس طرح 100 پورا کرنا بھی ثابت ہے۔(صحیح مسلم: 596)۔اور تینوں 33 مرتبہ کرکے "لاإلٰہ الا اللہ" والی دعا سے 100 کی تعداد پوری کرنا ایسا بھی ثابت ہے۔(صحیح مسلم:597)

2 اسی طرح "اللہ اکبر" 10 مرتبہ۔ سبحان اللہ 10 مرتبہ۔ الحمد اللہ 10 مرتبہ۔ کل تعداد 30 ایسا بھی ثابت ہے(صحیح بخاری: 6329)۔

3 اور اسی طرح سبحان اللہ 11 مرتبہ۔ الحمد اللہ 11 مرتبہ۔ اللہ اکبر 11 مرتبہ۔ کل تعداد 33 مرتبہ بھی ثابت ہے۔(صحیح مسلم:595)

4 اور اسی طرح سبحان اللہ 25 مرتبہ۔ الحمد اللہ 25 مرتبہ۔ اللہ اکبر 25 مرتبہ۔ لا الٰہ الا اللہ 25 مرتبہ۔ کل ملا کر 100 مرتبہ ایسا بھی ثابت ہے۔(سنن الترمذی: 3413) صحیح۔ شیخ البانی

8

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (33 مرتبہ)

صحیح مسلم:(596)

Alhamdu lillah (recite 33 time) "Praises are due to Allah"

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں

Tamam Taarife Allaah ke liye hai



9

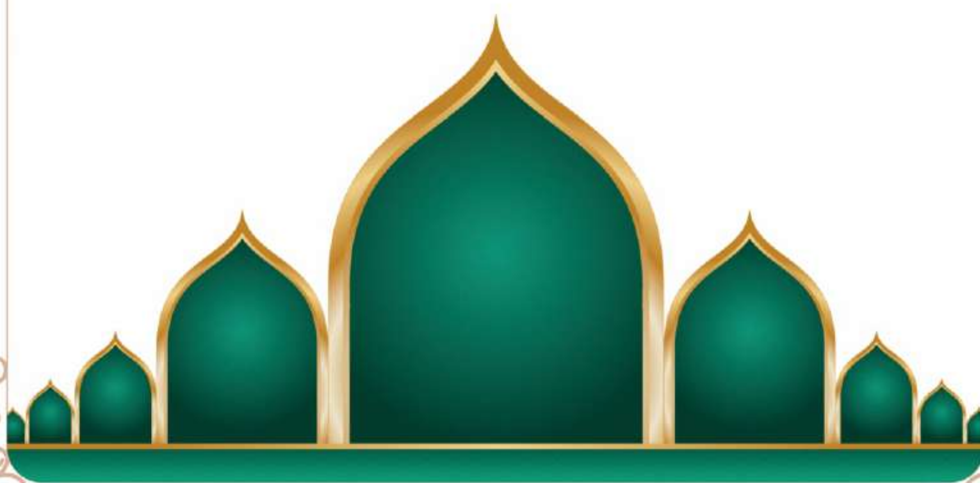
اللّٰهُ أَكْبَرُ (34 مرتبہ)

(صحیح مسلم: 596)

Allah hu Akbar	(recite 34 time)	"Allah is the greatest"

اللہ سب سے بڑا ہے

Allaah sab se Bada hai



10

((لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ))

صحیح مسلم:(597)

DUA IN ROMAN

Laa ilaaha ill-allaahu, wahdahu laa shareeka lahu, lahul-mulku wa lahul-hamdu, wa huwa 'alaa kulli shay'in qadeer)

اردو ترجمہ

"اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کی ہے۔ اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"

TRANSLATION

None has the right to be worshipped except Allah, alone, without partner, to Him belongs all sovereignty and praise, and He is over all things omnipotent

11

﴿اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾

السلسلہ الصحیحہ البانی: (972)

DUA IN ROMAN

(Allahu la ilaha illahuwa alhayyu alqayyoomu la ta khuthuhu sinatun wala nawmun lahu ma fee assamawatiwama fee al-ardi man tha allathee yashfaAAu indahu illa bi-ithnihi yaAAlamu mabayna aydeehim wama khalfahum wala yuheetoona bishay-in min ilmihi illa bima shaa wasia kursiyyuhu assamawati wal-arda wala yaooduhu hifthuhumawahuwa alAAaliyyu alAAzeem)

اردو ترجمہ

"اللہ ہی معبودِ برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے، جسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ اسی کی ملکیت میں زمین و آسمان کی چیزیں ہیں، کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔ وہ اس کی مرضی کے بغیر کسی چیز کے علم کا احاط ہ نہیں کر سکتے۔ اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے۔ اللہ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا ہے اور نہ اکتاتا ہے۔ وہ بلند اور بہت بڑا ہے"

TRANSLATION

"Allah - there is no deity deserved to be worshipped except Him, the Ever-Living, the Sustainer of [all] existence. Neither drowsiness overtakes Him nor sleep. To Him belongs whatever is in the heavens and whatever is on the earth. Who is it that can intercede with Him except by His permission? He knows what is [presently] before them and what will be after them, and they encompass not a thing of His knowledge except for what He wills. His Kursi extends over the heavens and the earth, and their preservation tires Him not. And He is the Most High, the Most Great."

سورۃ الاخلاص (ایک مرتبہ):

12

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۝١ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝٤﴾

سنن ابو داود (1523) صحیح، شیخ البانی

DUA IN ROMAN

Qul huwa Allahu ahad[1] Allahu assamad[2] Lam yalid walam yoolad[3] Walam yakun lahu kufuwan ahad[4]

اردو ترجمہ

"آپ (ﷺ) کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا، نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے"

TRANSLATION

Say, "He is Allah, [who is] One, (1) Allah, the Eternal Refuge. (2) He neither begets nor is born, (3) Nor is there to Him any equivalent." (4)

13

سورۃ الفلق (ایک مرتبہ):

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝١ مِنْ شَرِّ مَا
خَلَقَ ۝٢ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝٣ وَمِنْ
شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝٤ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ
إِذَا حَسَدَ ۝٥﴾

سنن ابوداود (1523) صحیح، شیخ البانی

DUA IN ROMAN

Qul a'oozu birabbi alfalaq[1] Min sharri ma khalaq[2] Wamin sharri ghasiqin ithawaqab[3] Wamin sharri annaffathati fee aluqad[4] Wamin sharri hasidin itha hasad[5]

اردو ترجمہ

"آپ (ﷺ) کہہ دیجئے! کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے۔ اور گرہ لگا کر ان میں پھونکنے والیوں کے شر سے بھی۔ اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے"

TRANSLATION

"Say, "I seek refuge in the Lord of daybreak (1) From the evil of that which He created (2) And from the evil of darkness when it settles (3) And from the evil of the blowers in knots (4) And from the evil of an envier when he envies." (5)"

With Roman فرض نمازوں کے بعد پڑھے جانے والے اذکار اور دعائیں

14 سورۃ الناس (ایک مرتبہ):

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١ مَلِكِ النَّاسِ ۝٢ إِلٰهِ النَّاسِ ۝٣ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝٤ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝٥ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝٦﴾

DUA IN ROMAN

Qul a'oozu birabbi annas[1] Maliki annas[2] Ilahi annas[3] Min sharri alwaswasi alkhannas[4] Allathee yuwaswisu fee sudoori annas[5] Mina aljinnati wannas[6]

سنن ابوداود (1523) صحیح، شیخ البانی

اردو ترجمہ

"آپ (ﷺ) کہہ دیجئے کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔ لوگوں کے مالک کی اور لوگوں کے معبود کی پناہ میں، وسوسہ ڈالنے والے، پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے۔ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ خواہ وہ جن میں سے ہو یا انسان میں سے۔"

TRANSLATION

Say, "I seek refuge in the Lord of mankind, (1) The Sovereign of mankind. (2) The God of mankind, (3) From the evil of the retreating whisperer - (4) Who whispers [evil] into the breasts of mankind - (5) From among the jinn and mankind." (6)

نوٹ:

مسئلہ: (صبح و شام کے اذکار میں تین مرتبہ اخلاص اور معوذتین پڑھنے کا ذکر ہے اور پنجگانہ نمازوں کے بعد صرف ایک مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے، دونوں احکامات میں فرق ہے اور دونوں کے حکم کے تئیں غلط فہمی سے بچنا ضروری ہے)

15

رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

صحیح مسلم: (709)

DUA IN ROMAN

“Rabbi qini azabaka yoma tab’asu ibaadaka”

اردو ترجمہ

"اے میرے رب! تو جب اپنے بندوں کو اٹھائے گا یا جمع کرے گا اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔"

TRANSLATION

“O my Lord! save me from Thy torment on the Day when Thoil, wouldst raise or gather Thy servants."

16

"اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ"

صحیح البخاری (2822)

DUA IN ROMAN

"Allahumma inni aoozubika minal jubni, wa aoozubika an'uradda ila arzalil-umuri, wa aoozubika minal fitnati-d-dunya, wa aoozubika min azaabil-qabri"

اردو ترجمہ

"اے اللہ! بزدلی سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں، اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ عمر کے سب سے اخیر حصے (بڑھاپے) میں پہنچا دیا جاؤں اور تیری پناہ مانگتا ہوں میں دنیا کے فتنوں سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔"

TRANSLATION

"O Allah! I seek refuge with You from cowardice, and seek refuge with You from being brought back to a bad stage of old life and seek refuge with You from the afflictions of the world, and seek refuge with You from the punishments in the grave".

17

"اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ"

سنن ابوداود: (1509) صحیح، شیخ البانی

DUA IN ROMAN

"Allahummaghfirli ma qaddamtu wama akkhartu, wama asrartu wama a'alantu, wama asraftu wama anta a'alamu bihi minni, antal muqaddimu, wa antal muakkhiru, laailaaha illaa anta."

اردو ترجمہ

"اے اللہ! بخش دے جو خطائیں میں نے پہلے کیں یا بعد میں کیں اور چھپا کر کیں یا علانیہ کیں اور جو بھی زیادتی میں نے کی اور جس کا مجھ سے زیادہ تمھیں علم ہے (اطاعت اور خیر میں) تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کا حقدار نہیں۔"

TRANSLATION

Forgive me of the earlier and later open and secret (sins) and that where I made transgression and that Thou knowest better than I. Thou art the First and the Last. There is no god deserved to be worshipped , but Thee.

18

"اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ
وَالْفَقْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ"

سنن النسائی (1348) صحیح، شیخ البانی

DUA IN ROMAN

Allahumma inni aoozubika minal kufri walfaqri, wa azabilqabri

اردو ترجمہ

"اے اللہ میں کفر سے، محتاجی سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

TRANSLATION

"O Allah, I seek refuge with You from Kufr, poverty, and the torment of the grave)'

19

"اللّٰهُمَّ لَا تُخْزِنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

مسند احمد (18056) صحیح، شیخ شعیب ارنوؤط

DUA IN ROMAN

"Allahumma la tukhzini yawmalqiyamati."

اردو ترجمہ

" اے اللہ! مجھے قیامت کے دن رسوانہ فرمانا۔"

TRANSLATION

Oh Allaah do not disgrace me on the Day of Resurrection

فجر کی نماز کے بعد سو مرتبہ

20

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ"

السلسلہ الصحیحۃ (2664)

DUA IN ROMAN

"La ilaha illallahu, wahdahu lasharikalahu, lahul-mulku, walahul-hamdu, yohyee wa yomeetu biyadihil khairu, wahowa ala kulli shain qadir."
(fajar ki namaz ke ba'ad 100 martaba)

اردو ترجمہ

"نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے، ساری تعریف اسی کے لیے ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

TRANSLATION

None has the right to be worshiped but Allah alone, with no partner, to Him belongs all sovereignty and to Him is the praise, He gives life and gives death, and He is Ever-Living and does not die; in His Hand is all goodness and He is Able to do all things

21

"اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي"

صحیح ابن خزیمہ: 744

DUA IN ROMAN

"Allahumma-ghfirli warhamni wahdini wa'aafini warzuqni"

اردو ترجمہ

:"اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔"

TRANSLATION

"O Allah, forgive me, show mercy to me, guide me and provide for me".

22

"اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ
إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الغَفُورُ"

السلسلہ الصحیحہ (2603)

DUA IN ROMAN

"Allahumma-ghfirli watub alaiyya innaka antat tawwabul ghafoor".

اردو ترجمہ

"اے اللہ! مجھ کو بخش دے، میری توبہ قبول فرما
کیونکہ تو توبہ قبول کرنے والا، بخشنے والا ہے۔"

TRANSLATION

"My Rubb! Forgive me and pardon me. Indeed, You are the Oft-Returning with compassion and Forgiving.".

صبح کی نماز سے سلام پھیرنے کے بعد

23

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا
طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا

سنن ابن ماجہ (925) صحیح، شیخ البانی

DUA IN ROMAN

"Allahumma inni as'aluka 'ilman nafi'an, wa rizqan tayyiban, wa 'amalan mutaqabbalan".

(Subh ki namaaz se salam phairne ke ba'ad)

اردو ترجمہ

" "اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، پاکیزہ روزی اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔"

TRANSLATION

"O Allah, I ask You for beneficial knowledge, goodly provision and acceptable deeds".

نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد دس دس مرتبہ

24

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ"

سنن الترمذی (3534) حسن، شیخ البانی

DUA IN ROMAN

"La ilaha illallahu wahdahu lasharikalahu, lahul mulku, wa lahul hamdu wa howa ala kulli shain qadirun". (Fajar ki namaz aur Maghrib ki namaaz ke ba'ad 10-10 martaba)

اردو ترجمہ

"اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ تنہا ہے، اس کا کوئی ساجھی و شریک نہیں، اس کے لیے بادشاہت اور تمام تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

TRANSLATION

"None has the right to be worshipped but Allah alone, with no partner or associate. His is the dominion, all praise is to Him, and He is able to do all things".

25

اللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي جَعَلْتَهُ لِي
عِصْمَةً ,وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيهَا
مَعَاشِي, اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ
سَخَطِكَ, وَأَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ,
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ, لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا
مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ, وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ

(سنن النسائی: ۱۳۴۷، حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ اس کو حسن کہا ہے)

قول اول

امام نسائی، شیخ البانی، شیخ عبد المحسن العباد اور المعلمی نے ضعیف کہا ہے۔

قول ثانی

ابن خزیمہ، ابن حبان، ابن حجر اور اشیوبی نے مقبول کہا۔

ملاحظہ

ملاحظہ (ارشد بشیر مدنی):

صحیح کہنے والوں میں ابن خزیمہ، ابن حبان، ابن حجر واشیوبی، الارناووط، ضیاء الرحمٰن الاعظمی وزبیر علی زئی رحمہم اللہ ہیں اگر کوئی ان کے تصحیح پر بھروسہ کرتے ہوئے پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں ان شاء اللہ کیونکہ راوی کے بارے میں اختلاف ہے

اور اگر کوئی نہ پڑھے نماز کے بعد کے اذکار میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کی بنیاد پر تو اسکا یہ عمل درست ہے، البتہ یہ ذکر میں تین اذکار شامل ہیں جو الگ الگ موقع پر ثابت ہیں البتہ تینوں اذکار اک ہی نسق کے ساتھ ثبوت میں اختلاف ہے اس اختلاف کی داراصل وجہ یہ ہے کہ راوی کے بارے میں حکم لگانے میں اختلاف واقع ہوا ہے۔

With Roman فرض نمازوں کے بعد پڑھے جانے والے اذکار اور دعائیں

وتر کی نماز کے بعد با آواز بلند تین مرتبہ

26

سُبْحَانَ الْمَلِكِ
الْقُدُّوسِ

سنن النسائی (1752) صحیح، شیخ البانی

DUA IN ROMAN

“Sub’hanal malikil quddosi”.

اردو ترجمہ

سارے عیبوں سے پاک ہے اللہ جو بادشاہ ہے اور پاک ذات ہے۔

TRANSLATION

“Glory be to the Sovereign, the Most Holy”.

حصہ دوم (مفصل)

فرض نمازوں کے بعد پڑھے جانے والے اذکار اور دعائیں

(حصہ دوم میں میں فرض کے بعد کے اذکار اور دعاؤں کی مستدل روایت، مکمل تخریج، تحقیق، تصحیح، تضعیف، علمائے کرام کے اقوال نیز احادیث کے بارے حکم اور ملاحظات پیش کئے گئے ہیں اور بعض اہم مسائل پر روشنی بھی ڈالی گئی ہے اور خصوصیت کے ساتھ "نماز کے بعد کے ضعیف اذکار" کو الگ باب میں بیان کیا گیا ہے اور اس کے بعد گیارہ [11] احکامات اور مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور آخر میں اذکار سے متعلق بارہ [12] فضائل، اور اکتیس [31] اسباق پیش کئے گئے ہیں۔ الحمد للہ

فرض نمازوں کے بعد پڑھے جانے والے اذکار اور دعائیں

1۔ نماز کے فوری[1] بعد ایک مرتبہ بلند آواز سے

"اللّٰہُ أَکْبَرُ" کہنا

بعض علماء نے کہا کہ تین مرتبہ اللہ اکبر کہیں۔

---

[1] (1) آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دلیل:

امام احمد بن حنبل اور ابن رجب رحمۃ اللہ علیہما کے مطابق فرض نماز کے فوری بعد "اللہ اکبر" بلند آواز سے کہنا صحیح ہے:

"روى الإمام أحمد، عن عمرو بن دينار قال: إن الناس كانوا إذا سلم الإمام من صلاة المكتوبة: كبروا ثلاث تكبيرات.

امام احمدؒ نے عمرو بن دینارؒ سے روایت کیا، انہوں نے کہا: جب امام فرض نماز کے بعد سلام پھیرتا تو لوگ تین مرتبہ "اللہ اکبر" کہتے۔

وقال حنبلٌ: سمعت أبا عبد الله يقول: ثنا عليُّ بن ثابتٍ: ثنا واصلٌ، قال: رأيتُ علي [بن] عبد الله بن عباسٍ إذا صلى كبر ثلاث تكبيراتٍ. قلت لأحمد: بعد الصلاة؟ قال: هكذا.

حنبل (یہ شاگرد ہیں امام احمد کے اور ان کا نام ہے حنبل) نے کہا: میں ابو عبد اللہ (امام احمد بن حنبل) کو کہتے سنا کہ ہم سے علی بن ثابت نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے واصل نے بیان کیا، کہا: میں نے علی بن عبد اللہ بن عباس کو دیکھا کہ جب وہ نماز پڑھ چکتے تو تین مرتبہ "اللہ اکبر" کہتے، میں نے احمدؒ سے پوچھا: کیا نماز کے بعد تکبیر کہتے؟ تو کہا: اسی طرح کہتے۔

میں نے ان سے کہا: کیا انہوں نے اس کی دلیل عمرو کی ابو معبد سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی درج ذیل روایت سے دلیل لی ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ"، قَالَ عَمْرٌو: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي مَعْبَدٍ، فَأَنْكَرَهُ، وَقَالَ: لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهَذَا، قَالَ عَمْرٌو: وَقَدْ أَخْبَرَنِيهِ قَبْلَ ذَلِكَ. صحيح البخاري، أَبْوَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ، بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ: 842، صحيح مسلم: 583

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نماز ختم ہو جانے کا پتہ اللہ اکبر ہی سے لگتا تھا۔ عمرو نے کہا: میں نے اس روایت کا (بعد میں) ابو معبد کے سامنے ذکر کیا تو انھوں نے اس سے انکار کیا اور کہا: میں نے تمہیں یہ حدیث نہیں سنائی۔ عمرو نے کہا: حالانکہ انھوں نے اس سے پہلے مجھے یہ بات بتائی تھی۔

صحیح بخاری / کتاب: اذان کے مسائل کے بیان میں («صفة الصلوة») / باب: نماز کے بعد ذکر الٰہی کرنا۔ حدیث نمبر: 842، صحیح مسلم: 583، حدیث کے الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

Narrated Ibn `Abbas: I used to recognize the completion of the prayer of the Prophet by hearing Takbir. Sahih Bukhari, The Book of Adhan (Sifa-tus-Salat), Chapter. The Dhikr remembering Allah by Glorifying, Praising and Magnifying Him) after As-Salat (the prayer), Sahih Muslim : 583

(2) ابن رجبؒ نے کہا: اس حدیث سے یہ بات واضح ہو گئی کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں فرض نماز کے فوری بعد کہی جانے والی تکبیر کا معنی "تین مرتبہ پے درپے کہی جانے والی تکبیرات" تھا۔

ملاحظہ

(مجلس الشيخ ابن عثيمين) القارئ: حدثنا ابن أبي عمر حدثنا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن أبي معبد مولى بن عباس أنه سمعه يخبر عن ابن عباس قال: (ما كنا نعرف انقضاء صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا بالتكبير). قال عمرو فذكرت ذلك لأبي معبد فأنكره وقال لم أحدثك بهذا قال عمرو وقد أخبرنيه قبل ذلك.

ملاحظہ

(شیخ ابن عثیمین کی مجلس سے ماخوذ)

قاری حدیث:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ". قَالَ عَمْرٌو: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي مَعْبَدٍ، فَأَنْكَرَهُ، وَقَالَ: لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهَذَا، قَالَ عَمْرٌو: وَقَدْ أَخْبَرَنِيهِ قَبْلَ ذَلِكَ.

۔صحيح البخاری، أَبْوَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ، بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ: 842، صحيح مسلم : 583

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نماز ختم ہو جانے کا پتہ اللہ اکبر ہی سے لگتا تھا۔ عمرو نے کہا: میں نے اس روایت کا (بعد میں) ابو معبد کے سامنے ذکر کیا تو انھوں نے اس سے انکار کیا اور کہا: میں نے تمہیں یہ حدیث نہیں سنائی۔ عمرو نے کہا: حالانکہ انھوں نے اس سے پہلے مجھے یہ بات بتائی تھی۔

صحیح بخاری / کتاب: اذان کے مسائل کے بیان میں («صفة الصلوة») / باب: نماز کے بعد ذکر الٰہی کرنا۔ حدیث نمبر: 842، صحیح مسلم: 583، حدیث کے الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

Narrated Ibn `Abbas: I used to recognize the completion of the prayer of the Prophet by hearing Takbir..Sahih Bukhari, The Book of Adhan (Sifa-tus-Salat), Chapter. The Dhikr remembering Allah by Glorifying, Praising and Magnifying Him) after As-Salat (the prayer), Sahih Muslim : 583

الشيخ : كيف تكون المسألة إذا كان الشيخ أنكر رواية التلميذ فمن نصدق ؟ نقول إذا كان التلميذ ثقة فإننا نصدقه أعرفتم ؟ لاحتمال أن يكون الشيخ نسي لكن كان على الشيخ إذا نسي أن يقول لا أذكر هذا والمشكل إذا أنكره وقال لم أحدثك بهذا نفيا جازما فهل يقال: إن التلميذ ترد روايته بأن مقتضى إنكار شيخه أن يكون قد افترى عليه والافتراء على الشيخ ولا سيما في حديث يسند إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم لا شك أنه من الكبائر لكن يقال إن الأول هو الأغلب وهو أن الشيخ قد ينسى و كونه أنكره بلفظ لم أحدثك يرد حتى فيمن نسي يكون عنده في تلك الساعة جزم على أنه لم يحدث فيقول لم أحدثك لكن إذا كان الإنسان يعرف من نفسه النسيان وحدث أنه قال كذا أو فعل كذا فالأولى أن يقول لا أذكر لأنه ربما يتذكر ويذكر اللفظ الثالث.

شیخ: اگر شیخ اپنے شاگرد کی روایت کو قبول نہ کرے تو کس کی اصدیق کریں گے؟ ہمارا یہ موقف ہے کہ اگر شاگرد ثقہ ہو تو ہم اس کی بات مانیں گے، کیونکہ شیخ تو نسیان کا شکار ہو گئے جب کہ شیخ کو اپنی بھول کو مانتے ہوئے یہ کہنا چاہئے کہ مجھ کو یہ یاد نہیں لیکن اس

وقت اشکال پیدا ہو جائے گا اگر وہ صیغہ جزم کے ساتھ یہ کہہ دیں کہ میں نے تم سے کہا ہی نہیں تو کیا شاگرد کی روایت کو مسترد کر دیا جائے گا کیونکہ اس کے شیخ کی جانب سے انکار کا تقاضا یہ ہے کہ شاگرد نے شیخ پر افتراء پردازی کی ہے اور بالخصوص نبی ﷺ کی جانب منسوب کردہ حدیث کے تئیں افتراء پردازی تو کبیرہ گناہوں میں سے ہے لیکن یہاں یہ کہا جائے گا کہ پہلی بات ہی راجح ہے کہ شیخ سے بھی کبھی نسیان ہوتا ہے اور ایسے الفاظ "میں نے تم سے یہ حدیث ذکر ہی نہیں کی" میں ان کے انکار کو مسترد کر دیا جائے گا جو چاہے اس وقت قطعیت کے ساتھ یہ کہیں کہ میں نے حدیث ذکر نہیں کی لیکن اگر کسی کو از خود اپنے نسیان کا پتہ ہو اور وہ یہ کہے کہ اس نے اس طرح کی بات کہی یا اس طرح کیا تو اس کے لئے بہتر ہے کہ وہ یوں کہے کہ مجھ کو یاد نہیں کیونکہ بسا اوقات وہ بات اس کو یاد آجاتی ہے اور وہ کوئی تیسرا لفظ ذکر کرتا ہے۔

ملاحظہ

(فتح الباری لابن حجر) وَقَالَ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهَذَا قَالَ عَمْرٌو قَدْ أَخْبَرْتَنِيهِ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ الشَّافِعِيُّ بَعْدَ أَنْ رَوَاهُ عَنْ سُفْيَانَ كَأَنَّهُ نَسِيَهُ بَعْدَ أَنْ حَدَّثَهُ بِهِ انْتَهَى وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ مُسْلِمًا كَانَ يَرَى صِحَّةَ الْحَدِيثِ وَلَوْ أَنْكَرَهُ رَاوِيهِ إِذَا كَانَ النَّاقِلُ عَنْهُ عَدْلًا

ملاحظہ: (ماخوذ از فتح الباری از ابن حجر): انہوں نے کہا کہ "میں نے تمہیں یہ حدیث نہیں سنائی۔ عمرو نے کہا: حالانکہ انھوں نے اس سے پہلے مجھے یہ بات بتائی تھی، امام شافعیؒ سفیان سے روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ انہوں نے ان سے یہ حدیث بیان کرنے بعد بھول گئے، اقتباس ختم ہوا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امام مسلم اس کو صحیح سمجھتے ہیں اگرچہ اس کا راوی اس حدیث کو قبول کرنے سے انکار کر دے بشرطیکہ اس حدیث کے راوی سے نقل کرنے والا ناقل عدل ہو۔

(3) صحیح بخاری اور ابن حجرؒ کے بیان کے مطابق، اللہ اکبر کہنا صحیح ہے:

سنت رسول ﷺ کی دلیل:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ"، قَالَ عَمْرٌو: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي مَعْبَدٍ، فَأَنْكَرَهُ، وَقَالَ: لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهَذَا، قَالَ عَمْرٌو: وَقَدْ أَخْبَرَنِيهِ قَبْلَ ذَلِكَ.

صحیح البخاری، أَبْوَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ، بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ: 842، صحیح مسلم: 583

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ہمیں رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی نماز ختم ہو جانے کا پتہ اللہ اکبر ہی سے لگتا تھا۔ عمرو نے کہا: میں نے اس روایت کا (بعد میں) ابو معبد کے سامنے ذکر کیا تو انھوں نے اس سے انکار کیا اور کہا: میں نے تمہیں یہ حدیث نہیں سنائی۔ عمرو نے کہا: حالانکہ انھوں نے اس سے پہلے مجھے یہ بات بتائی تھی۔

(صحیح بخاری / کتاب: اذان کے مسائل کے بیان میں («صفة الصلوة») / باب: نماز کے بعد ذکر الٰہی کرنا۔ حدیث نمبر: 842، صحیح مسلم: 583، حدیث کے الفاظ صحیح مسلم کے ہیں)

Narrated Ibn `Abbas: I used to recognize the completion of the prayer of the Prophet by hearing Takbir.

(Sahih Bukhari, The Book of Adhan (Sifa-tus-Salat), Chapter. The Dhikr remembering Allah by Glorifying, Praising and Magnifying Him) after As-Salat (the prayer), Sahih Muslim : 583)

عن ابنِ عبَّاسٍ رضیَ اللہُ عنہما: أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ، حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ، كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "، وَأَنَّهُ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : كُنْتُ أَعْلَمُ، إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ، إِذَا سَمِعْتُهُ.

صحیح البخاری، أَبْوَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ، بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ: **841**،صحیح مسلم، كِتَاب الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاة، باب الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ: ترقیم فوادعبدالباقی: **583**

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب لوگ فرض نماز سے سلام پھیرتے تو اس کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے دور میں (رائج) تھا اور ابو معبد نے کہا: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب لوگ سلام پھیرتے تو مجھے اس بات کا علم اسی (بلند آواز کے ساتھ کیے گئے ذکر) سے ہوتا تھا۔

صحیح بخاری / کتاب: اذان کے مسائل کے بیان میں («صفة الصلوة») / باب: نماز کے بعد ذکر الٰہی کرنا۔ حدیث نمبر: 841، صحیح مسلم، مسجدوں اور نماز کی جگہ کے احکام، باب: نماز کے بعد کیا پڑھنا چاہئے۔ 583

Narrated Abu Ma`bad: (the freed slave of Ibn `Abbas) Ibn `Abbas told me, "In the lifetime of the Prophet (ﷺ) it was the custom to celebrate Allah's praises aloud after the compulsory congregational prayers." Ibn `Abbas further said, "When I heard the Dhikr, I would learn that the compulsory congregational prayer had ended".

(Sahih al-Bukhari , Call to Prayers (Adhaan),Chapter: The Dhikr (remembering Allah by Glorifying, Praising and Magnifying Him) after As-Salat (the prayer), Hadith 841, Sahih Muslim:583)

(4) حافظ ابن حجر عسقلانی شافعیؒ نے اپنی کتاب " فتح الباری "(2/326) میں دونوں احادیث کے الفاظ کے درمیان جمع کی یہ صورت نکالی کہ:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول " بِالتَّكْبِيرِ " ابن جریج کی سابقہ روایت کی بہ نسبت زیادہ خصوصیت کا حامل ہے کیونکہ لفظ "ذکر" تکبیر کے بالمقابل زیادہ عمومی معنی رکھتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ اس کی تفسیر و توضیح کرنے والا ہو، اس طرح اس قول: "اس کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں (رائج) تھا" میں مذکور "ذکر" کا مطلب "تکبیر" ہو گا اور گویا صحابہ کرام نماز کے بعد کی جانے والی مشروع تسبیح، تحمید ور تکبیر سے پہلے "اللہ اکبر" کہا کرتے تھے۔

ملاحظہ

احمد بن حنبلؒ اور یحیٰ بن معینؒ، سفیان بن عیینہؒ کو اثبت مانتے تھے مرویاتِ عمرو بن دینارؒ کے معاملہ میں

اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، لوگوں میں سب سے زیادہ معتبر عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کو سمجھتے ہیں

اور ابو حاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ، ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ کو عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کی مرویات، زیادہ یاد رکھنے والا سمجھتے ہیں۔

(5) معاصر علماء میں سے دو کبار علماء کی رائے کے مطابق، اللہ اکبر کہنا صحیح ہے

معاصر علماء میں سے دو کبار علماء: عُبید اللہ مبار کپوری رحمۃ اللہ علیہ "مرعاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح" (3/ 314-315۔حدیث نمبر:966) میں اور مُقبل بن هادي الوادعي رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کے مطابق، اللہ اکبر کہنا صحیح ہے کیونکہ مقبل بن ھادی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی عمل رہا۔

علامہ عبید اللہ مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "مرعاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح"(3/ 314-315۔حدیث نمبر:966) میں فرمایا:

"تکبیر" کے مطلب کی وضاحت میں اہل علم کا اختلاف ہے:

ایک اور قول یہ ہے کہ اس سے مراد سلام پھیرنے کے بعد ایک یا تین مرتبہ "اللہ اکبر" کہنا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی تکمیل کے بعد ایک یا کئی مرتبہ "اللہ اکبر" کہا کرتے تھے اور اس طرح معنی یہ ہوگا کہ: "اللہ اکبر" کی آواز سن کر میں جان لیتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز مکمل کر چکے ہیں۔

یہ قول بھی ہے کہ: اس سے مراد وہ تکبیر ہے جو دس یا اس سے زائد مرتبہ تسبیح اور تحمید کے ساتھ وارد ہے، اس لئے یہ ہو سکتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تسبیح اور تحمید سے پہلے تکبیر کہا کرتے تھے کیونکہ حدیث میں وارد ہے کہ:

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، قال: قال رسول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ أَرْبَعٌ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ، وَلَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا، وَلَا رَبَاحًا، وَلَا نَجِيحًا، وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُونُ، فَيَقُولُ لَا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ، فَلَا تَزِيدُنَّ عَلَيَّ ".

۔صحیح مسلم، كِتَاب الْآدَابِ، باب كَرَاهَةِ التَّسْمِيَةِ بِالْأَسْمَاءِ الْقَبِيحَةِ وَبِنَافِعٍ وَنَحْوِهِ: ترقیم فوادعبدالباقی: **2137**

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ چار کلمات ہیں: "سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" اور، تم (ذکر کرتے ہوئے) ان میں سے جس کلمے کو پہلے کہو، کوئی حرج نہیں، اور تم اپنے لڑکے کا نام یسار، رباح، نجیح، (کامیاب کرتے ہوئے) ان میں سے جس کلمے کو پہلے کہو، کوئی حرج نہیں ہے، اور تم اپنے لڑکے کا نام یسار، رباح، نجیح (کامیاب ہونے والا) اور افلح نہ رکھنا، کیونکہ تم پوچھو گے: فلاں (مثلا: افلح) یہاں ہے، وہ نہیں ہو گا تو (جواب دینے والا) کہے گا: (یہاں کوئی) افلح (زیادہ فلاح پانے والا) نہیں ہے۔" (سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے کہا:) یہ چار ہی (نام) ہیں، میری ذمہ داری پر اور کوئی نام نہ بڑھانا۔

صحیح مسلم، معاشرتی آداب کا بیان، باب: برے ناموں اور مذکورہ چار کے علاوہ نافع وغیرہ نام کے رکھنے کی کراہت کا بیان: 2137

2۔ تین مرتبہ بلند آواز سے

"أَسْتَغْفِرُ اللهَ"[2]

کہنا

Samura b. Jundub reported: The Messenger of Allah (peace and blessings of Allah be upon him) said "The dearest phrases to Allah are four: Subhan Allah (Hallowed be Allah), Al-Hamdulillah (Praise be to Allah), La ilaha illa-Allah (There is no deity but Allah), Allahu Akbar (Allah is Greater). There is no harm for you in which of them begin with (while remembering Allah). And do not give these names to your servants: Yasar and Rabah and Najih and Aflah, for you may ask; Is he there? And someone says: No, Samurah said: These are four (names), so do not attribute more to me.

(Sahih Muslim , The Book of Manners and Etiquette, Chapter: It Is Disliked To Use Objectionable Names And Names Such As Nafi' (Beneficial) Etc, Hadith 2137)

[2]2222 عَنْ ثَوْبَانَ رضیَ اللهُ عنه مولَی رسولِ اللهِ صلَّی اللهُ علیه وسلَّم ، قَالَ: " كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ، اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا، وَقَالَ: " اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ "، قَالَ الْوَلِيدُ: فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ، كَيْفَ الِاسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: تَقُولُ: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ.
(صحیح مسلم، كِتَاب الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاة، باب اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَبَيَانِ صِفَتِهِ: ترقیم فوادعبدالباقی: 591)

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین دفعہ استغفار کرتے اور اس کے بعد کہتے: " اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ " اے اللہ! تو ہی سلام ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، تو صاحب رفعت وبرکت ہے، اے جلال والے

3۔ " اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ "

اور عزت بخشنے والے!" ولید نے کہا: میں نے اوزاعی سے پوچھا: استغفار کیسے کیا جائے؟ انھوں نے کہا: استغفر اللہ، استغفر اللہ کہے۔

((حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ اسْمُهُ شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: " كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ، اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا، وَقَالَ: " اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ "، قَالَ الْوَلِيدُ: فَقُلْتُ لِلأَوْزَاعِيِّ، كَيْفَ الاسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: تَقُولُ: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ.))

" ولید نے اوزاعی سے، انہوں نے ابو عمار۔ ان کا نام شداد بن عبد اللہ ہے۔ سے، انھوں نے ابو اسماء سے اور انھوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین دفعہ استغفار کرتے اور اس کے بعد کہتے: اللھم انت السلام ومنک السلام، تبارکت ذاالجلال والاکرام "اے اللہ! تو ہی سلام ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، تو صاحب رفعت وبرکت ہے، اے جلال والے اور عزت بخشنے والے!" ولید نے کہا: میں نے اوزاعی سے پوچھا: استغفار کیسے کیا جائے؟ انھوں نے کہا: استغفر اللہ، استغفر اللہ کہے۔"

(صحیح مسلم، مسجدوں اور نماز کی جگہ کے احکام، باب: نماز کے بعد والے اذکار پڑھنے کا استحباب اور ذکر کا طریقہ کیا ہو: 591[1334]۔ وسنن ابوداود: 1513۔ وسنن الترمذی: 300۔ وسنن ابن ماجہ: 928)

Thauban reported: When the Messenger of Allah (ﷺ) finished his prayer. He begged forgiveness three times and said: O Allah! Thou art Peace, and peace comes

4۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ" [3]

---

from Thee; Blessed art Thou, O Possessor of Glory and Honour. Walid reported: I said to Auza'i: How is the seeking of forgiveness? He replied: You should say: I beg forgiveness from Allah, I beg forgiveness from Allah".

(Sahih Muslim , The Book of Manners and Etiquette, Chapter: It Is Disliked To Use Objectionable Names And Names Such As Nafi' (Beneficial) Etc, Hadith 2137)

[3] عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: أَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ، "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ"، وَقَالَ شُعْبَةُ: عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِهَذَا، وَعَنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ وَرَّادٍ بِهَذَا، وَقَالَ الْحَسَنُ: الْجَدُّ غِنًى.

صحیح البخاری، أَبْوَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ، بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ: 844، مسلم: 593

مغیرہ بن شعبہ کے کاتب وراد سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک خط میں لکھوایا کہ نبی کریم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ"، "اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اس کی ہے اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جسے تو دے اس سے روکنے والا کوئی نہیں اور جسے

5۔ "اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ"[4]

تو نہ دے اسے دینے والا کوئی نہیں اور کسی مالدار کو اس کی دولت و مال تیری بارگاہ میں کوئی نفع نہ پہنچا سکیں گے"۔ شعبہ نے بھی عبدالملک سے اسی طرح روایت کی ہے۔ حسن نے فرمایا کہ (حدیث میں لفظ) «جد» کے معنی مال داری کے ہیں اور راوی حکم، قاسم بن مخیمرہ سے، وہ وراد کے واسطے سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

صحیح بخاری / کتاب: اذان کے مسائل کے بیان میں («صفة الصلوة») / باب: نماز کے بعد ذکر الٰہی کرنا۔ حدیث نمبر: 844، حدیث متعلقہ ابواب: فرض نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اونچی آواز میں ایک مرتبہ اللہ اکبر اور آہستہ آواز میں تین بار استغفر اللہ کہنا اس کے بعد اللھم انت السلام پڑھنا مسنون ہے۔ صحیح مسلم: 593

Narrated Al-Mughira bin Shu`ba the Prophet used to say after every compulsory prayer, "La ilaha illa l-lahu wahdahu la sharika lahu, lahu l-mulku wa lahu l-hamdu, wa huwa `ala kulli shay'in qadir. Allahumma la mani`a lima a`taita, wa la mu`tiya lima mana`ta, wa la yanfa`u dhal-jaddi minka l-jadd. [There is no Deity but Allah, Alone, no Partner to Him. His is the Kingdom and all praise, and Omnipotent is He. O Allah! Nobody can hold back what you gave, nobody can give what You held back, and no struggler's effort can benefit against You]."

Sahih al-Bukhari, The Book of Adhan (Sufa-tus-Salat), Chapter. The Dhikr remembering Allah by Glorifying, Praising and Magnifying Him) after As-Salat (the prayer), Hadith No:844, Sahih Muslim:593

---

[4] عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضیَ اللهُ عنه ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ، وَقَالَ: " يَا مُعَاذُ، وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ، وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ، فَقَالَ: أُوصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ: "اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ"، وَأَوْصَى بِذَلِكَ مُعَاذٌ الصُّنَابِحِيَّ، وَأَوْصَى بِهِ الصُّنَابِحِيُّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

۔سنن ابی داود، کتاب تفريع أبواب الوتر، بَاب فِي الِاسْتِغْفَارِ: 1522، والنسائی (53/3)، وأحمد (244/5) (22172) صحَّح إسنادَه النَّوويُّ في ((المجموع)) (486/3)، وابن الملقِّن في ((الإعلام)) (14/4)، وصحَّحه ابن كثير في ((البداية والنهاية)) (97/7)، وابن حجر في ((الفتوحات الربانية)) (55/3)، والوادعي في ((الصحيح المسند)) (1117).، وَصَحَّحَهُ الشيخ الأَلْبَانِيُّ في ((صحيح سنن أبي داود)) (1522) سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: "اے معاذ! قسم اللہ کی، میں تم سے محبت کرتا ہوں، قسم اللہ کی میں تم سے محبت کرتا ہوں"، پھر فرمایا: "اے معاذ! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں: ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا کبھی نہ چھوڑنا: "اللهم أعني على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك"، "اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اپنی بہترین عبادت کے سلسلہ میں میری مدد فرما"۔ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے صنابحی کو اور صنابحی نے ابوعبدالرحمٰن کو اس کی وصیت کی۔

سنن ابي داود، کتاب: وتر کے فروعی احکام و مسائل، باب: توبہ و استغفار کا بیان۔1522، سنن النسائی/السہو60(1304)، وعمل اليوم والليلة 46 (109)، (تحفة الأشراف:11333)، مسند احمد (5/244، 245، 247) (22172)، نووی نے "المجموع" (3/486) میں ، اور ابن الملقّن نے "الإعلام" (4/14) میں اس حدیث کی اسناد کو صحیح کہا، وادعي نے "الصحيح المسند" (1117) میں ، ابن کثیر نے "البداية والنهاية" (7/97) میں ، ابن حجر نے "الفتوحات الربانية" (3/55) میں اور ألباني نے "صحيح سنن أبي داود" (1522) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

Muadh bin Jabal reported that the Messenger of Allah ﷺ caught his hand and said: By Allah, I love you, Muadh. I give some instruction to you. Never leave to recite this supplication after every (prescribed) prayer: "O Allah, help me in remembering You, in giving You thanks, and worshipping You well. " Muadh

6۔ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ، وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ"،[5]

---

willed this supplication to the narrator al-Sunabihi and al-Sunabihi to Abu Abdur-Rahman.

(Sunan Abi Dawud , Prayer (Kitab Al-Salat): Detailed Injunctions about Witr, Chapter: About Seeking Forgiveness, Hadith 1522

[5] عن عبدِ اللهِ بنِ الزُّبَيرِ رضيَ اللهُ عنه: ((أنَّه كان يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ، حِينَ يُسَلِّمُ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ، وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ". وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

صحیح مسلم، كِتَاب الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاة، باب اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَبَيَانِ صِفَتِهِ: ترقیم فوادعبدالباقی: 594

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سلام پھیر کر ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہتے تھے: "ایک اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت اور فرمانروائی اسی کی ہے اور وہی شکر و ستائش کا حقدار ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہوں سے بچنے کی توفیق اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی سے (ملتی) ہے، اس کے سوا کوئی حقیقی الہ و معبود نہیں۔ ہم اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں کرتے، ہر طرح کی نعمت اور سارا فضل و کرم اسی کا ہے، خوبصورت تعریف کا سزاوار بھی وہی ہے، اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں،

ہم اس کے لیے دین میں اخلاص رکھنے والے ہیں، چاہے کافر اس کو (کتنا ہی) ناپسند کریں۔" اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد بلند آواز سے لا الہ الا اللہ والے یہ کلمات کہا کرتے تھے۔

صحیح مسلم، مسجدوں اور نماز کی جگہ کے احکام، باب: نماز کے بعد والے اذکار پڑھنے کا استحباب اور ذکر کا طریقہ کیا ہو: 594

Abu Zubair reported: Ibn Zubair uttered at the end of every prayer after pronouncing salutation (these words):" There is no god but Allah. He is alone. There is no partner with Him. Sovereignty belongs to Him and He is Potent over everything. There is no might or power except with Allah. There is no god but Allah and we do not worship but Him alone. To Him belong all bounties, to Him belongs all Grace, and to Him is worthy praise accorded. There is no god but Allah, to Whom we are sincere in devotion, even though the unbelievers should disapprove it."

(The narrator said): He (the Holy Prophet) uttered it at the end of every (obligatory) prayer.

(Sahih Muslim , The Book of Mosques and Places of Prayer, Chapter: It is recommended to recite statements of remembrance after the prayer, and how that is to be done, Hadith 594

7 سُبْحَانَ اللّٰهِ (33 مرتبہ)

8 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (33 مرتبہ)

9 اَللّٰهُ أَكْبَرُ (34 مرتبہ)

6

---

[6] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَتْلِكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ".

صحيح مسلم، كِتَاب الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاة، باب اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَبَيَانِ صِفَتِهِ: ترقيم فواد عبد الباقي: 597

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی: ”جس نے ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ تینتیس دفعہ الحمد اللہ اور تینتیس بار اللہ اکبر کہا، یہ ننانوے ہو گے اور سو پورا کرنے کے لیے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولاہ الحمد، وہو علی کل شیء قدیر“کیا اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے، چاہے وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔“

صحیح مسلم، مسجدوں اور نماز کی جگہ کے احکام، باب: نماز کے بعد والے اذکار پڑھنے کا استحباب اور ذکر کا طریقہ کیا ہو: 597

Abu Huraira reported Allah's Messenger(ﷺ)as saying: If anyone extols Allah after every prayer thirty-three times, and praises Allah thirty-three times, and declares His Greatness thirty-three times, ninety-nine times in all, and says to complete a hundred:" There is no god but Allah, having no partner with Him, to Him belongs sovereignty and to Him is praise due, and He is Potent over everything," his sins will be forgiven even If these are as abundant as the foam of the sea.

10

اور "لا إلهَ إلَّا اللهُ وحدَه لا شريكَ له، له المُلكُ وله الحمدُ، وهو على كلِّ شيءٍ قديرٌ"[7]
ایک مرتبہ کہتے ہوئے جملہ 100 کی گنتی مکمل کرنا۔

(Sahih Muslim , The Book of Mosques and Places of Prayer, Chapter: It is recommended to recite statements of remembrance after the prayer, and how that is to be done, Hadith 597

(سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر) تسبیحات پڑھنے کے چار طریقے ثابت ہیں

1) تسبیح 33 مرتبہ، تحمید 33 مرتبہ۔ اللہ اکبر 34 مرتبہ اس طرح 100 پورا کرنا بھی ثابت ہے۔ (صحیح:596)۔ اور تینوں 33 مرتبہ کرکے "لاالٰہ الا اللہ" والی دعا سے 100 کی تعداد پوری کرنا ایسا بھی ثابت ہے۔

2) اسی طرح "اللہ اکبر" 10 مرتبہ۔ سبحان اللہ 10 مرتبہ۔ الحمد اللہ 10 مرتبہ۔ کل تعداد 30 ایسا بھی ثابت ہے (خ:6329)۔

3) اور اسی طرح سبحان اللہ 11 مرتبہ۔ الحمد اللہ 11 مرتبہ۔ اللہ اکبر 11 مرتبہ۔ کل تعداد 33 مرتبہ بھی ثابت ہے۔ (خ:843)۔ (م:575)۔

4) اور اسی طرح سبحان اللہ 25 مرتبہ۔ الحمد اللہ 25 مرتبہ۔ اللہ اکبر 25 مرتبہ۔ لا الٰہ الا اللہ 25 مرتبہ۔ کل ملا کر 100 مرتبہ ایسا بھی ثابت ہے۔

[7] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَ كَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ".
صحيح مسلم، كِتَاب الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاة، باب اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَبَيَانِ صِفَتِهِ: ترقيم فوادعبدالباقی: 597

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی: "جس نے ہر نماز کے بعد تینتیس (33) مرتبہ "سبحان اللہ" تینتیس (33) دفعہ "الحمد اللہ" اور تینتیس (33) بار "اللہ اکبر" کہا، یہ ننانوے ہو گے اور سو (100) پورا کرنے کے لیے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" کہا، اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے، چاہے وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔"

صحیح مسلم، مسجدوں اور نماز کی جگہ کے احکام، باب: نماز کے بعد والے اذکار پڑھنے کا استحباب اور ذکر کا طریقہ کیا ہو: 597

Abu Huraira reported Allah's Messenger(ﷺ)as saying:If anyone extols Allah after every prayer thirty-three times, and praises Allah thirty-three times, and declares His Greatness thirty-three times, ninety-nine times in all, and says to complete a hundred:" There is no god but Allah, having no partner with Him, to Him belongs sovereignty and to Him is praise due, and He is Potent over everything," his sins will be forgiven even If these are as abundant as the foam of the sea.

Sahih Muslim , The Book of Mosques and Places of Prayer, Chapter: It is recommended to recite statements of remembrance after the prayer, and how that is to be done, Hadith 597

11

"اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ، لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ، لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ، مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ، يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ، وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَآءَ، وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ، وَلَا يَئُوْدُهُ حِفْظُهُمَا، وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ."

---

8 "اللہ ہي معبودِ بر حق ہے جس کے سوا کوئي معبود بر حق نہیں، جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے، جسے نہ اونگھ آتي ہے نہ نیند۔ اسي کي ملکیت میں زمین و آسمان کي چیزیں ہیں، کون ہے جو اس کي اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔ وہ اس کي مرضي کے بغیر کسي چیز کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ اس کي کرسي کي وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے۔ اللہ ان کي حفاظت سے نہ تھکتا ہے اور نہ اکتاتا ہے۔ وہ بلند اور بہت بڑا ہے۔"

Allah – there is no deity except Him, the Ever-Living, the Sustainer of [all] existence. Neither drowsiness overtakes Him nor sleep. To Him belongs whatever is in the heavens and whatever is on the earth. Who is it that can intercede with Him except by His permission? He knows what is [presently] before them and what will be after them, and they encompass not a thing of His knowledge except for what He wills. His Kursi extends over the heavens and the earth, and their preservation tires Him not. And He is the Most High, the Most Great.

عن أبي أُمامةَ الباهليِّ رضيَ اللهُ عنه، قال: قال رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم: ((مَن قرأ آيةَ الكُرسيِّ دُبُرَ كلِّ صلاةٍ مكتوبةٍ، لم يمنَعْه مِن دخولِ الجنَّةِ إلَّا الموتُ)).

رواه النسائي في "السنن الكبرى" (9848)، والروياني في "المسند" (1268)، الطبراني (134/8) (7532). صحّحه ابن حبان كما في "بلوغ المرام" (97)، ومحمد بن عبد الهادي في "المحرر" (124)، وقال ابن حجر في "نتائج الأفكار" (294/2): حسنٌ غريب. وصحّحه بمجموع طرقه الألبانيُّ في "سلسلة الأحاديث الصحيحة" (972).

سیدنا ابو امامہ باھلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی کی تلاوت کی، اس کو جنت میں داخل ہونے سے موت کے سوا اور کوئی چیز روکنے والی نہیں۔"

نسائی نے "السنن الکبری" (9848) میں، رویانی نے "المسند" (1268) میں اور طبرانی نے (8/134)(7532) میں اور "الکبیر" (7532) میں اس حدیث کو روایت کیا ہے اور ابن السنی نے "عمل الیوم واللیلة: 124 میں محمد بن حمیر سے روایت کیا ہے۔ ابن حبان نے جیسا کہ "بلوغ المرام" (97) میں اور محمد بن عبد الھادی نے "المحرر" (124) میں اس حدیث کو صحیح کہا اور ابن حجر نے "نتائج الأفکار" (2/294) میں اس حدیث کو حسن غریب کہا اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے "سلسلة الأحادیث الصحیحة" (972) میں اور صحیح الجامع: 6464 میں اس حدیث کے تمام طرق کو ملا کر تصحیح کی۔ ملاحظہ فرمائیں

it was narrated that Abu Umamah said: “The Messenger of Allah (peace and blessings of Allah be upon him) said: “Whoever recites Ayatul Kursi immediately after each prescribed prayer, there will be nothing standing between him and his entering Paradise except death”.

12

۔ سورہ اخلاص[9]: "قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (1) اللَّهُ الصَّمَدُ (2) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (3) وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ (4)" [10]
ایک تبہ مر

---

[9] "آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک ہی ہے، اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا، نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔"

Say, "He is Allah, [who is] One, (1) Allah, the Eternal Refuge. (2) He neither begets nor is born, (3) Nor is there to Him any equivalent(4)".

[10] عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضىَ اللهُ عنه، قَالَ: "أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ".

رواه أبو داود (1523)، والترمذی (2903)، والنسائی (68/3)، وأحمد (201/4) (17826). قال الترمذیؒ، والذهبی فی "میزن الاعتدال" (433/4): حسنٌ غریب. وصحّحه الألبانی فی "صحیح سنن النسائی" (68/3).

سیدنا عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں۔

مسئلہ

(صبح وشام کے اذکار میں تین مرتبہ اخلاص اور معوذتین پڑھنے کا ذکر ہے اور پنجگانہ نمازوں کے بعد صرف ایک مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے، دونوں احکامات میں فرق ہے اور دونوں کے حکم کے تئیں غلط فہمی سے بچنا ضروری ہے)

فرض نمازوں کے بعد سورۃ الاخلاص پڑھنا ثابت ہے یا نہیں؟

فرض نمازوں کے بعد سورۃ الاخلاص پڑھنا احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے اکثر علمائے کرام کا اسی پر عمل رہا ہے، بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ فرض نمازوں کے بعد سورۃ الاخلاص پڑھنا ثابت نہیں ہے وہ حضرات اس کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ سورۃ الاخلاص میں تعوذ کا کوئی معنی اور مطلب نہیں پایا جاتا۔ یہ بات سو فیصد درست ہے کہ سورۃ الاخلاص معوذتین میں شامل نہیں ہے کیونکہ اس سورۃ مبارکہ میں کہیں پر بھی تعوذ یعنی کہ اللہ تعالی سے پناہ طلب کرنے کا ذکر موجود نہیں ہے سورۃ الاخلاص میں صرف اللہ سبحانہ وتعالی کی صفات کا ذکر ہے البتہ احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ صبح وشام کے اذکار میں سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس تین تین مرتبہ اور نمازوں کے بعد ایک ایک مرتبہ پڑھنا مستحب ہے۔ اس بحث میں ہمیں سب سے پہلے معوذتین اور معوذات کے فرق کو جاننا ضروری ہے۔

سنن ابی داود / کتاب: وتر کے فروعی احکام ومسائل / باب: توبہ واستغفار کا بیان۔ حدیث نمبر: 1523، سنن الترمذی / فضائل القرآن 12 (2903)، سنن النسائی / السہو 80 (1337)، (تحفۃ الأشراف: 9940)، مسند احمد (4/155، 201)، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

Narrated Uqbah ibn Amir: The Messenger of Allah(ﷺ)commanded me to recite the Mu'awwidhat (the last two surahs of the Qur'an) after every prayer.

(Sunan Abi Dawud , Prayer (Kitab Al-Salat): Detailed Injunctions about Witr , Chapter: About Seeking Forgiveness, Hadith 1523)

معوذتین اور معوذات کے مابین فرق:

❖ نمبر ایک: لغوی اعتبار سے (مُعَوِّذ) واحد کے صیغہ کے لیے بولا جاتا ہے۔

❖ نمبر دو: لغوی اعتبار سے (مُعَوِّذَتَینِ) دو کے لیے بولا جاتا ہے۔

❖ نمبر تین: لغوی اعتبار سے (مُعَوِّذَات) جمع کے لیے بولا جاتا ہے یعنی کہ جو دو سے زائد ہو اس کے لیے بولا جاتا ہے۔

جو لوگ نماز کے بعد کے اذکار میں سورۃ الاخلاص کے قائل نہیں وہ (مُعَوِّذَتَینِ اور مُعَوِّذَات) دونوں کے ایک ہی معنی بیان کرتے ہیں حالانکہ لغوی اعتبار سے (مُعَوِّذَتَینِ) سے مراد دو سورتیں ہیں یعنی کہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس اور اسی طرح (مُعَوِّذَات) سے مراد تین سورتیں ہیں یعنی کہ سورۃ اخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔

پہلی دلیل:

حسبِ ذیل حدیث میں معوذات کا حکم ہے کہ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے:

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ الْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ))

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں۔

(سنن النسائی، کتاب السہو، بَابُ: الأَمْرِ بِقِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَاتِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ مِنَ الصَّلَاةِ- سلام پھیرنے کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم، حدیث نمبر: 1337، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ تخریج الحدیث: سنن ابی داود/الصلاة 361 (1523)، سنن الترمذی/فضائل القرآن 12 (2903)، (تحفة الأشراف: 9940)، مسند احمد 4/155، 201 (صحیح))

اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جس طرح فرض نماز کے بعد کے دیگر اذکار ثابت ہیں اسی طرح معوذات پڑھنا بھی احادیث سے ثابت ہے۔

نوٹ:

❖ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی ایک اور حدیث میں (مُعَوِّذَتَينِ) کا ذکر بھی موجود ہے دیکھیے (سنن الترمذ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ - معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) کی فضیلت کا بیان، حدیث نمبر: 2903، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

❖ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی دو احادیث میں (مُعَوِّذَات) کا ذکر ہے:

❖ سنن النسائی: 1337، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن النسائی کی حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن ابو داود: 1523، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن ابو داد کی حدیث کو صحیح کہا ہے۔

← معوذتین اور معوذات دونوں سے متعلق احادیث صحیح ہیں۔

دوسری دلیل:

حسبِ ذیل حدیث میں صبح وشام کے اذکار میں سورۃ الاخلاص کے ساتھ معوذتین پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے:

سیدنا عبد اللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک بارش والی سخت تاریک رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے نکلے تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھا دیں، چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہو (پڑھو)“، تو میں نے کچھ نہ کہا: ”کہو“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا، مگر میں نے کچھ نہ کہا، (کیونکہ معلوم نہیں تھا کیا کہوں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: ”کہو“، میں نے کہا: کیا کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ، وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ))

﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ اور "المعوذتین" (﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾، ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾) صبح وشام تین مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ (سورتیں) تمہیں ہر شر سے بچائیں گی اور محفوظ رکھیں گی۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب [17]، حدیث نمبر: 3575، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)

بعض حضرات کا یہ کہنا ہے کہ سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کا حکم صحیح بخاری میں سونے سے پہلے دم سے متعلق ہے یا صبح وشام کے اذکار سے متعلق ہے لہذا وہ کہتے ہیں کہ سورۃ الاخلاص کا نمازوں کے بعد کے اذکار سے کوئی تعلق نہیں جیسا کہ حدیث میں عروہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

((كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا، فَقَرَأَ فِيهِمَا: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ، يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ))

کہ نبی کریم ﷺ ہر رات جب بستر پر آرام فرماتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ﴾، ﴿وقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ (تینوں سورتیں مکمل) پڑھ کر ان پر پھونکتے اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔ پہلے سر اور چہرہ پر ہاتھ پھیرتے اور سامنے کے بدن پر۔ یہ عمل آپ ﷺ تین دفعہ کرتے تھے۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، بَابُ فَضْلِ الْمُعَوِّذَاتِ - معوذات کی فضیلت کا بیان، حدیث نمبر: 5017۔ وسنن الترمذی: 3402۔ وسنن ابوداود: 5056)

امام بخاری نے اس حدیث کو (بَابُ فَضْلِ الْمُعَوِّذَاتِ - معوذات کی فضیلت کا بیان) کے تحت نقل کیا ہے چنانچہ سنن النسائی اور سنن الترمذی کی حسبِ بالا احادیث کو تقویت حاصل ہوتی ہے کہ معوذات سے مراد (سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) ہے حالانکہ یہ بات بھی کسی سے مخفی نہیں ہے کہ سورۃ الاخلاص میں تعوذ کا کوئی بھی معنی نہیں پایا جاتا ہے لیکن نبی کریم ﷺ نے سورۃ الاخلاص کو بھی تعوذ میں شامل فرمایا ہے لہذا سورۃ الاخلاص سے بھی تعوذ حاصل ہوتا اور اس بحث میں یہ بات بھی واضح کر دینا ضروری ہے کہ بعد نماز کے اذکار میں اور صبح وشام کے اذکار میں معوذات کا پڑھنا مستحب ہے لہذا اگر کوئی نمازوں کے بعد معوذات کو نہیں پڑھتا ہے تو اس پر کوئی نکیر نہیں۔ واللہ اعلم

معوذات کے بارے میں علمائے کرام کے اقوال

امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((وَأَنَّ الْمُرَادَ بِأَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ بِالْمُعَوِّذَاتِ أَيِ السُّوَرِ الثَّلَاثِ، وَذَكَرَ سُورَةَ الْإِخْلَاصِ مَعَهُمَا تَغْلِيبًا لِمَا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ مِنْ صِفَةِ الرَّبِّ وَإِنْ لَمْ يُصَرِّحْ فِيهَا بِلَفْظِ التَّعْوِيذِ.))

جب یہ معوذات کے معنی میں ہوں تو یہ تین سورتیں ہیں یعنی کہ نبی کریم ﷺ نے تین سورتیں پڑھا کرتے تھے سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس اور اس میں سورہ الاخلاص دراصل سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کے ساتھ بطورِ تغلیب

کے ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ سورۃ الاخلاص میں صفت رب بیان ہوا ہے اگر چہ کہ اس سورۃ میں صریح طور پر تعوذ کا معنی نہیں ہے۔

(فتح الباری بشرح البخاری لابن حجر العسقلانی:9/62، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، الناشر: المكتبة السلفية، مصر)

شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی:

ثم تقرأ آية الكرسي، ثم تقرأ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ [الأخلاص: 1] والمعوذتين مرة واحدة بعد الظهر والعصر والعشاء، وثلاث مرات بعد المغرب والفجر.

https://binbaz.org.sa/fatwas/10895/%D8%A7%D8%B0%D9%83%D8%A7%D8%B1-%D8%A7%D8%AF%D8%A8%D8%A7%D8%B1-%D8%A7%D9%84%D8%B5%D9%84%D9%88%D8%A7%D8%AA

اللجنۃ الدائمۃ کا فتاوی:

وورد قراءة سورة الإخلاص والمعوذتين دبر كل صلاة لما رواه أبو داود في (سننه) عن عقبة بن عامر قال: «أمرني رسول الله -صلى الله عليه وسلم- أن أقرأ بالمعوذات دبر كل صلاة(١)»، وفي رواية الترمذي والنسائي: (بالمعوذتين) بدل المعوذات. فينبغي أن يقرأ: (قل هو الله أحد)، و (قل أعوذ برب الفلق)، و (قل أعوذ برب الناس) دبر كل صلاة.

(فتاوى اللجنة الدائمة[المجموعة الثانية]:2/185، كتاب البدع، " قراءة سور وآيات معينة بعد أذان العشاء" الناشر: رئاسة إدارة البحوث العلمية والإفتاء- الإدارة العامة للطبع، الرياض)

هل يشرع قراءة سورة الإخلاص دبر الصلاة؟

الجواب: نعم، في الحديث الذي يرويه عقبة بن عامر قال: "أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أقرأ بالمعوذات دبر كل صلاة".

سنن أبي داود (١٥٢٣) وصححه الألباني.

وفرقٌ بين النص الذي جاء فيه المعوذتين والذي جاء فيه المعوذات.

بعض إخواننا خصوصا الذين يبحثون بالحاسوب عن الأحاديث النبوية يبحث في الإخلاص دبر الصلاة

.ما يجد ولا حديثا فيقول: لا يقرأ بالإخلاص دبر الصلاة ولكن هذا مقصر في البحث

.فالإخلاص تذكر أحيانا وأحيانا تنضوي تحت المعوذات

فلما يأتي نص المعوذتين يكون المراد بالنص الفلق والناس، ولما يأتي النص كان يقرأ بالمعوذات يكون المراد بها الإخلاص والفلق والناس.

فالنص كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ دبر الصلاة بالمعوذات، والمعوذات تدخل فيها سورة الإخلاص.

لكن لم يرد في أي نص من النصوص انه كان يقرأ المعوذات ثلاث مرات، والذي ورد انه كان يقرأ بالمعوذات فقط دون عدد فلما كان يقرأ بالمعوذات دون عدد فالمراد مرة واحدة.

.فمن أذكار دبر الصلوات أن تقرأ بالمعوذات

.أما قراءة المعوذات ثلاث مرات فهي من أذكار الصباح والمساء

.والله تعالى أعلم

:((ملاحظة))

.هذه الزيادة من فتوى سابقة لشيخنا حفظه الله إتماما للفائدة

:مجلس فتاوى الجمعة ←

٣، جمادى الآخرة، ١٤٤٠ھ

افرنجی ٢٠١٩-٢-٨

:رابط الفتوى ↩

http://meshhoor.com/fatwa/2778/

جب آپ شرعی نصوص میں معوذتین پڑھیں گے تو اس سے مراد "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ" ہوتا ہے اور جب معوذات پڑھیں گے تو ان سے مراد "سورة الإخلاص، "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ" ہوگا۔

اور نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کرتے تھے اور اخلاص معوذات میں شامل ہے، لیکن جہاں تک تین مرتبہ کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں کوئی نص وارد نہیں اور تین مرتبہ پڑھنے کا تعلق صبح اور شام کے اذکار سے ہے لیکن ہر نماز کے بعد معوذات ہی پڑھے جائیں گے ایک مرتبہ ۔والله تعالى أعلم.

← مجلس فتاوی الجمعة
7 ربیع الاول، 1440ھ

الملاحظہ: اصول فقہ کا قاعدہ یہ ہے کہ آیات اور أحادیث میں جو شرعی کلمات ہیں وہ شریعت میں مستعمل سب معانی پر محمول کئے جائیں گے جب تک کے استثناء کی دلیل یا قرینہ نہ آجائے لہذا معوذات میں تینوں سورتیں مراد لئے جائیں گے جب تک کے انکار کی دلیل نہ آجائے، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ قل ھو اللہ أحد پڑھنا ہے تو آپ نے فرمایا نہیں اور دلیل یہ دی کہ قل ھو اللہ أحد کا صراحت سے ذکر نہیں آیا، یہ بات بالکل صحیح ہے لیکن مشہور حسن نے جو استدلال کیا ہے کہ فقہی قاعدہ کے مطابق معوذات کے شرعی مفہوم میں سورۃ الاخلاص داخل ہے، اس کے رد میں شیخ البانی رحمۃ اللہ کا جواب یا رد نہ ملا مجھے بسیار تلاش کے باوجود اور شیخ البانی نے تعرض نہیں کیا معوذات کے طرز استدلال پر لہذا عدم ذکر سورہ اخلاص عدم وجود کو مستلزم نہیں، لہذا یہ معلوم ہوا کہ سورۃ اخلاص کا انکار، أحادیث سے ثابت نہ ہوا۔ واللہ اعلم

13

سورۃ الفلق[11] "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (١) مِن شَرِّ مَا خَلَقَ (٢) وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ (٣) وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ (٤) وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ (٥)" [12] ایک مرتبہ

---

[11] "آپ کہہ دیجئے! کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے۔ اور گرہ لگا کر ان میں پھونکنے والیوں کے شر سے بھی۔ اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے۔"

Say, "I seek refuge in the Lord of daybreak (1) From the evil of that which He created (2) And from the evil of darkness when it settles (3) And from the evil of the blowers in knots (4) And from the evil of an envier when he envies(5)".

[12] عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضیَ اللهُ عنه، قَالَ: " أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ".

رواه أبو داود (1523)، والترمذی (2903)، والنسائی (68/3)، وأحمد (201/4) (17826). قال الترمذیؒ، والذهبی فی ((میزن الاعتدال)) (433/4): حسنٌ غریب. وصحّحه الألبانی فی ((صحیح سنن النسائی)) (68/3).

سیدنا عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں۔

14

"[13] قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (١) مَلِكِ النَّاسِ (٢) إِلَٰهِ النَّاسِ (٣) مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (٤) الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ (٥) مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ (٦)"[14] ایک مرتبہ

سنن ابی داود / کتاب: وتر کے فروعی احکام و مسائل / باب: توبہ و استغفار کا بیان۔ حدیث نمبر: 1523، سنن الترمذی / فضائل القرآن 12 (2903)، سنن النسائی / السہو 80 (1337)، (تحفۃ الأشراف: 9940)، مسند احمد (4/155، 201)، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

Narrated Uqbah ibn Amir: The Messenger of Allah(ﷺ)commanded me to recite the Mu'awwidhat (the last two surahs of the Qur'an) after every prayer.

Sunan Abi Dawud , Prayer (Kitab Al-Salat): Detailed Injunctions about Witr , Chapter: About Seeking Forgiveness, Hadith 1523

[13] "آپ کہہ دیجئے کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔ لوگوں کے مالک کی اور لوگوں کے معبود کی پناہ میں، وسوسہ ڈالنے والے، پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے۔ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ خواہ وہ جن میں سے ہو یا انسان میں سے۔"

Say, "I seek refuge in the Lord of mankind, (1) The Sovereign of mankind. (2) The God of mankind, (3) From the evil of the retreating whisperer - (4) Who whispers [evil] into the breasts of mankind - (5) From among the jinn and mankind(6)".

[14] عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضیَ اللهُ عنه، قَالَ: "أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ".

رواه أبو داود (1523)، والترمذي (2903)، والنسائي (68/3)، وأحمد (201/4) (17826). قال الترمذيُّ، والذهبي في ((ميزن الاعتدال)) (433/4): حسنٌ غريب. وصحَّحه الألباني في ((صحيح سنن النسائي)) (68/3).

سیدنا عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں۔

سنن ابی داود / کتاب: وتر کے فروعی احکام و مسائل / باب: توبہ و استغفار کا بیان۔ حدیث نمبر: 1523، سنن الترمذی / فضائل القرآن 12 (2903)، سنن النسائی / السہو 80 (1337)، (تحفة الأشراف: 9940)، مسند احمد (4/155، 201)، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

Narrated Uqbah ibn Amir: The Messenger of Allah(ﷺ)commanded me to recite the Mu'awwidhat (the last two surahs of the Qur'an) after every prayer.

.Sunan Abi Dawud , Prayer (Kitab Al-Salat): Detailed Injunctions about Witr , Chapter: About Seeking Forgiveness, Hadith 1523

15

"رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ، أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ"[15][16]

---

[15] حافظ ابن حجرؒ نے "نتائج الأفکار" (246 /2) "باب فرض نماز کے بعد پڑھے جانے والے اذکار" میں فرمایا:
انہیں اذکار میں سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی درج ذیل حدیث میں مذکور ذکر ہے:

[16] عَنِ الْبَرَاءِ بن عازب رضيَ اللهُ عنه ، قَالَ: " كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ، يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ، أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ".
كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب اسْتِحْبَابِ يَمِينِ الإِمَامِ: 709

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو پسند کرتے تھے کہ ہم آپ کی دائیں طرف ہوں، آپ ہماری طرف رخ فرمائیں۔ (سیدنا براء رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے (ایسے ہی ایک موقع پر) آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اے میرے رب! تو جب اپنے بندوں کو اٹھائے گا یا جمع کرے گا اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔"
صحیح مسلم، مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام، باب: امام کی داہنی طرف کھڑا ہونا مستحب ہے۔ 709

Bara' ibn A'zib (May Allah be pleased with him) reported:

When we prayed behind the Messenger of Allah(ﷺ)we cherished to be on his right side so that his face would turn towards us (at the end of the prayer), and he (the narrator) said: I heard him say: O my Lord! save me from Thy torment on the Day when Thoil, wouldst raise or gather Thy servants.

16

"اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ"[17]

Sahih Muslim , The Book of Prayer - Travellers–, Chapter: It is recommended to stand to the right of the Imam, Hadith: 709

[17] عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ، قَالَ: كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ الْكِتَابَةَ، وَيَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُنَّ دُبُرَ الصَّلَاةِ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ"۔

صحيح البخاری، كِتَاب الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ مَا يُتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ: 2822

عمرو بن میمون اودی نے بیان کیا کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو یہ دعائیہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جیسے معلم بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ فرض نماز کے بعد ان کلمات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے " اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ"۔ "اے اللہ! بزدلی سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں، اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ عمر کے سب سے ذلیل حصے (بڑھاپے) میں پہنچا دیا جاؤں اور تیری پناہ مانگتا ہوں میں دنیا کے فتنوں سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔"

صحیح بخاری / کتاب: جہاد کا بیان / باب: بزدلی سے اللہ کی پناہ مانگنا۔ حدیث نمبر: 2822

Narrated `Amr bin Maimun Al-Audi: Sa`d used to teach his sons the following words as a teacher teaches his students the skill of writing and used to say that Allah's Apostle used to seek Refuge with Allah from them (i.e. the evils) at the end of every prayer. The words

17

"اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ"[19]

---

are: 'O Allah! I seek refuge with You from cowardice, and seek refuge with You from being brought back to a bad stage of old life and seek refuge with You from the afflictions of the world, and seek refuge with You from the punishments in the grave'.

Sahih al-Bukhari, The Book of Jihad (Fighting For Allah'S Cause), Chapter. Seeking refuge with Allah from cowardice, Hadith No:2822

[18] ابن حجرؒ نے فرمایا: نیز صحیح مسلم میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ ہے کہ وہ نماز کے آخر میں یہ پڑھا کرتے تھے، تاہم روایت کے تئیں اختلاف ہے کہ آیا وہ سلام سے پہلے کہا کرتے تھے یا اس کے بعد، صحیح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

[19] عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ... أَنَّهُ إِذَا سَجَدَ، قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ، ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ".

صحیح مسلم، كِتَاب صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا، باب الدُّعَاءِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَقِيَامِهِ: ترقیم فواد عبد الباقی: 771

ایک اور روایت میں سلام پھیرنے کے بعد یہ دعاء کرنے کے الفاظ ہیں:

عَنِ الأَعْرَجِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: وَجَّهْتُ وَجْهِي...، وَقَالَ: ... وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ، وَقَالَ: وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَقَالَ: وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُوَرَهُ، وَقَالَ: وَإِذَا سَلَّمَ، قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ، إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ، وَلَمْ يَقُلْ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ.

صحیح مسلم، كِتَاب صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا، باب الدُّعَاءِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَقِيَامِهِ: ترقیم فواد عبد الباقی: **771**

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ۔۔۔ اور جب آپ سجدہ کرتے تو کہتے: "اے اللہ! میں نے تیرے ہی حضور سجدہ کیا اور تجھ ہی پر ایمان لایا اور اپنے آپ کو تیرے ہی حوالے کیا، میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدہ ریز ہے جس نے اسے پیدا کیا، اس کی صورت گری کی اور اس کے کان اور اس کی آنکھیں تراشیں، برکت والا ہے اللہ جو بہترین خالق ہے۔" پھر تشہد اور سلام کے درمیان میں یہ دعا پڑھتے۔ "اے اللہ! بخش دے جو خطائیں میں نے پہلے کیں یا بعد میں کیں اور چھپا کر کیں یا علانیہ کیں اور جو بھی زیادتی میں نے کی اور جس کا مجھ سے زیادہ تمھیں علم ہے (اطاعت اور خیر میں) تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کا حقدار نہیں۔"

صحیح مسلم / مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام / باب: نماز اور دعائے شب۔ حدیث نمبر: 771

'Ali b. Abu Talib reported that when the Messenger of Allah(ﷺ) prostrated himself, he (the Holy Prophet) would say: O Allah, it is to Thee that I prostrate myself and it is in Thee that I affirm my faith, and I submit to Thee. My face is submitted before One Who created it, and shaped it, and opened his faculties of hearing and seeing. Blessed is Allah, the best of Creators; and he would then say between Tashahhud and the pronouncing of salutation: Forgive me of the earlier and later open and secret (sins) and that where I made transgression and that Thou knowest better than I. Thou art the First and the Last. There is no god, but Thee.

عبدالرحمان اعرج سے روایت ہے ، کہا: رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جب نماز کا آغاز فرماتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر دعا پڑھتے:"وَجَّهْتُ وَجْهِي..." وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ " اور میں اطاعت وفرمانبرداری میں اولین (مقام پر فائز) ہوں"کے الفاظ ہیں اور کہا: جب آپ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو"سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد" کہتے اور صورہ(اس کی صورت گری کی)کے بعد "فاحسن صورہ"(اس کو بہترین شکل وصورت عنایت فرمائی)کے الفاظ کہے اور کہا جب سلام پھیرتے تو کہتے:"اللھم اغفرلی ما قدمت"اے اللہ!بخش دے جو میں نے پہلے کیا۔"حدیث کے آخر تک اور انھوں نے"تشہد اور سلام پھیرنے کے درمیان"کے الفاظ نہیں کہے۔

صحیح مسلم / مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام / باب: نماز اور دعائے شب۔ حدیث نمبر:771

A'raj reported that when the Messenger of Allah (ﷺ) would start the prayer, he would pronounce takbir (Allah-o-Akbar) and then say:I turn my face (up to Thee), I am the first of the believers; and when he raised his head from ruku' he said: Allah listened to him who praised Him; O our Lord, praise be to Thee; and he said: He shaped (man) and how fine is his shape? And he (the narrator) said: When he pronounced salutation he said: O Allah, forgive me my earlier (sins), to the end of the hadith; and he did not say it between the Tashahhud and salutation (as mentioned above). Sahih Muslim , The Book of Prayer - Travellers, Chapter: The prayer and the supplication of the Prophet (saws) at night, Hadith 771

18

"اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ ,وَعَذَابِ الْقَبْرِ"[20]

[20] عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ:" كَانَ أَبِي رضی اللہ عنہ يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ ,وَعَذَابِ الْقَبْرِ ,فَكُنْتُ أَقُولُهُنَّ ,فَقَالَ أَبِي: أَيْ بُنَيَّ ,عَمَّنْ أَخَذْتَ هَذَا ,قُلْتُ: عَنْكَ ,قَالَ:" إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُهُنَّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ".

سنن نسائی، کتاب السهو ، بَابُ : التَّعَوُّذِ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ:1348، تفرد به النسائی، قال الشيخ الألبانی: صحيح الإسناد

مسلم بن ابو بکرہ کہتے ہیں کہ میرے والد (ابو بکرہ رضی اللہ عنہ) نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ , وَعَذَابِ الْقَبْرِ "، "اے اللہ میں کفر سے، محتاجی سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں" تو میں بھی انہیں کہا کرتا تھا، تو میرے والد نے کہا: میرے بیٹے! تم نے یہ کس سے یاد کیا ہے؟ میں نے کہا: آپ سے، تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں نماز کے بعد کہا کرتے تھے۔

سنن نسائی / کتاب: نماز میں سہو کے احکام و مسائل / باب: نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا بیان۔ حدیث نمبر: 1348، اس حدیث کو کتب ستہ کے محدثین میں سے صرف نسائی نے روایت کیا ہے، (تحفۃ الأشراف: 11706)، مسند احمد 5/ 36، 39، 44، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی اسناد کو صحیح قرار دیا۔

It was narrated that Muslim bin Abi Bakrah said:My father used to say following every prayer: 'Allahumma inni a-udhu bika min al-kufri wal-faqri wa 'adhab al-qabr. (O Allah, I seek refuge with You from Kufr, poverty, and the torment of the grave)' and I used to say them (these words). My father said: 'O my son, from whom did you learn this?' I said: 'From you. He said: "The Messenger of Allah(ﷺ)used to say them following the prayer"'.

19

"اللَّهُمَّ لَا تُخْزِنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ"[21]

Sunan an-Nasa'i , The Book of Forgetfulness (In Prayer), Chapter: Seeking refuge with Allah (SWT) following every prayer, Hadith 1347

[21] عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ، فَسَمِعْتُهُ، يَقُولُ: " اللَّهُمَّ لَا تُخْزِنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ".

بنو کنانہ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے فتح مکہ کے سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعاء کرتے ہوئے سنا ہے کہ: "اے اللہ! مجھے قیامت کے دن رسوانہ فرمانا۔"

امام أحمد نے اپنی "المسند" 29/ 596، حدیث نمبر: 18056 میں اس حدیث کو روایت کیا اور مسند کے محققین نے اس کی اسناد کو صحیح کہا اور طبرانی نے "المعجم الکبیر" 3/20، حدیث نمبر: 2524 میں اس حدیث

کو ان الفاظ "اللهم لا تخزني يوم القيامة، ولا تخزني يوم البأس" کے ساتھ روایت کیا۔ ملاحظہ فرمائیں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

عن عبادة بن الصامت رضى الله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو بهذه الدعوات كلّما سلّم، "اللّهم لا تخزني يوم القيامة، ولا تخزني يوم البأس، فإن من تخزه يوم البأس فقد أخزيته"

أخرجه ابن السني، عمل اليوم والليلة، برقم 129، وقال محققه سليم الهلالي: إسناده صحيح وأورده ابن أبي حاتم في علل الحديث، برقم12065 https://kalemtayeb.com/safahat/item/3190#_ftn12065.

20

"لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ "[22]

نماز فجر کے بعد سو مرتبہ

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو یہ دعاء کرتے: " اللّٰهم لا تخزني يوم القيامة، ولا تخزني يوم البأس، فإن من تخزه يوم البأس فقد أخزيته " اے اللہ! مجھ کو قیامت کے دن رسوا نہ فرما اور نہ تنگ دستی کے موقع پر رسوا فرما کیونکہ جس کو تو نے تنگ دستی کے موقع پر رسوا کر دیا تو حقیقت میں اس کو رسوا کر دیا۔

ابن سنی نے "عمل الیوم واللیلۃ" حدیث نمبر: 129 میں اس حدیث کو روایت کیا اور اس کتاب کے محقق سلیم الھلالی نے اس کی اسناد کو صحیح کہا اور ابن ابو حاتم نے "علل الحدیث": 2065 میں اس کو ذکر کیا۔

[22] عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ قَالَ دُبُرَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، مِائَةَ مَرَّةٍ، قَبْلَ أَنْ يَثْنِيَ رِجْلَهُ، كَانَ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلَ أَهْلِ الْأَرْضِ، إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ، أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ".

رواه الطبراني في " المعجم الكبير " (280/8)، وفي " المعجم الأوسط " (175/7) ، وقد حسن إسناد هذا الحديث جماعة من العلماء ، فقال الدمياطي : " إسناده جيد " انتهى من " المتجر الرابح " (63)، وقال الهيثمي : " رجاله ثقات " انتهى من " مجمع الزوائد " (111/10)، وقال ابن حجر : " حسن " انتهى من " نتائج الأفكار " (324/2)، وحسنه الألباني أيضا في " صحيح الترغيب " (رقم/476)، وفي " السلسلة الصحيحة " (رقم/2664).

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "جس کسی نے صبح کی نماز کے بعد اپنے قدم موڑے بغیر یہ دعاء سو(100) مرتبہ پڑھی: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" تو وہ اس دن اہل زمین کا سب سے زیادہ افضل شخص ہو گا الا یہ کہ کوئی اور بھی اسی طرح کہے یا اس سے زیادہ کہے۔

اس حدیث کو طبراني نے "المعجم الكبير "(8/280) میں اور "المعجم الأوسط "(7/175) میں ، ابن سنی نے "عمل اليوم والليلة" (142) میں روایت کیا، اس حدیث کی اسناد کو علماء کی ایک جماعت نے حسن کہا، دمیاطی نے اس حدیث کی اسناد کو جید کہا، ملاحظہ فرمائیں ""المتجر الرابح"(63)، ھیثمی نے اس حدیث کے راویوں کو ثقہ کہا" مجمع الزوائد"(10/111)، ابن حجر نے اس حدیث کو حسن کہا"" نتائج الأفكار "(2/324) اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے " صحيح الترغيب "(رقم/476، 471) اور " السلسلة الصحيحة " (رقم/2664) میں اس حدیث کو حسن قرار دیا۔

شبكة الألوكة

حدیث کی اسناد کی تائید کرنے والے دیگر شواہد موجود ہونے کی وجہ سے اس کی اسناد میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ ابو غالب مختلف فیہ ہے، اور ابن عدی کا کہنا ہے کہ: میں نے ان کی احادیث میں کوئی سخت قسم کی منکر حدیث نہیں دیکھی اور مجھ کو امید ہے کہ اس حدیث میں کوئی حرج نہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: "الجرح والتعديل"(3/316)، "الكامل "(2/455)، "المجروحين"(1/267)، "التھذیب"(10/220)، "الميزان"(1/476)، اور "التقریب"(1188) اور حافظ ابن حجر نے فرمایا: صدوق ہیں لیکن غلطیاں کرتے ہیں۔

آدم بن الحکم ایک عمدہ راوی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں: "الجرح والتعديل"(2/267) اور "اللسان"(1/370)۔

حافظ ابن حجر نے "نتائج الأفكار"(2/308) میں اس حدیث کو حسن قرار دیا اور "المنذري" "الترغیب"(1/220) میں اس حدیث کی اسناد کو عمدہ کہا اور شیخ البانی نے " صحيح الترغيب والترهيب"(1/191) میں اس حدیث کو حسن قرار دیا۔

واللہ أعلم.

رابط الموضوع

21

ـ "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي "[23]

[23] عن طَارِقِ بْنِ أَشْيَمَ الأَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: كُنَّا نَغْدُو إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَجِيءُ الرَّجُلُ وَتَجِيءُ الْمَرْأَةُ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ أَقُولُ إِذَا صَلَّيْتُ؟ فَيَقُولُ: "قُلِ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي، فَقَدْ جَمَعَتْ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ."
وعن طَارِقِ بْنِ أَشْيَمَ الأَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ عن أَبِي مَالِكٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ: إِذَا صَلَّيْتَ. وَتَابَعَهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ.
صحیح مسلم، كِتَاب الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ، باب فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ: ترقیم فواد عبد الباقی: **2697**

سیدنا طارق بن اشیم اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جایا کرتے تھے، کبھی کوئی مرد آجاتا اور کبھی عورت آتی، اور وہ کہتے: اے اللہ کے رسول! میں نماز پڑھوں تو کیسے دعا کروں؟ آپ ﷺ فرماتے: "تم یوں کہو: اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما، یوں تیرے لیے دنیا و آخرت کی خیر جمع ہو گئی۔"
ابو مالک کے طریق سے بھی سیدنا طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے، لیکن اس میں نماز پڑھنے کا ذکر نہیں ہے۔
عبد الواحد اور یزید بن ہارون نے بھی نماز کے ذکر کے بغیر بیان کیا ہے۔
اس حدیث کو امام بخاری نے "الادب المفرد" 651 میں روایت کیا، صحیح مسلم، ذکر الٰہی، دعا، توبہ، اور استغفار، باب: لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور دعا کی فضیلت۔ 2697، نیز ملاحظہ فرمائیں: ابن ماجہ: 3845، الصحیحۃ: 1318

Tariq ibn Ashyam al-Ashja'i said, "We used to go and visit the Prophet (may Allah bless him and grant him peace). On one occasion a man and woman came and the man asked,

22

اللهم اغفِر لي، وتُب عليّ،
إنك أنت التوّاب الغفور[24]

'Messenger of Allah, what should I say when I pray?' He replied, 'Say, "O Allah, forgive me, show mercy to me, guide me and provide for me.; They will combine this world and the Next world for you"'.

Al-Adab Al-Mufrad , Supplication, Chapter: A man's supplication for someone who has wronged, Hadith 651

23

-اللهمّ إنّي أسألك علماً نافعاً ورزقاً طيباً وعملاً متقبّلاً[25]

صبح کی نماز سے سلام پھیر نا کے بعد

---

[24] عن أُمّ سلمة -رضى الله عنها- أنّ النبيّ -صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ- كَانَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ يُسَلِّمُ: " اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا".

سنن ابن ماجه، كتاب إقامة الصلاة والسنة، بَابُ: مَا يُقَالُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ: 925، تفرد به ابن ماجه، (تحفة الأشراف: 18250، ومصباح الزجاجة: 338)، وقد أخرجه: مسند احمد (6/294، 318، 322)، وانظر "تمام المنّة" (233)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب نماز فجر میں سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے: اللَّهمَّ إنِّي أسألُكَ عِلمًا نافعًا ورزقًا طيِّبًا وعملًا متقبَّلًا"، "اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، پاکیزہ روزی اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں"

سنن ابن ماجہ / کتاب: اقامت صلاۃ اور اس کے سنن و آداب اور احکام و مسائل / باب: سلام پھیرنے کے بعد کیا پڑھے؟، حدیث نمبر: 925، اس حدیث کو سنن اربعہ کے محدثین میں سے صرف ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، (تحفۃ الأشراف: 18250، ومصباح الزجاجۃ: 338)، مسند احمد (6/294، 318، 322)، اس حدیث کی سند میں مولیٰ ام سلمہ مبہم ہے، لیکن ثوبان کی حدیث (جو أبو داود، وترمذی میں ہے) سے تقویت پاکر یہ صحیح ہے

It was narrated from Umm Salamah that when the Prophet (ﷺ) performed the Subh (morning prayer), while he said the Salam, he would say :Allahumma inni as'aluka 'ilman

---

nafi'an, wa rizqan tayyiban, wa 'amalan mutaqabbalan (O Allah, I ask You for beneficial knowledge, goodly provision and acceptable deeds)"'.

Sunan Ibn Majah , Establishing the Prayer and the Sunnah Regarding Them, Chapter: What is to be said after the Salam, Hadith 925

24

"لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ"[26]

نماز مغرب اور فجر[27] کے بعد 10 مرتبہ

[27] عَنْ عُمَارَةَ بْنِ شَبِيبٍ السَّبَائِيِّ، رضى الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلَى إِثْرِ الْمَغْرِبِ، بَعَثَ اللَّهُ مَسْلَحَةً يَحْفَظُونَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوجِبَاتٍ، وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ مُوبِقَاتٍ، وَكَانَتْ لَهُ بِعَدْلِ عَشْرِ رِقَابٍ مُؤْمِنَاتٍ".

(سنن ترمذی، کتاب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: 3534، وَحسَّنَهُ الشيخ الأَلْبَانيُّ)

سیدنا عمارہ بن شبیب سبائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے مغرب کے بعد دس بار کہا: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" اللہ اس کی صبح تک حفاظت کے لیے مسلح فرشتے بھیجے گا جو اس کی شیطان سے حفاظت کریں گے اور اس کے لیے ان کے عوض دس نیکیاں لکھی جائیں گی جو اپنے پڑھنے والے کو جنت کا مستحق بنائیں گی اور اس کی ہلاکت خیز برائیاں اور گناہ مٹا دیں گی اور اسے دس مسلمان غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا"۔

(سنن ترمذی / کتاب: مسنون ادعیہ و اذکار ، حدیث نمبر: 3534 ، سنن النسائی / عمل الیوم واللیلۃ 188 (2/577) (تحفۃ الأشراف: 10380)، شیخ ألبانی رحمۃ اللہ علیہ نے (تراجع الألبانی 460) میں اپنے سابقہ قول سے رجوع کرتے ہوئے " صحیح الترغیب والترھیب "(1/160/472) میں اس حدیث کو حسن قرار دیا)

\`Umarah bin Shabib As-Saba'i narrated that the Messenger of Allah(ﷺ)said:Whoever says: none has the right to be worshipped but Allah, Alone, without partner, to Him belongs all that exists, and to Him belongs the praise, He gives life and causes death, and He is powerful over all things, (Lā ilāha illallāh, waḥdahu lā sharīka lahu, lahul-mulku wa lahul-ḥamdu, yuḥyī wa yumītu, wa huwa \`alā kulli shai'in qadīr)' ten times at the end of Al-Maghrib - Allah shall send for him protectors to guard him from Shaitan until he reaches morning, and Allah writes for him ten good deeds, Mujibat, and He wipes from him ten of the destructive evil deeds, and it shall be for him the equal of freeing ten

believing slaves".

(Jami` at-Tirmidhi , Chapters on Supplication, Chapter: About The Falling Down Of Sins, Hadith 3534)

25 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ وَيَثْنِيَ رِجْلَيْهِ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَتْ حِرْزًا مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ وَحِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ولم يحل لذنب يُدْرِكُهُ إِلَّا الشِّرْكُ وَكَانَ مِنْ أَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا إِلَّا رَجُلًا يَفْضُلُهُ يَقُولُ أَفْضَلَ مِمَّا قَالَ»

(أخرجه أحمد وغيره، وهو حسن لغيره، انظر "صحيح الترغيب والترهيب" (472)، وانظر "الصحيحة" (114 اور 2563)

سیدنا عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ (1- عبدالرحمن بن غنم صحابی نہیں ہیں مخضرم ہیں کبار تابعی ہیں) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص نماز مغرب اور فجر پڑھنے کے بعد اپنے پاؤں جائے نماز سے پھیرنے سے پہلے یہ کلمات دس مرتبہ کہہ لے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ "، تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس گناہ معاف ہوں گے، دس درجات بلند ہوں گے اور یہ کلمات اس کے لئے ہر ناپسندیدہ چیز اور شیطان مردود سے حفاظت کا ذریعہ بن جائیں گے، شرک کے علاوہ کوئی گناہ اسے گھیر نہیں سکے گا اور وہ تمام لوگوں میں سب سے افضل عمل والا شمار ہوگا، الّا یہ کہ کوئی شخص اس سے زیادہ مرتبہ یہ کلمات کہے۔

امام احمد وغیرہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے، اور یہ حدیث حسن لغیرہ ہے، دیکھیں: صحیح الترغیب والترھیب" (472)، "الصحیحۃ"(114 اور 2563)

'Abd ar-Rahman b. Ghanm reported the Prophet as saying, "If anyone says ten times before he departs and turns away his feet after the senset and the morning prayers, 'There is no god but God alone who has no partner, to whom belongs the kingdom, to whom praise

is due, in whose hand is good, who gives life, causes death, and is omnipotent,' ten blessings will be recorded for him for every time he says it, ten evil deeds will be obliterated, he will be raised ten degrees, it will act as a charm for him from every unpleasantness and from the accursed devil, he will not be taken to account for any sin but polytheism, and he will be among those whose deeds are most excellent, except for one who may excel him by saying something more excellent than he did".

(Ahmad transmitted it, and Tirmidhi transmitted something to the same effect from Abu Dharr up to "but polytheism". He did not mention the sunset prayer, or "In whose hand is good", and he said this is a hasan sahih gharib traditio.)

(Imam Ahmad and others narrated this tradition and It is hasan li ghayrihi, see : Saheeh al-Targheeb wa'l-Tarheeb,(472) , and Al Sahiha : 114 , and 2563, Mishkat al-Masabih , Prayer, Chapter: Making Mention of God after the Prayer – Section, Hadith 975, 976)

(1) الاسم: عبد الرحمن بن غنم بن سعد الاشعری الشامی کا مختصر تعارف

تاریخ وفات: 78ھ

مقام وفات: مصر

طبقة رواة التقریب: مختلف فی صحبته، وذکره العجلی فی کبار ثقات التابعین

الرتبة عند ابن حجر: مختلف فی صحبته

الرتبة عند الذهبی: یقال: له صحبة، من الفقهاء العلماء، فقه الشامیین

البتہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں اس روایت کو (عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) کے طرق کے ساتھ نقل کیا ہے:

حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ وَيَثْنِيَ رِجْلَهُ مِنْ صَلَاةِ

الْمَغْرِبِ، وَالصُّبْحِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

(مسند احمد:29/512، حدیث نمبر:17990، الناشر: مؤسسۃ الرسالۃ)

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا عبد الرحمن بن غنم کے بارے میں یہ قول مشہور ہے امام ابن العراقی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((قال أحمد بن حنبل: أدرك النبي صلى الله عليه وسلم ولم يسمع منه))

یعنی کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عبد الرحمن بن غنم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا لیکن سننا ثابت نہیں ہے۔

((قَالَ العلائی وَلَا رُؤْيَة لَهُ أَيْضا بل كَانَ مُسلما بِالْيمن فِي حَيَاة النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم وَلم يفد عَلَيْهِ وَلزمَ معَاذ بن جبل وَهُوَ من كبار التَّابِعين فَحَدِيثه مُرْسل وَقد قيل إِن لَهُ صُحْبَة وَذَلِكَ ضَعِيف انْتهى))

(تحفۃ التحصیل فی ذکر رواۃ المراسیل للعراقی، صفحہ:203، الناشر: مکتبۃ الرشد، الریاض)

عبد الرحمن بن غنم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں علمائے کرام کے اقوال

ابن السكن

وقال ابن السكن: يقال: له صحبة [الإصابة في تمييز الصحابة (550/6)]

ابن حبان

زعموا أن له صحبة، وليس ذلك بصحيح عندي [الثقات (78/5)]

وذكر ابن حبان في التابعين من كتاب " الثقات " وقال: زعموا أن له صحبة، وليس ذلك بصحيح عندي [تهذيب الكمال (339/17)]

وذكره ابن حبان في ثقات التابعين، وقال: زعموا أن له صحبة، وليس ذلك بصحيح عندي. [تهذيب التهذيب (543/2)]

البخاري

قال البخاري: له صحبة، [الإصابة في تمييز الصحابة (550/6)]

استشهد به البخاري [تهذيب الكمال (339/17)]

الذهبي

من الفقهاء العلماء، فقه الشاميين [الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة (275/3)]

يقال: له صحبة [الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة (275/3)]

العجلي

وقال أحمد بن عبد الله العجلي: شامي، تابعي، ثقة، من كبار التابعين [تهذيب الكمال (339/17)]

وذكره العجلي في كبار ثقات التابعين [تقريب التهذيب (595/1)]

وقال العجلي: شامي تابعي ثقة، من كبار التابعين. [تهذيب التهذيب (543/2)]

عبد الرحمن بن الحارث المخزومي

وقال البخاري في «التاريخ»: قال محمد - من شيوخ البخاري -: محمد بن سلمة، عن ابن إسحاق، عن عبد الرحمن بن الحارث، حدثت عن عبد الرحمن بن ضباب الأشعري، عن عبد الرحمن بن غنم، وكانت له صحبة [تهذيب التهذيب (543/2)]

عبد الله بن لهيعة

وقال أبو عبد الله بن منده: ذكر يحيى بن بكير أن عبد الرحمن بن غنم من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ممن دخل مصر، وذكر عن الليث وابن لهيعة أنهما كانا يقولان: لعبد الرحمن بن غنم صحبة [تهذيب الكمال (339/17)]

وقال محمد بن الربيع الجيزي، أخبرني يحيى بن عثمان: أن ابن لهيعة والليث بن سعد، قالا: له صحبة. [الإصابة في تمييز الصحابة (550/6)]

وقال ابن منده: ذكر يحيى بن بكير، عن الليث وابن لهيعة أنهما كانا يقولان: لعبد الرحمن بن غنم صحبة. [تهذيب التهذيب (543/2)]

محمد بن سعد

ذكره ابن سعد في الطبقة الأولى من تابعي أهل الشام، وقال: كان ثقة إن شاء الله، بعثه عمر بن الخطاب يفقه الناس، وكان أبوه ممن قدم على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم صحبة أبي موسى. [تهذيب التهذيب (2/ 543)]

ذكره محمد بن سعد في الطبقة الأولى من تابعي أهل الشام، وقال: كان ثقة إن شاء الله، بعثه عمر بن الخطاب إلى الشام يفقه الناس، وكان لقي معاذ بن جبل وروى عنه، وأبوه غنم بن سعد ممن قدم مع أبي موسى

الأشعری من الأشعریین علی رسول الله صلی الله علیه وسلم، وصحب رسول الله صلی الله علیه وسلم، وقتل فی بعض المغازی بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم. [تہذیب الکمال (339/17)]

یحیی بن عبد الله بن بکیر المخزومی

وقال أبو عبد الله بن منده: ذکر یحیی بن بکیر أن عبد الرحمن بن غنم من أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ممن دخل مصر، وذکر عن اللیث وابن لهیعة أنهما کانا یقولان: لعبد الرحمن بن غنم صحبة [تہذیب الکمال (339/17)]

یعقوب بن شیبة

وقال یعقوب بن شیبة: مشهور، من ثقات الشامیین، وقد حدث عن غیر واحد من الصحابة، وأدرك عمر وسمع منه. [تہذیب التہذیب (543/2)]

وقال یعقوب بن شیبة: مشهور من ثقات الشامیین، وقد حدث عن غیر واحد من الصحابة، وقد أدرك عمر وسمع منه [تہذیب الکمال (339/17)]

اللیث بن سعد

وقال أبو عبد الله بن منده: ذکر یحیی بن بکیر أن عبد الرحمن بن غنم من أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ممن دخل مصر، وذکر عن اللیث وابن لهیعة أنهما کانا یقولان: لعبد الرحمن بن غنم صحبة [تہذیب الکمال (339/17)]

وقال محمد بن الربیع الجیزی، أخبرنی یحیی بن عثمان: أن ابن لهیعة واللیث بن سعد، قالا: له صحبة. [الإصابة فی تمییز الصحابة (550/6)]

وقال ابن منده: ذکر یحیی بن بکیر، عن اللیث وابن لهیعة أنهما کانا یقولان: لعبد الرحمن بن غنم صحبة. [تہذیب التہذیب (543/2)]

المزی

مختلف فی صحبته [تہذیب الکمال (339/17)]

دحیم

وقال أبو زرعة الدمشقی: ناظرت عبد الرحمن بن إبراهیم قلت: أرأیت الطبقة التی أدرکت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ولم تره، وأدرکت أبا بکر وعمر ومن بعدهما من أهل الشام، من المقدم منهم:

الصنابحی، أو عبد الرحمن بن غنم ؟ قال: ابن غنم المقدم عندی، وهو رجل أهل الشام. [تهذيب التهذيب (543/2)]

العلائی

قال العلائی: ولا رؤية له أيضا، بل كان مسلما باليمن فی حياة النبی صلى الله عليه وسلم ولم يفد عليه، ولزم معاذ بن جبل، وهو من كبار التابعين، فحديثه مرسل، وقد قيل: إن له صحبة، وذلك ضعيف، انتهى [تحفة التحصيل فی المراسيل (301/1)]

ابن حجر

فهذه الأحاديث تدل على صحبة هذا، وأما عبد الرحمن بن غنم الأشعری الذی تفقه به أهل دمشق فله إدراك، كما سيأتی فی ترجمته فی القسم الثالث إن شاء الله تعالى. [الإصابة فی تمييز الصحابة (550/6)]

مختلف فی صحبته [تهذيب التهذيب (543/2)]

مختلف فی صحبته [تقريب التهذيب (595/1)]

ابن عبد البر

وقال أبو عمر بن عبد البر: عبد الرحمن بن غنم الأشعری، جاهلی كان مسلما على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يره ولم يفد إليه، ولازم معاذ بن جبل منذ بعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى اليمين إلى أن مات فی خلافة عمر يعرف بصاحب معاذ لملازمته إياه، وسمع من عمر بن الخطاب، وكان أفقه أهل الشام، وهو الذی فقه عامة التابعين بالشام، وكانت له جلالة وقدر، وهو الذی عاتب أبا هريرة وأبا الدرداء بحمص إذ انصرفا من عند علی رسولين لمعاوية، وكان مما قال لهما: عجبا منكما، كيف جاز عليكما ما جئتما به تدعوان عليا أن يجعلها شورى وقد علمتما أنه قد بايعه المهاجرون والأنصار وأهل الحجاز والعراق، وأن من رضيه خير ممن كرهه، ومن بايعه خير ممن لم يبايعه، وأی مدخل لمعاوية فی الشورى وهو من الطلقاء الذين لا تجوز لهم الخلافة وهو وأبوه رؤوس الأحزاب، فندما على مسيرهما وتابا منه بين يديه، رحمة الله عليه. [تهذيب الكمال (339/17)]

وقال ابن عبد البر: كان مسلما على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، ولم يره، ولازم معاذ بن جبل إلى أن مات، وسمع من عمر، وكان أفقه أهل الشام، وهو الذی فقه عامة التابعين بالشام، وكانت له جلالة وقدر. [تهذيب التهذيب (543/2)]

أبو القاسم البغوی

وقال أبو القاسم البغوي: لا أدري أدرك النبي صلى الله عليه وآله وسلم أم لا، وقيل: إنه ولد على عهده.
[تهذيب التهذيب (543/2)]

أبو حاتم الرازي

ليست له صحبة. روى عن عمر بن الخطاب، ومعاذ بن جبل، وأبي مالك الأشعري. روى عنه عبد الرحمن بن حباب، وسوار بن شبيب، وشهر بن حوشب، وإسماعيل بن عبيد الله بن أبي [المهاجر] (95 م 4). سمعت أبي يقول ذلك. [الجرح والتعديل لابن أبي حاتم (274/5)]

أبو زرعة الدمشقي

وقال أبو زرعة الدمشقي: وناظرت عبد الرحمن بن إبراهيم، قلت: أرأيت الطبقة التي أدركت رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم تره وأدركت أبا بكر وعمر ومن بعدهما من أهل الشام، من المقدم منهم الصنابحي أو عبد الرحمن بن غنم؟ قال: ابن غنم المقدم عندي وهو رجل أهل الشام، ورآه مقدما لمكانه من أمير المؤمنين، وحديثه عن عثمان بن عفان ومعاوية وابنه وعبد الملك، قلت: ولا تقدم عليهم الصنابحي لقول عبادة فيه ما قال ولفضله في نفسه؟ فقال: المقدم عليهم عبد الرحمن بن غنم الأشعري
[تهذيب الكمال (339/17)]

وقال حرب بن إسماعيل، عن أحمد: عبد الرحمن بن غنم قد أدرك النبي صلى الله عليه وآله وسلم ولم يسمع منه. [تهذيب التهذيب (543/2)]

تمام المنۃ سے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

وعن عبد الرحمن بن غنم أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "من قال قبل أن ينصرف ويثني رجليه من صلاة المغرب والصبح: لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد بيده الخير يحي ويميت وهو على كل شيء قدير ..." رواه أحمد وروى الترمذي نحوه دون ذكر: بيده الخير."

قلت: وقال الترمذي: "حسن غريب صحيح". وفي تصحيحه نظر لأنه من رواية شهر بن حوشب عن عبد الرحمن بن غنم - بالفتح على الصحيح كما تقدم عن الحافظ ص ٥٩ - وقد اضطرب شهر في إسناده ومتنه على ابن غنم:

أما الإسناد فمرة يقول: عن ابن غنم مرفوعا. وابن غنم مختلف في صحبته فهو مرسل وهو رواية أحمد ٤/٢٢٧.

ومرة يقول: عنه عن أبي ذر مرفوعا وهو رواية الترمذي وكذا النسائي في "عمل اليوم والليلة" رقم ١٢.

وتارة يقول: عنه عن معاذ. وهو رواية للنسائي ١٢٦.

وأخرى يقول: عنه عن فاطمة رضي الله عنها وهو رواية لأحمد ٦/ ٢٩٨

فهذا اضطراب شديد من شهر يدل على ضعفه كما تقدم ولذلك قال النسائي عقبه:

"وشهر بن حوشب ضعيف سئل ابن عون عن حديث شهر؟ فقال: إن شهرا نزكوه أي طعنوا عليه وعابوه وكان شعبة سيئ الرأي فيه وتركه يحيى القطان."

وأما المتن فتارة يذكر صلاة الفجر دون المغرب كما في حديث أبي ذر.

وتارة يجمع بينهما كما في حديث ابن غنم المرسل وحديث فاطمة وأخرى يذكر العصر مكان المغرب وذلك في حديث معاذ وتارة يذكر "يحيي ويميت" وتارة لا يذكرها وتارة يزيد قبلها: "بيده الخير" وتارة لا يذكرها وتارة يذكر: "قبل أن ينصرف ويثني رجليه" وتارة لا يذكرها. وتارة يضطرب في بيان ثواب ذلك بما لا ضرورة لبيانه الآن.

وبالجملة فهذا الاضطراب في إسناده ومتنه لو صدر من ثقة لم تطمئن النفس لحديثه فكيف وهو من شهر الذي بالضعف اشتهر؟!

ومع هذا كله فقد وجدت لحديث ابن غنم هذا شواهد تقويه وتطمئن النفس للعمل به مع كل الزيادات التي سبق بيانها جاءت في أحاديث متفرقة أوردتها في "صحيح الترغيب والترهيب" ١/ ٢٦٢/ ٤٦٩ - ٤٧٢/ طبعة مكتبة المعارف - الرياض وخرجت بعضها في "الصحيحة" ٢٥٦٣ والله تعالى ولي التوفيق

عبدالرحمن بن غنم سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کے واسطے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص نماز فجر کے بعد جب کہ وہ پیر موڑے (دوزانوں) بیٹھا ہوا ہو اور کوئی بات بھی نہ کی ہو: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ دس مرتبہ پڑھے تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، اور اس کی دس برائیاں مٹادی جائیں گی، اس کے لیے دس درجے بلند کئے جائیں گے اور وہ اس دن پورے دن بھر ہر طرح کی مکروہ وناپسندیدہ چیز سے محفوظ رہے گا، اور شیطان کے زیر اثر نہ آپانے کے لیے اس کی نگہبانی کی جائے گی، اور کوئی گناہ اسے اس دن سوائے شرک باللہ کے ہلاکت سے دوچار نہ کر سکے گا۔

اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی روایت کردہ حدیث کے الفاظ میں (بِيَدِهِ الْخَيْرُ) کے الفاظ بیان نہیں کئے۔

میں (شیخ البانی) کہتا ہوں کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو (حسن غریب صحیح) قرار دیا ہے لیکن امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی تصحیح پر نظر ثانی کرنا چاہیئے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس حدیث کے راویوں میں شہر ابن حوشب عن عبد الرحمن بن غنم، صحیح فتحہ کے ساتھ وارد ہے جیسا کہ حافظ (امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ) سے یہی بات نقل کی گئی ہے جیسا کہ یہ بات صفحہ نمبر (59) میں گزر چکی ہے اور اس میں صراحت موجود ہے کہ شہر ابن حوشب اپنی سند اور متن میں عبد الرحمن بن غنم پر مضطرب ہے جیسا کہ شہر ابن حوشب بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث عبد الرحمن بن غنم سے مرفوعاً مروی ہے حالانکہ یہ بات مخفی نہیں ہے کہ عبد الرحمن بن غنم کے صحابی ہونے میں اختلاف پایا جاتا ہے چنانچہ یہ حدیث مرسل ہے اور اسی سند کے ساتھ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند (4/227) میں نقل کیا ہے۔

اور دوسری جگہ شہر ابن حوشب نے (عن عبدلرحمن بن غنم عن ابوذر رضی اللہ عنہ) کے واسطے سے اس روایت کو نقل کیا ہے اور اسی روایت کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے (سنن الترمذی، حدیث نمبر: 3474) میں نقل کیا ہے اور اسی طرح امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے (**عمل اليوم والليلة**) رقم: (12) میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔

شہر ابن حوشب اسی روایت کو کبھی معاذ کے طرق سے بیان کرتے ہیں جیسا کہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے (**عمل اليوم والليلة**) نمبر: (126) میں (شہر ابن حوشب عن معاذ) والی روایت کو نقل کیا ہے۔

اور کبھی شہر ابن حوشب نے اسی روایت کو فاطمہ کے طرق سے بیان کیا ہے جس کے امام احمد نے مسند میں (6/298) میں ذکر کیا ہے۔

چنانچہ اس روایت میں شہر ابن حوشب کی وجہ سے اس میں بہت زیادہ اضطراب پایا جاتا ہے اور یہ ان کے ضعف کی وجہ سے ہے جیسا کہ میں نے اس بات کو پہلے ذکر کر دیا ہے انہی وجوہات کی بنیاد پر امام نسائی کہتے ہیں کہ شہر ابن حوشب ضعیف ہے، ابن عون سے شہر ابن حوشب کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ علماء نے شہر ابن حوشب کو معیوب قرار دیا ہے اور امام شعبہ بھی ان کے بارے میں یہی کہتے ہیں، اور یحیی القطان نے شہر ابن حوشب کو ترک کر دیا تھا۔

اس حدیث کے متن کے بابت بھی شہر ابن حوشب میں اضطراب پایا جاتا ہے کبھی وہ اس بات کو فجر کی نماز سے متعلق بیان کرتے ہیں اور کبھی مغرب کی نماز سے متعلق بیان کرتے ہیں جیسا کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ بات نمایاں ہے حتی کہ کبھی وہ دونوں کو جمع بھی کر دیتے ہیں جیسا کہ الرحمن بن غنم کی مرسل حدیث میں بیان کیا گیا ہے اور فاطمہ کی حدیث میں بھی اسی طرح کا اضطراب موجود ہے اور یہاں تک کہ معاذ کی حدیث میں وہ مغرب کے بجائے عصر کی نماز کا ذکر کر دیتے ہیں اسی طرح کبھی وہ (يُحْيِي وَيُمِيتُ) بیان کرتے ہیں اور دوسری روایت میں (يُحْيِي وَيُمِيتُ) کا ذکر نہیں کرتے اور کبھی ان الفاظ سے پہلے (بيده الخير) کا اضافہ کر دیتے ہیں اور کبھی نہیں کرتے اور دوسری روایت میں (قبل أن ينصرف ويثني رجليه) کا ذکر کر دیتے ہیں اور ایک روایت میں اس کا ذکر نہیں کرتے اور کبھی اس کے ثواب کے بیان میں اضطراب نظر آتے ہیں جس کو بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں نظر نہیں آتی۔

چنانچہ ان روایات کی سند اور متن دونوں میں اضطراب پایا جاتا ہے بفرضِ محال اگر یہ روایت کسی ثقہ سے مروی بھی ہوتی تب بھی اس کو قبول کرنے میں دل مطمئن نہ ہوتا چنانچہ یہ روایت شہر ابن حوشب سے مروی ہے جو اپنے ضعف میں بہت مشہور ہیں لہذا اس روایت کو قبول کرنے میں دل میں اطمنان کیسے ہو سکتا ہے۔

ان تمام باتوں کے باوجود عبد الرحمن بن غنم کی حدیث کے بعض شواہد مجھے ملے ہیں جس کی وجہ سے اس روایت کو تقویت مل تی ہے اور وہ تمام اضافے اس میں موجود ہیں جس میں نے پہلے ذکر کر دیا ہے ان شواہد کی بنیاد پر اس حدیث پر عمل کرنے سے اطمنان حاصل ہوتا ہے ان شواہد کو میں (صحیح الترغیب والترہیب: 1/ 262–472–469 طبعہ: مکتبہ المعارف الریاض میں بیان کر دیا ہے اور اسی کے ساتھ ان میں سے کچھ احادیث کی تخریج (الصحیحۃ: 2563) میں بھی بیان کر دی ہے۔۔

"واللہ تعالی ولی التوفیق"

25

"سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ"[28]

وتر کی نماز کے بعد تین مرتبہ بلند آواز سے کہنا

---

[27] عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِـ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَ" قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ "و" قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ"، وَيَقُولُ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ: "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ.

سنن نسائی، کتاب قیام اللیل وتطوع النہار، بَابُ: التَّسْبِيحِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوِتْرِ وَذِكْرِ الِاخْتِلَافِ عَلَى سُفْيَانَ فِيهِ: 1752، وَصَحَّحَهُ الشيخ الألبانيّ

سیدنا عبد الرحمٰن بن ابزیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى"، "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ" اور "قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ" پڑھتے تھے، اور سلام پھیرنے کے بعد "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" تین بار کہتے، اور اس کے ذریعہ اپنی آواز بلند کرتے۔

سنن نسائی / کتاب: تہجد (قیام اللیل) اور دن میں نفل نمازوں کے احکام و مسائل / باب: وتر سے فراغت کے بعد "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" پڑھنے کا بیان اور اس کی روایت میں سفیان سے روایت کرنے والے راویوں کے اختلاف کا ذکر۔ حدیث نمبر: 1752، شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

It was narrated from ʻAbd ar-Rahmaan ibn Abza (may Allah be pleased with him) that the Prophet (blessings and peace of Allah be upon him) used to recite in Witr "Sabbih isma Rabbika al-A'la (Glorify the name of your Lord, the Most High)..." [i.e., Soorat al-A'laa 87] and Qul yaa ayyuha'l-kaafiroon (Say (O Muhammad), 'O al-Kaafiroon (disbelievers))..."' [i.e., Soorat al-Kaafiroon 109] and "Qul Huwa Allaahu ahad (Say (O

26

اللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي جَعَلْتَهُ لِي عِصْمَةً، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِي، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

قول اول:

امام نسائی، شیخ البانی، شیخ عبد المحسن العباد اور المعلمی نے ضعیف کہا ہے۔

قول ثانی:

ابن خزیمہ، ابن حبان، ابن حجر اور اشیوبی (رحمۃ اللہ علیہم) نے مقبول کہا ہے۔

ملاحظہ (ارشد بشیر مدنی):

صحیح کہنے والوں میں ابن خزیمہ، ابن حبان، ابن حجر واشیوبی، الارناووط، ضیاء الرحمٰن الاعظمی وزبیر علی زئی رحمہم اللہ ہیں اگر کوئی ان کے تصحیح پر بھروسہ کرتے ہوئے پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں ان شاء اللہ کیونکہ راوی کے بارے میں اختلاف ہے

اور اگر کوئی نہ پڑھے نماز کے بعد کے اذکار میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کی بنیاد پر تو اسکا یہ عمل درست ہے، البتہ یہ ذکر میں تین اذکار شامل ہیں جو الگ الگ موقع پر ثابت ہیں البتہ تینوں اذکار اک ہی نسق کے ساتھ ثبوت میں اختلاف ہے اس اختلاف کی دار اصل وجہ یہ ہے کہ راوی کے بارے میں حکم لگانے میں اختلاف واقع ہوا ہے۔

Muhammad), 'He is Allaah, (the) One)..." [i.e., Soorat al-Ikhlaas 112]. And after he said the tasleem he would say "Subhaan al-Malik al-Quddoos, Subhaan al-Malik al-Quddoos (Glory be to the Sovereign, the Most Holy)", three times, raising his voice the third time. Sunan an-Nasa'i, The Book of Qiyam Al-Lail (The Night Prayer) and Voluntary Prayers During the Day, Chapter: The Tasbih after finishing witr and the variance reported from Sufyan about that, Hadith 1750

نماز کے بعد کے ضعیف اذکار

ابتدائی طلبہ کے لئے

اس کا مطالعہ ضروری نہیں

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق نماز کے بعد کے ضعیف اذکار

" اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي جَعَلْتَهُ لِي عِصْمَةً , وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِي , اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ , وَأَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ , وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ , لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ , وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ "[28]

---

[28] عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ كَعْبًا رضی اللہ عنہ حَلَفَ لَهُ بِاللَّهِ الَّذِي فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوسَى إِنَّا لَنَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ، أَنَّ دَاوُدَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ , قَالَ: " اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي جَعَلْتَهُ لِي عِصْمَةً , وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِي , اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ , وَأَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ , وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ , لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ , وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ " قَالَ: وَحَدَّثَنِي كَعْبٌ , أَنَّ صُهَيْبًا حَدَّثَهُ , أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , كَانَ يَقُولُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ صَلَاتِهِ.

ابو مروان روایت کرتے ہیں کہ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے اس اللہ کی قسم کھا کر کہا جس نے موسیٰ کے لیے سمندر پھاڑا کہ ہم لوگ تورات میں پاتے ہیں کہ اللہ کے نبی داود علیہ السلام جب اپنی نماز سے سلام پھیر کر پلٹتے تو کہتی: «اللهم أصلح لی دینی الذی جعلته لی عصمة وأصلح لی دنیای التی جعلت فیها معاشی اللهم إنی أعوذ برضاك من سخطك وأعوذ بعفوك من نقمتك وأعوذ بك منك لا مانع لما أعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منك الجد» "اے اللہ! میرے لیے میرے دین کو درست فرما دے جسے تو نے میرے لیے بچاؤ کا ذریعہ بنایا ہے، اور میرے لیے میری دنیا درست فرما دے جس میں میری روزی ہے، اے اللہ! میں تیری ناراضگی سے تیری رضامندی کی پناہ چاہتا ہوں، اور تیرے عذاب سے تیرے عفو و درگزر کی پناہ چاہتا ہوں، اور میں تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، نہیں ہے کوئی روکنے والا اس کو جو تو دیدے، اور نہ ہی ہے کوئی دینے والا اسے جسے تو روک لے، اور نہ مالدار کو اس کی مالداری بچا پائے گی۔ ابو مروان کہتے ہیں: اور کعب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ صہیب رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو نماز سے سلام پھیر کر پلٹنے پر کہا کرتے تھے۔

قول اول : امام نسائی، شیخ البانی، شیخ عبدالمحسن العباد اور المعلمی نے ضعیف کہا

قول ثانی: ابن خزیمہ، ابن حبان، ابن حجر و اثیوبی نے مقبول کہا

قول اول کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں

[حکم الالبانی]: صحیح، ابن ماجۃ،،و(1245) لیکن سنن نسائی / کتاب: نماز میں سہو کے احکام و مسائل / باب: نماز سے سلام پھیر کر پلٹنے پر ایک اور دعا کا بیان۔ حدیث نمبر: 1347،، نسائی نے اس حدیث کو "عمل الیوم واللیلۃ" 53(137) میں بھی روایت کیا ہے سنن نسائی کی تخریج میں شیخ البانی نے ضعیف کہا

It was narrated from 'Ata bin Abi Marwan, from his father, that :Ka'b swore to him: "By Allah (ﷺ) Who parted the sea for Musa, we find in the Tawrah that when Dawud, the Prophet of Allah, finished his prayer, he would say: 'Allahumma Aslih li dinya-lladhi ja'altahu li ismatan wa aslih li dunyaya-llati ja'alta fiha ma'ashi, Allahumma inni a-udhu biridaka min sakhatik wa a-udhu bi'afwika min naqmatika wa a-udhu bika mink, la mani' lima a'taita wa la mu'tia lima mana'ta wa la yanfa'u dhal-jaddi minka al-jadd (O Allah, set straight my religious commitment that You have made a protection for me, and set straight my worldly affairs which You have made a means of my livelihood. O Allah, I seek refuge in Your pleasure from Your wrath, and I seek refuge in Your forgiveness from Your punishment, and I seek refuge in You from You. None can withhold what you have given and none can give what you have withheld, and no wealth or fortune can avail the man of wealth and fortune before You.)'" He said: "And Ka'b told me that Suhaib told him that Muhammad(ﷺ)used to say (these words) when he had finished praying"'.

(Sunan an-Nasa'i » The Book of Forgetfulness (In Prayer), Chapter: Another kind of supplication after finishing the prayer, Hadith 1346)

[28] الأنوار الکاشفۃ126و105

اور اس حدیث کی سند میں کعب احبار ہیں جن کی صہیب سے روایت صحیح نہیں جیسا کہ علامہ معلمی نے کہا۔

معلمیؒ نے کہا: ہمارے ہاں حدیث اور آثار کی کتابیں موجود ہیں جس میں آپ کو سیدنا کعب رضی اللہ عنہ سے مروی کوئی خبر نہیں اور اگر مل جائے تو وہاں کعب رضی اللہ عنہ سے صغار تابعین ہی روایت کریں گے اور شائد وہ ان سے صحیح نہ ہو اور اسی طرح

اس حدیث کے متن میں ایک قابل اعتراض بات ہے اور وہ یہ کہ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمیں تورات میں یہ بات ملتی ہے کہ داود علیہ السلام جبکہ داود علیہ السلام، موسی علیہ السلام کے بعد ہیں کیونکہ موسی علیہ السلام پر تورات نازل ہوئی اور داود علیہ السلام، موسی علیہ السلام کے زمانہ کے بعد ہیں، اس طرح متن میں پایا جانے والا یہ قابل اعتراض امر ہے، گرچہ یہ بھی ممکن ہے کہ تورات میں کسی مستقبل کے امر کا ذکر کر دیا گیا ہو لیکن اس حدیث میں حکایت بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہو کر اس طرح کی دعاء پڑھا کرتے تھے، اس لئے اس میں متن کے اعتبار سے قابل اعتراض بات ظاہر ہے، ساتھ ہی شیخ البانیؒ کے بقول اس کی اسناد میں بھی ضعف ہے۔

شرح سنن النسائي- كتاب السهو-(باب كم مرة يقول لا إله إلا الله وحده لا شريك له...؟) إلى (باب نوع آخر من الدعاء عند الانصراف من الصلاة) للشيخ: عبد المحسن العباد۔

نوٹ: شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے تمام المنۃ میں اور سنن النسائی کی تخریج میں ضعیف قرار دیا جبکہ صحیح سنن ابن ماجہ میں صحیح قرار دیا؟ شیخ عبد المحسن العباد نے شیخ البانی کے تضعیف پر اعتماد کرتے ہوئے غیر مقبول قرار دیا اور الشیخ العوایشۃ نے بھی اذکار بعد الصلوۃ میں داخل نہیں کیا اس دعاء کو اور یحیی المعلمی[29] نے بھی قبول نہیں کیا

تمام المنۃ کے الفاظ یہ ہیں:

مجھ کو سیدنا ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ایک شاہد ملا، انہوں نے کہا:

رسول اللہ ﷺ جب نماز فجر پڑھ لیتے (راوی کہتے ہیں) مجھ کو معلوم ہے کہ آپ ﷺ نے صرف سفر ہی میں اپنے صحابہ کرام کو یہ دعاء "اللھم أصلح۔۔۔" سنانے کے لئے بلند آواز سے پڑھی۔

(أخرجه ابن السني في "عمل اليوم والليلة" ١٣٤ و ٥٠٩ من طريق إسحاق ابن يحيى بن طلحة: حدثني ابن أبي برزة

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی روایات اور اسی طرح سیدنا صہیب اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا سے ان کی روایات، باوجود یہ کہ یہ دونوں سے بہت پہلے ان کا انتقال ہو چکا اور عموما ان سے مروی روایات کا تعلق اہل کتاب کی حکایات سے ہوتا ہے۔

وفی الموضع الآخر: ابن بريدة الأسلمی عن أبيه به

ابن سنی نے "عمل اليوم والليلة "124 اور 509 میں بسند "إسحاق ابن يحيي بن طلحة: حدثني ابن أبي برزة" روایت کی اور ایک دوسری جگہ "ابن بریدۃ الأسلمی عن أبيه به" کے ساتھ روایت کیا)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ بہت ضعیف اسناد ہے کیونکہ راوی اسحاق کو بہت سے محدثین نے متروک کہا اور ابو حاتم نے اس بات کی نشاندہی کی کہ ان کی حدیث نا قابل اعتبار ہے یعنی وہ بہت سخت قسم کے ضعیف راوی ہیں، اس لئے ان کی حدیث دلیل کے لئے درست نہیں۔

ہاں، صحیح مسلم میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وارد "معاشي" تک مطلق دعاء کے طور پر ہے اور یہ دعاء "إني أعوذ برضاك" سے۔۔۔ تا "وأعوذ بك منك" اس کا تعلق سجدہ کی دعاؤں سے ہے۔ اور اس کتاب میں یہ ذکر گزر چکا ہے اور باقی رکوع سے اٹھتے وقت اعتدال قائم کرنے کی دعائیں ہیں جیسا کہ یہ بات گزر چکی اور نماز کے بعد کی بھی دعائیں۔

اور اسی طرح ضعیف کہنے والوں میں معلمی بھی ہیں ان کی تحقیق کے مطابق کعب الاحبار کے اسرائیلیات کا خدشہ بھی ہے۔

أن ابن حبان رواه ٥٣١-موارد من طريق ابن أبي السري قال: قرء على حفص بن ميسرة وأنا أسمع: حدثني موسى بن عقبة ...به.

قلت: وابن أبي السري - واسمه محمد بن المتوكل - ضعيف لكثرة أوهامه بخلاف ابن وهب وهو عبد الله الإمام الحافظ الثقة فكان ذكر الحديث من رواية هؤلاء الذين رووه من طريقه أولى من عزوه لابن حبان كما لا يخفى وهذا من شؤم التقليد وعدم الرجوع إلى الأصول! ولذلك أعل المعلق على "زاد المعاد" ٣٠٢/١ هذا الحديث بابن السري المذكور وخفيت عليه الطريق السالمة منه عند أولئك الأئمة ولو أنه أمعن النظر لوجد العلة من تابعي الحديث وهو أبو مروان والد عطاء قال النسائي:

"ليس بالمعروف". وأعتمده الذهبي في "الميزان" و "الضعفاء" لكن

انقلب عليه الأمر فقال:

"روى عطاء بن أبي مروان عن موسى بن عقبة عنه وهو والد عطاء!"

فأدخل بين الابن والأب موسى وهو الراوي عن الابن عن أبيه كما رأيت.

وأما في "الكاشف" فقال فيه:

"ثقة". وكأنه تبع في ذلك العجلي فإنه أورده في "ثقاته" ٥١٠-٢٠٣٨ وكذلك ابن حبان ٥/٥٨٥ ولم تطمئن النفس

لتوثيقهما لما هو معروف من تساهلهما فنحن مع قول النسائي الذي اعتمده الذهبي في كتابه حتى نجد ما ينقلنا منه.

وقد وجدت للحديث شاهدا من حديث أبي برزة الأسلمي قال:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صلى الصبح - قال: ولا أعلمه إلا قال في سفر - رفع صوته حتى يسمع أصحابه: "اللهم أصلح ... " الحديث.

أخرجه ابن السني في "عمل اليوم والليلة" ١٢٣ و٥٠٠ من طريق إسحاق ابن يحيى بن طلحة: حدثني ابن أبي برزة وفي الموضع الآخر: ابن بريدة الأسلمي عن أبيه به.

قلت: وهذا إسناد ضعيف جدا إسحاق هذا تركه جمع وأشار أبو حاتم إلى أنه لا يعتبر بحديثه. يعني لشدة ضعفه فلا يصلح للاستشهاد به.

نعم الحديث كدعاء مطلق قد جاء من حديث أبي هريرة إلى قوله: "معاشي" عند مسلم وقوله: "إني أعوذ برضاك ... إلى: وأعوذ بك منك". هو من أدعية السجود. وقد مضى في الكتاب والباقي من أدعية الاعتدال من الركوع كما تقدم ودبر الصلاة أيضا.

مقالة عادل القطاوي عن دفاع الشيخ الالبانى

وتمام كلام الشيخ في تمام المنة (ص230): " العلة من تابعي الحديث وهو أبو مروان والد عطاء قال النسائي: "ليس بالمعروف". وأعتمده الذهبي في "الميزان" و "الضعفاء" ... " وأما في "الكاشف" فقال فيه: "ثقة". وكأنه تبع في ذلك العجلي فإنه أورده في "ثقاته" 510 - 2038 و كذلك ابن حبان 585/5 ولم تطمئن النفس لتوثيقهما لما هو معروف من تساهلهما فنحن مع قول النسائي الذي اعتمده الذهبي في كتابه حتى نجد ما ينقلنا منه."

وقد حسن الشيخ حديثه في إرواء الغليل (57/8) فقال:

قلت: وإسناده حسن أو قريب من ذلك رجاله كلهم ثقات معروفون غير أبي مروان والد عطاء, وثقه ابن حبان والعجلي, وقال النسائي: "غير معروف". قلت: لكن روى عنه جماعة, وقيل: له صحبة. اهـ

فالاضطراب واقع من الذهبي فقد اعتمد قول النسائي في الميزان والضعفاء، ووثقه في الكاشف تبعا للعجلي وابن حبان..

وتوقف الشيخ عن التوثيق المطلق لكنه اعتبر حديثه كما مر في الإرواء فجعل حديثه حسن أو قريب من

الحسن.

والمتابعة التی ذکرتها هی بعینها التی ذکرها الشیخ الألبانی، ورد علی الشیخ شعیب فی تعلیقه علی زاد المعاد فکان حقا علیك أن تنسب له تلك المتابعة لا سیما وقد وقفت علی کلامه کله ونقده للشیخ شعیب.

وأما قولك " وابن حبان والعجلی من المتقدمین " غریب .. وهل النسائی من المتأخرین؟ مع العلم أن فی ابن حبان والعجلی تساهل معروف. ولکن الشیخ لم یهمل کلام النسائی ولا کلام من وثقه ووقف وقفة عدل فجعل حدیثه حسن أو قریب من الحسن بقرینة "لکن روی عنه جماعة, وقیل: له صحبة ". فرحم الله أسد السنة.

ملتقی اہل الحدیث سے شیخ الالبانی اور یحیی المعلمی کی تحقیق پیش خدمت ہے

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ كَعْبًا حَلَفَ لَهُ بِاللَّهِ الَّذِي فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوسَى إِنَّا لَنَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ دَاوُدَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ: اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي جَعَلْتَهُ لِي عِصْمَةً وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. قَالَ وَحَدَّثَنِي كَعْبٌ أَنَّ صُهَيْبًا حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ صَلَاتِهِ (1). وفی إسناده أبی مروان والد عطاء مجهول.

قال الأعظمی: إسناده ضعیف أبو مروان والد عطاء لیس بالمعروف کما قال النسائی (2).

وقول هذا الرجل المجهول الغیر مسمی لیس بحجة.

قال المعلمی: إنما کان کعب یخبر عن صحف أهل الکتاب، وقد عرف المسلمون قاطبة أنها مغیرة مبدلة، فکان ما نسب إلیه فی الکتب فحکمه حکم تلك الصحف، فإن کان بعض الآخذین عنه ربما یحکی قوله ولا یسمیه فغایته أن یعد قولا للحاکی نفسه، وقوله غیر حجة (3)

-1 أخرجه النسائی 3/73 فی کتاب السهو وقال الألبانی: ضعیف.

-2 رواه ابن خزیمة 2/213 رقم 722. وابن حبان 9/41) رقم 2061 (فیه ابن أبی السری وهو کثیر الأوهام.

-3 الأنوار الکاشفة 126.

وفی سنده أیضا کعب الأحبار فروایته لا تصح عن صهیب کما قال العلامة المعلمی..

قال المعلمي رحمه الله: فهذه كتب الحديث والآثار موجودة لا تكاد تجد فيها خبرا يروى عن كعب عن النبي، فإن وجد فلن تجده إلا من رواية بعض صغار التابعين عن كعب، ولعله لا يصح عنه، و كذا روايته عن عمر، و كذا روايته عن صهيب وعائشة مع أنهما مات قبلهما بزمان، وعامة ما روى عنه حكايات عن أهل الكتاب ومن قوله(1).

قلت: ثم إن متن الحديث مركب من ثلاثة أحاديث في حديث واحد فكأنه من صنع أحد الناس.

الأول: اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي جَعَلْتَهُ لِي عِصْمَةً وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِي.

وهو جزء من طرف حديث عام من حديث أبي هريرة في صحيح مسلم مرفوعا قال: اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي، وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ .(2).

الثاني: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ.

وهو جزء من أدعية السجود، عن عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ r لَيْلَةً مِنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ(3)..

الثالث: لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

وهو جزء من أذكار ما بعد الصلاة، عن المغيرة بن شعبة: t أن رسول الله r كان يقول دبر كل صلاة إذا سلم: لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد، وهو على كل شيء قدير، اللهم لا مانع لما أعطيت، ولا معطي لما منعت، ولا ينفع ذا الجد منك الجد(4).

1) الأنوار الكاشفة 105.
2) رواه مسلم 13/249 رقم 4897.
3) رواه مسلم 3/36 رقم 751.
4) رواه البخاري 844 ومسلم 1337.

وهناك حديث يشهد للحديث الماضي ولكنه مقيد في السفر، إلا أن سنده ضعيف جدا.

عن إسحاق بن يحيى بن طلحة، حدثني ابن أبي برزة الأسلمي، عن أبيه، رضي الله عنه قال: كان رسول الله r إذا صلى الصبح - قال: ولا أعلمه إلا قال في سفر - رفع صوته حتى يسمع أصحابه»: اللهم أصلح لي ديني الذي جعلته عصمة أمري، اللهم أصلح لي دنياي التي جعلت فيها معاشي - ثلاث مرات - اللهم أصلح لي آخرتي

التي جعلت إليها مرجعي - ثلاث مرات - اللهم إني أعوذ برضاك من سخطك، اللهم إني أعوذ بك منك - ثلاث مرات - اللهم لا مانع لما أعطيت، ولا معطي لما منعت، ولا ينفع ذا الجد منك الجد» وسنده ضعيف جدا.

وهذا الحديث من طريق ابن أبي برزة وابن بريدة الأسلمي عن أبيه به وعلته إسحاق بن يحيى بن طلحة وهو متروك. قال ابن حنبل: متروك الحديث. وقال أبوزرعة: واهي الحديث، وقال ابن حبان: كان رديء الحفظ سيء الفهم يخطئ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اور اسی طرح ضعیف کہنے والوں میں معلمی بھی ہیں ان کی تحقیق کے مطابق کعب الاحبار کے اسرائیلیات کا خدشہ بھی ہے

قول ثانی کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں

1۔ یہاں تورات سے صحف مراد ہیں جو بہت سے انبیاء پر اترے اور ان میں "زبور" بھی شامل ہے جو خود حضرت داود علیہ السلام پر اتری۔ آج کل ان تمام صحف کے مجموعہ کو بائبل کہتے ہیں۔ اس میں تورات بھی آجاتی ہے۔

2۔ کعب نے وہ اسرائیلی حکایت متن کی تائید میں بیان کی ہے، اصل متن آخر میں ہے جو انہوں نے صہیب سے روایت کیا ہے:

وَحَدَّثَنِي كَعْبٌ، أَنَّ صُهَيْبًا حَدَّثَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ صَلَاتِهِ.

اور قاعدہ ہے کہ تائید میں بیان کی گئی روایت مقبول ہو گی: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا: آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ. (صحیح بخاری: 7362)

جتنے لوگ اہل کتاب سے احادیث نقل کرتے ہیں ان سب میں کعب احبار بہت سچے تھے۔ (صحیح بخاری: 7361)

لہذا تورات اور داود علیہ السلام کا قصہ نہ بھی مانا جائے لیکن جو محمد ﷺ کا عمل ہے اس پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔

سند:

1۔ وقد حسنه الحافظ ابن حجر في نتائج الأفكار تخريج أحاديث الأذكار (2/318)

2۔ وقال محمد الاعظمي العمري: حسن: رواه النسائي (١٣٤٦) عن عمرو بن سواد بن الأسود بن عمرو، قال: حدثنا ابن وهب، قال: أخبرني حفص بن ميسرة، عن موسى بن عقبة، عن عطاء بن أبي مروان، عن أبيه .. فذكره. وصحّحه ابن خزيمة (٧٤٥)، وابن حبان (٢٠٢٦) فرويا من طريق حفص بن ميسرة، به مثله. (ج7 ص546،

جموع أخبار داود عليه السلام - باب فی موافقة النبیﷺ بعض الأدعية المنقولة عن داود عليه السلام فی التوراة)

3۔ وقد صحح حديثه هذا ابنُ خزيمة. (صحيح ابن خزيمة: 745)

4۔ وصحح حديثه هذا ابنُ حبّان. (صحيح ابن حبان: 2026)

5۔ حسّن إسناده أيمن صالح شعبان (أنظر جامع الأصول فی أحاديث الرسول 228/4 *2206)

6۔ وحسّن محمد بن علی بن آدم بن موسى الإثيوبی الوَلَّوِی، مؤلف شرح سنن النسائی المسمى «ذخيرة العقبى فی شرح المجتبى (15/377).»

7۔ وحسنه زبير علی زئی۔ (فی تحقيق سنن النسائی: 1346)

اعتراضات

1۔ کعب الاحبار پر:

اسم الراوی: کعب بن ماتع

النوع رجل الكنية: أبو إسحاق

اسم الشهرة: كعب الأحبار

النسب: الحميری، اليمانی، المدنی

الرتبة: مقبول

الطبقة: 2

سنة الوفاة: 32

عمر الراوی: 104

الإقامة: اليمن، المدينة، حمص، الشام

قال المزی: أدرك النبی صلى الله عليه وسلم، وأسلم فی خلافة أبی بكر الصديق

🔍 أن بعض الصحابة أثنى عليه بالعلم۔

🔍 قال معاوية بن أبی سفيان: إِنْ كَانَ مِنْ أَصْدَقِ هَؤُلَاءِ الْمُحَدِّثِينَ الَّذِينَ يُحَدِّثُونَ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَإِنْ كُنَّا مَعَ ذَلِكَ لَنَبْلُو عَلَيْهِ الْكَذِبَ.

ترجمہ: معاویہ رضی اللہ عنہ نے کعب احبار کا ذکر کیا اور فرمایا جتنے لوگ اہل کتاب سے احادیث نقل کرتے ہیں ان سب میں کعب احبار بہت سچے تھے اور باوجود اس کے کبھی کبھی ان کی بات جھوٹ نکلتی تھی، یہ مطلب نہیں ہے کہ کعب احبار جھوٹ بولتے تھے۔ (صحیح بخاری:7361)

قال ابن حجر العسقلانی: ثقة

أبو حاتم بن حبان البستی: ذكره في الثقات

بعض صحابہ نے ان سے روایت بھی کی ہے: من أمثلة ما رواه الصحابي عن التابعي هو:

ما رواه جماعة من الصحابة مثل: (أبي هريرة، ومعاوية، وعبد الله بن عباس) عن (كعب الأحبار).

وَمِن أَمْثِلَةِ ذلك ما رواه الدارمي (8/17/1) مِنْ طريقِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَأَلَ كَعْبَ الأَحْبَارِ: كَيْفَ تَجِدُ نَعْتَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي التَّوْرَاةِ؟....

2۔ ابو مروان پر:

فإن قلت: قد ضعفه الشيخ الألباني بسبب أبي مروان الأسلمي، لقول النسائي عنه: ليس بالمعروف. فكيف يحسّن؟

قلت: أبو مروان روى عنه أبنه عطاء، وعبد الرحمن بن مهران، كما تقدّم، ووثقه العجلي، وابن حبّان، وقال الحافظ الذهبي في "الكاشف" ج3 ص376: مدني ثقة انتهى.

فمن كان حاله هكذا فحديثه لا ينزل عن درجة الحسن.

(شرح سنن النسائي المسمى ذخيرة العقبى في شرح المجتبى: 377/15)

وضعفه بعضهم لأن في سنده أبا مروان، قال فيه النسائي: غير معروف، لكن قال العجلي في تاريخ الثقات (برقم 2038): تابعي ثقة، وذكره ابن حبان في الثقات (89/7) واسمه عبد الرحمن بن معتب.

والتوثيق مقدم على الجهالة، وتصحيح ابن خزيمة يدل على أنه عرفه، والله أعلم.

3۔ ابن السری کا کوئی متابع نہیں:

ابن السری کے متابع عبد اللہ بن وھب ہیں۔ (کما ذکرہ الشیخ شعیب الأرنؤوط)

4۔ عجلی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی توثیق میں تساہل:

ان کے ساتھ ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی توثیق کی ہے۔وقال الحافظ السيوطي رحمه الله: "صحيح ابن خزيمة أعلى مرتبة من صحيح ابن حبان لشدة تحريه ، حيث إنه يتوقف في التصحيح لأدنى كلام في الإسناد." (تدريب الراوي:109/1).

ملاحظہ (ارشد بشیر مدنی):

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے راوی کے عدم تائید کی وجہ سے ضعیف قرار دیا کیونکہ ابومروان والد عطاء کی مطلق توثیق نہیں کی بلکہ اعتبار ہو گا اگر کوئی تائید میں معتبر سند ہو اور یہاں موجود نہیں، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے غیر معروف کہا جبکہ عجلی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی توثیق کو تساہل کی بنیاد پر قبول نہ کرتے ہوئے یہ کہا کہ اعتبار ہو گا اگر متابعت ملے۔

ملاحظہ (ارشد بشیر مدنی):

صحیح کہنے والوں میں ابن خزیمہ، ابن حبان، ابن حجر واشیوبی، الارناووط، ضیاء الرحمٰن الاعظمی وزبیر علی زئی رحمہم اللہ ہیں اگر کوئی ان کے تصحیح پر بھروسہ کرتے ہوئے پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں ان شاءاللہ کیونکہ راوی کے بارے میں اختلاف ہے

اور اگر کوئی نہ پڑھے نماز کے بعد کے اذکار میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کی بنیاد پر تو اسکا یہ عمل درست ہے، البتہ یہ ذکر میں تین اذکار شامل ہیں جو الگ الگ موقع پر ثابت ہیں البتہ تینوں اذکار اک ہی نسق کے ساتھ ثبوت میں اختلاف ہے اس اختلاف کی دار اصل وجہ یہ ہے کہ راوی کے بارے میں حکم لگانے میں اختلاف واقع ہوا ہے

احکامات اور مسائل

(اذکار سے متعلق گیارہ احکامات و مسائل)

مسئلہ

(پہلا مسئلہ) فرض نماز سے سلام پھیرنے کے بعد کے اذکار کے بعد انفرادی دعاء جائز ہے، البتہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے سلام کے بعد اذکار سے پہلے دعاء پر نکیر کی ہے جس پر بعض حضرات نے سلام کے بعد مطلق دعاء کا انکار منسوب کر دیا ہے ابن قیم کی طرف تو اس پر ابن حجر رحمہ اللہ نے رد فرمایا ہے فتح الباری میں اور استدلال کیا تبویبِ صحیح البخاری سے کہ امام بخاری نے باب باندھا دعاء کی مشروعیت پر شیخ عبد الرحمن مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی میں تائید کی ہے ابن حجر رحمہ اللہ کے قول[30]۔

---

[30] قال الحافظ في الفتح:

حافظ ابن حجرؒ نے کتاب "فتح الباری"، باب: فرض نماز کے بعد کی دعاء" میں کہا: اس باب کے عنوان میں ان لوگوں پر رد ہے جو یہ دعوی کرتے ہیں کہ نماز کے بعد دعاء کرنا مشروع نہیں اور اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں جس کو امام مسلم نے عبد اللہ بن حارث عن عائشہ روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ سلام پھیرنے کے بعد یہ دعاء "اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ "پڑھنے کے بقدر ہی بیٹھتے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا سَلَّمَ، لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ، مَا يَقُولُ: اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ "، وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ: يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ

صحيح مسلم، كِتَاب الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاة، باب اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَبَيَانِ صِفَتِهِ: ترقيم فوادعبدالباقي: 592

عبد اللہ بن حارث، ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں، کہا: رسول اللہ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد صرف یہ ذکر پڑھنے تک ہی (قبلہ رخ) بیٹھتے: اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ "، اے اللہ! تو ہی سلام ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، تو صاحب رفعت وبرکت ہے، اے جلال والے اور عزت بخشنے والے!" ابن نمیر کی روایت میں: يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ (یا کے اضافے کے ساتھ) ہے۔

صحیح مسلم، مسجدوں اور نماز کی جگہ کے احکام، باب: نماز کے بعد والے اذکار پڑھنے کا استحباب اور ذکر کا طریقہ کیا ہو: 592

'A'isha reported: When the Messenger of Allah (ﷺ) pronounced salutation, his salutation longer than it took him to say: O Allah: Thou art Peace, and peace comes from

---

Thee, blessed art Thou, Possessor of Glory and Honour; and in the narration of Ibn Numair the words are:" O Possessor of Glory and Honour."

Sahih Muslim , The Book of Mosques and Places of Prayer, Chapter: It is recommended to recite statements of remembrance after the prayer, and how that is to be done, Hadith 592

اس کا جواب یہ ہے کہ مذکور نفی سے مراد یہ ہے کہ نبی ﷺ سلام پھیرنے کے بعد مسلسل ایک ہی ہیئت پر مذکور دعاء کے بقدر ہی بیٹھتے تھے کیونکہ یہ ثابت ہے کہ نبی ﷺ جب نماز مکمل فرما لیتے تو صحابہ کرام کی جانب رخ کر لیتے، اس لئے نماز کے بعد پڑھی جانے والی اس دعاء کو اس بات پر محمول کیا جائے گا کہ نبی ﷺ یہ دعاء، اپنے صحابہ کرام کی جانب رخ کرنے کے بعد پڑھا کرتے تھے۔

ابن قیمؒ نے "الهدی النبوی" میں کہا: فرض نماز کے بعد قبلہ رو ہو کر دعاء کرنا، نبی ﷺ کی تعلیمات میں سے بالکل بھی نہیں ہے چاہے امام ہو یا منفرد یا مقتدی، کیونکہ یہ امر کسی بھی صحیح یا حسن درجہ کی سند سے مروی نہیں اور بعض لوگوں نے دعاء کو نماز فجر اور عصر کے ساتھ خاص کر رکھا ہے جبکہ نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے بعد آپ کے صحابہ کرام نے ایسا کیا اور نہ ہی اپنی امت کو اس بات کی رہنمائی کی بلکہ بعضوں نے نبی ﷺ اور صحابہ کرام کے بعد سنت کی جگہ اس کو مستحسن سمجھ لیا ہے،

نیز ابن قیمؒ نے کہا: نبی ﷺ نے نماز سے متعلق عمومی دعاؤں کو نمازوں میں پڑھا اور اسی میں انہیں پڑھنے کا حکم دیا، اور یہ چیز نمازی کی حالت کے ساتھ مناسبت رکھتی ہے کیونکہ وہ اپنے رب کے حضور مناجات میں رہتا ہے اور جب نماز سے سلام پھیر لیتا ہے تو مناجات کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اور رب کا دربار اور اس سے قربت ختم ہو گئی تو یہ کیا ماجرا ہے کہ مناجات اور اس سے تقرب کے وقت تو دست سوال سے گریز کیا جاتا ہے اور جب اس موقف سے فارغ ہو جاتا ہے تو سوال کرنے لگتا ہے!

نیز کہا: فرض نماز کے بعد پڑھے جانے والے وارد اذکار پڑھنے والے کے لئے مستحب ہے کہ وہ ان اذکار و ادعیہ سے فارغ ہونے کے بعد نبی ﷺ پر درود پڑھے اور پھر مرضی مطابق دعائیں مانگے اور اس دوسری عبادت یعنی فرض نماز کے بعد پڑھے جانے والے اذکار کی تکمیل کے بعد ہی یہ دعاء ہو گی اور خیال رہے کہ یہ فرض نماز کے بعد کی جانے والی دعاء کے طور پر نہ ہو،

میرا یہ موقف ہے کہ نماز کے بعد دعاء کرنے کی جس مطلق نفی کا دعوی کیا گیا ہے تو وہ نا قابل قبول ہے، کیونکہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے:

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ، وَقَالَ:" يَا مُعَاذُ، وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ، وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ، فَقَالَ: أُوصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ: اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ"، وَأَوْصَى بِذَلِكَ مُعَاذٌ الصُّنَابِحِيَّ، وَأَوْصَى بِهِ الصُّنَابِحِيُّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ.()

سنن ابی داود، كتاب تفريع أبواب الوتر، باب فِي الِاسْتِغْفَارِ: 1522، والنسائى (53/3)، وأحمد (244/5) (22172) صحَّح إسنادَه النَّوويُّ فى ((المجموع)) (486/3)، وابن الملقِّن فى ((الإعلام)) (14/4)، وصحَّحه ابن كثير فى ((البداية والنهاية)) (97/7)، وابن حجر فى ((الفتوحات الربانية)) (55/3)، والألبانى فى ((صحيح سنن أبى داود)) (1522)، والوادعى فى ((الصحيح المسند)) (1117).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: "اے معاذ! قسم اللہ کی، میں تم سے محبت کرتا ہوں، قسم اللہ کی میں تم سے محبت کرتا ہوں"، پھر فرمایا: "اے معاذ! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں: ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا کبھی نہ چھوڑنا: " اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ "، "اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اپنی بہترین عبادت کے سلسلہ میں میری مدد فرما"۔ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے صنابحی کو اور صنابحی نے ابوعبدالرحمٰن کو اس کی وصیت کی۔

سنن ابي داود، کتاب: وتر کے فروعی احکام و مسائل، باب: توبہ و استغفار کا بیان۔1522، سنن النسائی/السہو60(1304)، وعمل اليوم والليلة 46 (109)، (تحفة الأشراف:11333)، مسند احمد (5/244، 245، 247) (22172)، نووی نے "المجموع" (3/486) میں ، اور ابن الملقِّن نے "الإعلام" (4/14) میں اس حدیث کی اسناد کو صحیح کہا ، وادعي نے "الصحیح المسند" (1117) میں ، ابن کثیر نے "البداية والنهاية" (7/97) میں ، ابن حجر نے "الفتوحات الربانية" (3/55) میں اور آلباني نے "صحیح سنن آبي داود" (1522) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

Muadh bin Jabal reported that the Messenger of Allah ﷺ caught his hand and said: By Allah, I love you, Muadh. I give some instruction to you. Never leave to recite this supplication after every (prescribed) prayer: "O Allah, help me in remembering You, in giving You thanks, and worshipping You well. " Muadh willed this supplication to the narrator al-Sunabihi and al-Sunabihi to Abu Abdur-Rahman.

Sunan Abu Dawud , Prayer (Kitab Al-Salat): Detailed Injunctions about Witr, Chapter: About Seeking Forgiveness:1522

اور سیدنا ابو بکرہ کی حدیث:

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: " كَانَ أَبِي رضی اللہ عنہ يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، فَكُنْتُ أَقُولُهُنَّ، فَقَالَ أَبِي: أَيْ بُنَيَّ، عَمَّنْ أَخَذْتَ هَذَا، قُلْتُ: عَنْكَ، قَالَ: " إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُهُنَّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ ".

سنن نسائی، کتاب السھو، بَابُ: التَّعَوُّذِ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ: **1348**، تفرد به النسائی، قال الشیخ الألبانی: صحیح الإسناد

مسلم بن ابو بکرہ کہتے ہیں کہ میرے والد (ابو بکرہ رضی اللہ عنہ) نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے: " اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ "، "اے اللہ میں کفر سے، محتاجی سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں" تو میں بھی انہیں کہا کرتا تھا، تو میرے والد نے کہا: میرے بیٹے! تم نے یہ کس سے یاد کیا ہے؟ میں نے کہا: آپ سے، تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ انہیں نماز کے بعد کہا کرتے تھے۔

سنن نسائی / کتاب: نماز میں سہو کے احکام و مسائل / باب: نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا بیان۔ حدیث نمبر: 1348، اس حدیث کو کتب ستہ کے محدثین میں سے صرف نسائی نے روایت کیا ہے، (تحفة الأشراف: 11706)، مسند احمد 5/36، 39، 44، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی اسناد کو صحیح قرار دیا۔

It was narrated that Muslim bin Abi Bakrah said :My father used to say following every prayer: 'Allahumma inni a-udhu bika min al-kufri wal-faqri wa 'adhab al-qabr. (O Allah, I seek refuge with You from Kufr, poverty, and the torment of the grave)' and I used to say them (these words). My father said: 'O my son, from whom did you learn this?' I said: 'From you. He said: "The Messenger of Allah(ﷺ)used to say them following the prayer"'.

Sunan an-Nasa'i , The Book of Forgetfulness (In Prayer), Chapter: Seeking refuge with Allah (SWT) following every prayer, Hadith 1347

اور سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ کی حدیث:

عن عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الأَوْدِيِّ، قَالَ: كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هَؤُلاَءِ الكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ المُعَلِّمُ الغِلْمَانَ الكِتَابَةَ، وَيَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُنَّ دُبُرَ الصَّلاَةِ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ العُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ "، فَحَدَّثْتُ بِهِ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ

صحيح البخاری، كِتَابُ الجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ مَا يُتَعَوَّذُ مِنَ الجُبْنِ: 2822

عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو یہ کلمات دعائیہ اس طرح سکھاتے تھے جیسے معلم بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے تھے: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ العُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ "، "اے اللہ! بزدلی سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں‘ اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ عمر کے سب سے ذلیل حصے (بڑھاپے) میں پہنچا دیا جاؤں اور تیری پناہ مانگتا ہوں میں دنیا کے فتنوں سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔"، پھر میں نے یہ حدیث جب مصعب بن سعد سے بیان کی تو انہوں نے بھی اس کی تصدیق کی۔

صحیح بخاری / کتاب: جہاد کا بیان / باب: بزدلی سے اللہ کی پناہ مانگنا۔ حدیث نمبر: 2822

Narrated `Amr bin Maimun Al-Audi: Sa`d used to teach his sons the following words as a teacher teaches his students the skill of writing and used to say that Allah's Apostle used to seek Refuge with Allah from them (i.e. the evils) at the end of every prayer. The words are: 'O Allah! I seek refuge with You from cowardice, and seek refuge with You from being brought back to a bad stage of old life and seek refuge with You from the afflictions of the world, and seek refuge with You from the punishments in the grave'.

Sahih al-Bukhari, The Book of Jihad (Fighting For Allah'S Cause), Chapter. Seeking refuge with Allah from cowardice, Hadith No:2822

اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی حدیث: شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا۔

حدیث صہیب "اللھم اصلح لی دینی"، قبل ازیں صفحہ نمبر 48 پر اس حدیث پر تفصیلی بحث موجود ہے

اگر یہ کہا جائے کہ ہر نماز کے بعد سے مراد: نماز کے اختتام کے قریب یعنی تشھد میں ہو گا، ہم کہیں گے: ہر فرض نماز کے بعد ذکر کرنے کا حکم وارد ہوا ہے اور اس سے مراد بالاجماع سلام کے بعد ہی ہو گا، یہی حکم برقرار رہے گا تا آنکہ اس کے مخالف امر ثابت ہو جائے، ترمذی نے ابو امامہ سے حدیث روایت کی ہے:

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: " جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ ". قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، وَابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: " جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ الدُّعَاءُ فِيهِ أَفْضَلُ أَوْ أَرْجَى أَوْ نَحْوَ هَذَا ".

سنن ترمذی، كتاب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: 3499

سیدنا ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کون سی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ آپ نے فرمایا: "آدھی رات کے آخر کی دعا (یعنی تہائی رات میں مانگی ہوئی دعا) اور فرض نمازوں کے اخیر میں"۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن ہے، ۲- ابوذر اور ابن عمرؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "رات کے آخری حصہ میں دعا سب سے بہتر ہے، یا اس کے قبول ہونے کی امیدیں زیادہ ہیں یا اسی جیسی کوئی اور بات آپ نے فرمائی"۔

سنن ترمذی / کتاب: مسنون ادعیہ واذکار، حدیث نمبر: 3499

Abu Umamah narrated: "It was said: 'O Messenger of Allah, which supplication is most likely to be listened to?' He said: '(During) the last part of the night, and at the end of the obligatory prayers." Abu 'Eisa said: This Hadith is Hasan Sahih, and it has been transmitted from Abu Dharr and Ibn Umar that the Prophet (blessings and peace of Allah be upon him) said: '(During) the last part of the night, the supplication is the best or more hopeful to be accepted or words to that effect. . Jami` at-Tirmidhi , Chapters on Supplication, Hadith 3499

وأخرج الطبري من رواية جعفر بن محمد الصادق قال: الدعاء بعد المكتوبة أفضل من الدعاء بعد النافلة كفضل المكتوبة على النافلة،

طبری نے جعفر بن محمد الصادق سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: فرض نماز کے بعد دعاء نفل نماز کے بعد کی جانے والی دعاء سے افضل ہے جیسے فرض نماز، نفل سے افضل ہے۔

مسئلہ

دوسرا مسئلہ: [31] فرض نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اجتماعی دعاء اور ہاتھ اٹھا کر دعاء کرنے کا ثبوت سنت سے ثابت نہیں البتہ شیخ

ہم نے بہت سے حنابلہ سے ملاقات کی تو دیکھا کہ انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ ابن قیمؒ نماز کے بعد مطلقا دعاء کرنے سے منع کرتے ہیں جبکہ ایسا نہیں ہے، کیونکہ ان کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ انہوں نے نمازی کے مسلسل قبلہ رو رہتے ہوئے اور سلام کے فوری بعد دعاء کرنے کی نفی کی البتہ اگر وہ نمازی کسی اور طرف رخ کر لے یا سلام پھیرنے کے بعد پہلے مشروع اذکار پڑھ لے تو ایسی صورت میں دعاء کرنا ممنوع نہیں ہے۔

[31] شیخ البانی کا فتوی

خلاصہ یہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ امر ثابت نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے نماز کے بعد دعاء میں ہاتھ اٹھائے ہیں، اور دعاء میں عمومی انداز میں ہاتھ اٹھانے سے متعلق معاملہ آپ سب کے ہاں مشروع و مشہور ہے، اس لئے اس میں غور وخوض کی ضرورت نہیں۔

https://alathar.net/home/esound/index.php?op=codevi&coid=158348

شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی

نماز کے بعد دعاء کرنا مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہے کیونکہ نمازی، نماز کے آخر اور اذکارِ نماز کے بعد اپنے رب سے دعا کرتا ہے، اور نبی ﷺ کی احادیث میں یہ تمام امور وارد ہیں، اس لئے اگر نماز کے آخر میں سلام پھیرنے سے پہلے دعاء کرے تو یہ افضل ہے اور اگر سلام پھیرنے اور اذکار کے بعد دعاء کرے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

اور نماز باجماعت کے بعد اجتماعی دعاء یا امام کے ساتھ کی جانے والی دعاء ناجائز ہی نہیں بلکہ بدعت ہے یا فرائض کے بعد ہاتھ اٹھاتے ہوئے ہو تو یہ بھی بدعت ہے کیونکہ نبی ﷺ سے یہ عمل ثابت نہیں کہ آپ ﷺ پنجگانہ فرض نمازوں کے بعد اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے اور ہمارے علم کے مطابق، صحابہ کرام سے بھی ثابت نہیں؛ اس لئے لوگوں کے لئے یہ ناجائز ہے کہ وہ ایسی چیز بیان کرتے پھریں جو نہ نبی ﷺ نے کیا ہو اور نہ ہی آپ ﷺ کے صحابہ کرام نے، لیکن دعاء کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ سلام پھیرنے سے پہلے یا اس کے بعد بندہ کا اپنے رب سے دعاء کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

البانی نے یہ کہا کہ عام حالات میں ہاتھ اٹھا کر دعاء کرنا سنت سے ثابت ہے[32] (شیخ البانی و شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہما)

لیکن جماعت کی شکل میں یا امام کی جانب سے یا تمام نمازیوں کا دعاء کے لئے ہاتھ اٹھانا بدعت ہے، اسی طرح اگر وہ سب اجتماعی دعاء یا اجتماعی ذکر کریں تو بھی بدعت ہے، ہر شخص اپنے من میں یا اپنے لئے دعاء کرتا ہے اور اس کو اس امر کی ضرورت ہی نہیں کہ اس کے ساتھ کوئی اور بھی آواز بلند کرے، ہم سب کے حق میں توفیق ہدایت کی دعاء کرتے ہیں۔

[32] (محدث فتویٰ میں اس سوال کا جواب ہے جو شیخ عبد الرحمن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کی رائے سے مختلف ہے) فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اور کیا اس سلسلہ میں فرض نماز کے درمیان اور نفل نماز کے درمیان کوئی فرق ہے؟

دعا کے وقت ہاتھوں کا اٹھانا سنت اور قبولیت کا سبب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

1 "تمھارا رب باحیا اور کرم نواز ہے جب اس کا بندہ اس کے سامنے اپنے ہاتھوں کو اٹھاتا ہے تو اسے خالی واپس کرتے ہوئے اسے شرم محسوس ہوتی ہے۔"

1۔ عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا".()

سنن ابی داود، كتاب تفريع أبواب الوتر، باب الدُّعَاءِ: 1488، سنن الترمذی/الدعوات 105 (3556)، سنن ابن ماجه/الدعاء 13 (3865)، (تحفة الأشراف:4494)، وقد أخرجه: مسند احمد (5/438)

سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہارا رب بہت باحیاء اور کریم (کرم والا) ہے، جب اس کا بندہ اس کے سامنے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو انہیں خالی لوٹاتے ہوئے اسے اپنے بندے سے شرم آتی ہے"۔

سنن ابی داود / کتاب: وتر کے فروعی احکام و مسائل / باب: دعا کا بیان۔ حدیث نمبر: 1488، سنن الترمذی / الدعوات 105 (3556)، سنن ابن ماجہ / الدعاء 13 (3865)، (تحفۃ الأشراف:4494)، مسند احمد (5/438)

Narrated Salman al-Farsi: The Prophet ﷺ said: Your Lord is munificent and generous, and is ashamed to turn away empty the hands of His servant when he raises them to Him.

Sunan Abi Dawud, Prayer (Kitab Al-Salat): Detailed Injunctions about Witr, Chapter: Regarding Supplication (Ad-Du'a), 1488

2" ایک شخص دور دراز کا سفر کرتا ہے بال پراگندہ اور جسم غبار آلود ہوتا ہے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر اے رب اے رب کہہ کر دعا کرتا ہے۔ مگر اس کی دعا کہاں سے قبول ہو جب اس کا کھانا حرام اس کا پینا حرام اس کا لباس حرام اور حرام سے اس کی پرورش ہوئی ہے۔" (صحیح مسلم)

2۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ: يَأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ سورة المؤمنون آية 51، وَقَالَ: يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ سورة البقرة آية 172، ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ، وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ".

صحیح مسلم، كِتَاب الزَّكَاةِ، باب قَبُولِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ وَتَرْبِيَتِهَا: ترقيم فوادعبدالباقی: 1015

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک (مال) کے سوا (کوئی مال) قبول نہیں کرتا اللہ نے مومنوں کو بھی اسی بات کا حکم دیا جس کا رسولوں کو حکم دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے پیغمبران کرام! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو جو عمل تم کرتے ہو میں اسے اچھی طرح جاننے والا ہوں اور فرمایا اے مومنو! جو پاک رزق ہم نے تمھیں عنایت فرمایا ہے اس میں سے کھاؤ۔ پھر آپ نے ایک آدمی کا ذکر کیا: "جو طویل سفر کرتا ہے بال پراگندا اور جسم غبار آلود ہے۔ (دعا کے لیے آسمان کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتا ہے اے میرے رب اے میرے رب! جبکہ اس کا کھانا حرام کا ہے اس کا پینا خرام کا ہے اس کا لباس حرام کا ہے اور اس کو غذا حرام کی ملی ہے تو اس کی دعا کہاں سے قبول ہو گی۔

صحیح مسلم، زکاۃ کے احکام و مسائل، باب: پاک کمائی سے صدقہ کا قبول ہونا اور اس کا پرورش پانا۔

Abu Huraira reported Allah's Messenger(ﷺ)as saying :O people, Allah is Good and He therefore, accepts only that which is good. And Allah commanded the believers as He commanded the Messengers by saying: "O Messengers, eat of the good things, and do good deeds; verily I am aware of what you do" (xxiii. 51). And He said: "O those who

believe, eat of the good things that We gave you" (ii. 172). He then made a mention of a person who travels widely, his hair disheveled and covered with dust. He lifts his hand towards the sky (and thus makes the supplication): "O Lord, O Lord," whereas his diet is unlawful, his drink is unlawful, and his clothes are unlawful and his nourishment is unlawful. How can then his supplication be accepted?.

Sahih Muslim, The Book of Zakat, Chapter: Acceptance of charity that comes from good (Tayyib) earnings, and the growth thereof, Hadith 1015

لیکن جن مقامات پر آپ ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھوں کو نہیں اٹھایا وہاں اٹھانا درست نہیں ہے جیسے پنج وقتہ فرض نمازوں کے بعد دونوں سجدوں کے درمیان سلام پھیرنے سے پہلے اور جمعہ و عیدین کا خطبہ دیتے وقت ان جگہوں پر آپ سے ہاتھ کا اٹھانا ثابت نہیں اور ہمیں کسی کام کے کرنے اور نہ کرنے میں آپ ہی کی اقتدا کرنی ہو گی۔ البتہ جمعہ و عیدین کے خطبہ میں اگر استسقاء کے لیے دعا کرنا ہو تو ہاتھوں کا اٹھانا مشروع ہے کیونکہ نبی ﷺ سے ثابت ہے۔

رہی بات نفل نمازوں کی، تو میرے علم میں ان کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس سلسلہ میں وارد دلیلیں عام ہیں مگر افضل یہ ہے کہ اس پر مداومت نہ کی جائے کیونکہ آپ ﷺ سے یہ چیز ثابت نہیں اگر آپ نے ایسا کیا ہوتا تو صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے ذریعہ یہ بات ضرورت منقول ہوتی کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے آپ کے سفر و حضر کے تمام اقوال وافعال اور احوال واوصاف کی نقل وروایت میں کوئی کوتاہی نہیں کی ہے۔

رہی یہ حدیث جو لوگوں کے درمیان مشہور ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"نماز خشوع وتضرع اور ہاتھ اٹھا کر اے رب، اے رب کہہ کر دعا مانگنے کا نام ہے۔"

تو یہ حدیث ضعیف ہے جیسا کہ حافظ ابن رجب وغیرہ نے اس کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

صفحہ:104

محدث فتویٰ

مسئلہ

تیسرا مسئلہ: تحفۃ الاحوذی میں شیخ عبد الرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ، فرض نماز کے بعد کے اذکار کے بعد دعاء کرنا بھی جائز ہے اور آدابِ دعاء کے طور پر عمومی دلائل کی بنیاد پر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بھی جائز ہے کیونکہ منع کی دلیل نہیں [33] تاہم بعض علماء نے یہ اضافہ کیا ہے کہ لازمی یا خصوصی سنت نہ سمجھے اور پابندی کا اہتمام نہ کرے اور یہ بھی قابلِ ذکر بات ہے کہ شیخ بن باز اور اسی طرح محدث ویب سائٹ کے فتاوی میں نماز کے بعد کے دعا میں ہاتھ اٹھانے کو منع فرمایا کیونکہ جہاں دعاء کا ذکر ملے اور ہاتھ اٹھانے کے ذکر نہ ملے تو ایسی صورت میں ہمیں بھی ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیئے ، بہر حال میں نے طرفین کی اختلاف رائے اور اسباب اختلاف بھی پیش کر دیئے ہیں تاکہ تحقیق کرنے کے بعد جس پر اطمئنان ہو اسکو ترجیح دینے اور عمل کرنے میں آسانی ہو اور ایک دوسرے پر سختی سے نکیر میں پرہیز کریں۔

مسئلہ

چوتھا مسئلہ: دبر الصلوۃ[34] سے مراد کیا ہے ؟

---

[33] علماء نے دعاء کے دوران دونوں ہاتھ اٹھانے کی احادیث کے عمومی معنی سے بھی دلیل لیتے ہوئے کہا کہ فرض نماز کے بعد دعاء کرنا مستحب اور مرغوب امر ہے اور نبی ﷺ سے فرض نماز کے بعد دعاء کرنا ثابت ہے اور دعاء کے آداب میں ہاتھوں کا اٹھانا شامل ہے اور رسول اللہ ﷺ سے بہت سی دعاؤں میں ہاتھوں کا اٹھانا بھی ثابت ہے اور فرض نماز کے بعد دعاء میں ہاتھ اٹھانے کی ممانعت ثابت نہیں بلکہ اس کے ثبوت میں بہت سی احادیث وارد ہیں ، علماء نے کہا کہ : ان چار امور کے ثبوت کے بعد اور ممانعت ثابت نہ ہونے کی صورت میں فرض نماز کے بعد دعاء کے دوران ہاتھوں کا اٹھانا بدعت نہیں بلکہ جائز امر ہے اور ایسا کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں۔ تحفۃ الاحوذی، نماز کے ابواب، باب: نماز سے سلام پھیرنے کے بعد پڑھی جانے والی دعائیں

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مجموع فتاوی ابن عثیمین (13/268) "اہل علم اس بارے میں ایک اصول ذکر کرتے ہیں کہ:

اگر احادیث میں "دبر الصلاۃ" کی قید کے ساتھ آنے والے تسبیح، تحمید، تکبیر، اور آیت الکرسی یا معوذات جیسے ذکر و اذکار ہوں تو اس وقت "دبر الصلاۃ" سے مراد نماز کے بعد ہو گا۔ اور اگر "دبر الصلاۃ" کی قید کے ساتھ آنے والی نصوص دعا پر مشتمل ہو تو پھر "دبر الصلاۃ" سے مراد نماز کا آخری حصہ یعنی سلام سے پہلے کا وقت ہو گا۔ لیکن اگر کسی نص میں دعا سے متعلق واضح ہو جائے کہ وہ دعا سلام کے بعد ہی کرنی ہے، جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (سلام کے بعد تین بار "استغفر اللہ" کہو) تو یہ دعا ہونے کے باوجود بھی سلام کے بعد ہی پڑھی جائے گی، کیونکہ اس کے بارے میں احادیث میں صراحت موجود ہے۔

مسئلہ

پانچواں مسئلہ: نماز کے بعد جو اوراد ہیں وہ تین قسم کے ہیں (1) بعض کا تعلق اذکار (دعاء عبادت) سے ہے جیسے

1۔ اللهُ اکبر، 2۔ اللهمَّ أنتَ السَّلامُ، ومنكَ السَّلامُ، تبارَكْتَ يا ذا الجلالِ والإكرامِ، 3۔ لا إلهَ إلَّا اللهُ وحدَه لا شريكَ له، له المُلكُ وله الحمدُ، وهو على كلِّ شيءٍ قديرٌ، اللهمَّ لا مانعَ لِما أعطَيْتَ، ولا مُعطِيَ لِما منَعْتَ، ولا ينفَعُ ذا الجَدِّ منك الجَدُّ، 4۔ لا إلهَ إلَّا اللهُ وحدَه لا شريكَ له، له المُلكُ لا حولَ ولا قوَّةَ إلَّا باللهِ، لا إلهَ إلَّا اللهُ، ولا نعبُدُ إلَّا إيَّاهُ، له النِّعمةُ وله الفضلُ، وله الثَّناءُ الحَسَنُ، لا إلهَ إلَّا اللهُ مُخلِصينَ له الدِّينَ ولو كرِهَ الكافرونَ. 5۔ تسبيحٌ تحميدٌ تكبيرٌ،

(2) بعض کا تعلق دعاء (دعاء مسئلہ) سے ہے جیسے

1۔ أستغفرُ اللهَ ثلاثًا 2۔ ربِّ قِنِي عذابَك يومَ تبعَثُ عِبادَكَ 3۔ اللهمَّ أعِنِّي على ذِكرِكَ وشُكرِكَ وحُسنِ عبادتِكَ 4۔ اللهمَّ اغفِرْ لي ما قدَّمْتُ وما أخَّرْتُ................ 5۔ اللهمَّ إنِّي أعوذُ بكَ مِن الجُبْنِ..................

اور (3) بعض کا تعلق قرآنی آیات سے ہے جیسے آیۃ الکرسی اور معوذات۔

مسئلہ

چھٹواں مسئلہ: انگلیوں[35] پر تسبیح، تحمید و تکبیر بہتر و مسنون ہے ڈیجیٹل آلات سے[36]

---

[35] تسبیح، تحمید اور تکبیر اپنی انگلیوں پر شمار کرنا مسنون ہے، حنابلہ نے اس امر کی صراحت کی ہے اور یہی نووی، ابن تیمیہ، ابن قیم، شوکانی، ابن باز اور ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہم کا موقف ہے۔

سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل:

1- عن يسيرةَ بنتِ ياسرٍ رضيَ اللهُ عنها - وكانت مِن المُهاجراتِ - قالت: قال لنا رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم "يا نساءَ المؤمناتِ، عليكُنَّ بالتَّهليلِ والتَّسبيحِ والتَّقديسِ، ولا تغفُلْنَ فتنسَيْنَ الرَّحمةَ، واعقِدْنَ بالأناملِ، فإنَّهنَّ مسؤولاتٌ مُستَنْطَقاتٌ"

رواه أبو داود (1501)، والترمذي (3583)، وأحمد (27089)، واللفظ له، وابن حبان (842) قال الترمذيُّ: غريبٌ جود إسناده النووي في ((الأذكار)) (24)، والعراقي في ((تخريج الإحياء)) (398/1)، وحسَّنه ابن حجر في ((الفتوحات الربانية)) (248/1)، والألبانيُّ في ((صحيح أبي داود)) (1501)

سیدہ یسیرہ بنت یاسر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں (یہ مہاجر صحابیہ تھیں) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیتے ہوئے فرمایا: اے مومن عورتو! تہلیل، تسبیح اور تقدیس کا اہتمام کیا کرو اور غفلت کا شکار نہ ہونا ورنہ رحمت الٰہی سے محروم ہو جاؤ گی اور انگلیوں کے پوروں سے گنا کرو اس لیے کہ انگلیوں سے (قیامت کے روز) سوال کیا جائے گا اور وہ بولیں گی۔

سنن ابی داود / کتاب: وتر کے فروعی احکام و مسائل / باب: کنکریوں سے تسبیح گننے کا بیان۔ حدیث نمبر: 1501، حدیث متعلقہ ابواب: انگلیوں پر تسبیح پڑھنا۔ سنن الترمذی / الدعوات 121 (3583) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے، (تحفة الأشراف: 18301)، مسند احمد (6/370، 371)، (27089)، حدیث کے الفاظ مسند احمد کے ہیں، ابن حبان (842)، نووی نے "الأذكار" (24) میں اور عراقی نے "تخريج الإحياء" (1/398) میں اس حدیث کی اسناد کو عمدہ کہا اور ابن حجرؒ نے "الفتوحات الربانية" (1/248) میں اور ألباني نے "صحيح أبي داود" (1501) میں اس حدیث کو حسن قرار دیا۔

Narrated Yusayrah, mother of Yasir: The Prophet ﷺ said to us: Hold fast to At-Tahlil, At-Tasbih, and At-Taqdis And do not become heedless, so that you forget about the Mercy (of Allah) and should count them on fingers, for they (the fingers) will be questioned and asked to speak.

Sunan Abi Dawud, Prayer (Kitab Al-Salat): Detailed Injunctions about Witr

Chapter: At-Tasbih (Glorifying Allah) Using Pebbles, Hadith No:1501, The Hadith Wording is for Musnad Ahmad.

2۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ"، قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ: " بِيَمِينِهِ"۔

رواه أبو داود، كتاب تفريع أبواب الوتر، باب التَّسْبِيحِ بِالْحَصَى: 1501، سنن الترمذى/الدعوات 25 (3411)، 72 (3486)، (3583)، سنن النسائى/السهو 97 (1356)، تحفة الأشراف: 8637 وأحمد (27134) واللفظ له. قال الترمذیؒ: غريبٌ، وجوَّد إسنادَه النَّووى فى ((الأذكار)) (24)، وحسَّنه ابن حجر فى ((الفتوحات الربانية)) (248/1)، وقال الألبانیؒ فى ((صحيح سنن الترمذى)) (3583): حسن صحيح.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسبیح گنتے دیکھا (ابن قدامہ کی روایت میں ہے): "اپنے دائیں ہاتھ پر"۔

سنن ابی داود / کتاب: وتر کے فروعی احکام و مسائل / باب: کنکریوں سے تسبیح گننے کا بیان۔ حدیث نمبر: 1502، حدیث متعلقہ ابواب: انگلیوں پر تسبیح پڑھنا۔، سنن الترمذی / الدعوات 25 (3411)، 72 (3486)، (3583)، سنن النسائی / السہو 97 (1356)، تحفۃ الأشراف: 8637، أحمد (27134) ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا اور نووی نے "الأذکار" (24) میں اس حدیث کی اسناد کو عمدہ کہا اور ابن حجرؒ نے "الفتوحات الربانیة" (1 / 248) میں حسن کہا اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے "صحیح سنن الترمذي" (3583) میں اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا۔

Narrated Abdullah ibn Amr ibn al-As: I saw the Messenger of Allah ﷺ counting the glorification of Allah on fingers. Ibn Qudamah said (in the version of ibn Qudama): "With his right hands".

Sunan Abi Dawud, Prayer (Kitab Al-Salat): Detailed Injunctions about Witr, Chapter: At-Tasbih (Glorifying Allah) Using Pebbles.

3۔ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی عمومی حدیث:

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُورِهِ وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ".

أخرجه البخاري كِتَاب الْوُضُوءِ، بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ: 168 واللفظ له، ومسلم (268).

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتا پہننے، کنگھی کرنے، وضو کرنے اور اپنے ہر کام میں داہنی طرف سے کام کی ابتداء کرنے کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

صحیح بخاری / کتاب: وضو کے بیان میں / باب: وضو اور غسل میں داہنی جانب سے ابتداء کرنا ضروری ہے۔ حدیث نمبر: 168، صحیح مسلم: 268، حدیث کے الفاظ صحیح بخاری کے ہیں۔

Narrated `Aisha: The Prophet used to like to start from the right side on wearing shoes, combing his hair and cleaning or washing himself and on doing anything else.

Sahih al-Bukhari , The Book of Wudu (Ablution), Chapter. While performing ablution or taking a bath one should start from the right side of the body, Hadith No:168, Sahih Muslim :268

[36] رابط المادة: http://iswy.co/e125k5

سوال

کیا نمازی ہر نماز کے بعد اپنے دائیں ہاتھ یا دونوں ہاتھوں سے تسبیح کرے؟

جواب

تسبیح، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت شدہ سنتوں میں سے ہے اور اس سلسلہ میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں:

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مُعَقِّبَاتٌ، لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ، أَوْ فَاعِلُهُنَّ، دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ، ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً، وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً، وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً". صحيح مسلم، كِتَاب الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاة، باب اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَبَيَانِ صِفَتِهِ: ترقيم فواد عبد الباقي: 596

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نماز کے پیچھے کچھ ایسی دعائیں پڑھنے کی ہیں کہ ان کا پڑھنے والا یا ان کا بجالانے والا ہر نماز فرض کے بعد کبھی (ثواب سے یا بلند درجوں سے) محروم نہیں ہوتا، (وہ یہ ہیں) تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمدللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہنا۔"

صحیح مسلم، مسجدوں اور نماز کی جگہ کے احکام، باب: نماز کے بعد والے اذکار پڑھنے کا استحباب اور ذکر کا طریقہ کیا ہو:596

Ka'b b. 'Ujra reported Allah's Messenger (ﷺ) as saying: There are certain ejaculations, the repeaters of which or the performers of which after every prescribed prayer will never be caused disappointment:" Glory be to Allah" thirty-three times." Praise be to Allah" thirty-three times, and" Allah is most Great" thirty-four times.

Sahih Muslim , The Book of Mosques and Places of Prayer, Chapter: It is recommended to recite statements of remembrance after the prayer, and how that is to be done, Hadith 596

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَتْلِكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ".صحيح مسلم، كِتَاب الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاة، باب اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَبَيَانِ صِفَتِهِ: ترقيم فوادعبدالباقی: 597

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو ہر نماز کے بعد سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار اور الحمدللہ تینتیس (33) بار اور اللہ اکبر تینتیس (33) بار کہے تو یہ ننانوے (99) کلمے ہوں گے اور پورا سینکڑا یوں کرے کہ ایک بار "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" پڑھے یعنی "کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ، اکیلا ہے وہ، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی ہے سلطنت اور اسی کیلئے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے" تو اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر (یعنی بے حد) ہوں۔"

صحیح مسلم، مسجدوں اور نماز کی جگہ کے احکام، باب: نماز کے بعد والے اذکار پڑھنے کا استحباب اور ذکر کا طریقہ کیا ہو:597

Abu Huraira reported Allah's Messenger(ﷺ)as saying :If anyone extols Allah after every prayer thirty-three times, and praises Allah thirty-three times, and declares His Greatness thirty-three times, ninety-nine times in all, and says to complete a hundred:" There is no god but Allah, having no partner with Him, to Him belongs sovereignty and to Him is praise due, and He is Potent over everything," his sins will be forgiven even If these are as abundant as the foam of the sea.

Sahih Muslim , The Book of Mosques and Places of Prayer, Chapter: It is recommended to recite statements of remembrance after the prayer, and how that is to be done, Hadith 597

ان کے علاوہ بہت سی احادیث ہیں۔

تسبیح میں سنت یہ ہے کہ وہ دونوں ہاتھ سے ہو جیسا کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ بِيَمِينِهِ".

سنن ابی داود، کتاب تفریع أبواب الوتر، باب التَّسْبِيحِ بِالْحَصَى: 1502، والترمذیؒ (3583)، وأحمد (27134) واللفظ له. قال الترمذیؒ: غریبٌ، وجوَّد إسنادَه النَّووی فی ((الأذکار)) (24)، وحسَّنه ابن حجر فی ((الفتوحات الربانیة)) (248/1)، وقال الألبانیؒ فی ((صحیح سنن الترمذی)) (3583): حسن صحیح.

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے دائیں ہاتھ پر تسبیح گنتے دیکھا۔

سنن ابي داود / کتاب: وتر کے فروعی احکام و مسائل / باب : کنکریوں سے تسبیح گننے کا بیان ۔حدیث نمبر: 1502، سنن الترمذی/الدعوات 25 (3411)، 72 (3486)، سنن النسائی/السهو 97 (1356)، (تحفة الأشراف:8637)، أحمد (27134) حدیث کے الفاظ مسند احمد کے ہیں، ترمذي نے اس حدیث کو غریب کہا، نووی نے "الأذکار" (24) میں اس حدیث کی اسناد کو عمدہ کہا، ابن حجر نے "الفتوحات الربانية" (1 / 248) میں حسن اور ألباني نے " صحیح أبي داود" (1501) میں اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا۔

Narrated Abdullah ibn Amr ibn al-As: I saw the Messenger of Allah ﷺ counting the glorification of Allah on fingers with his right hands.

Sanan Abu Dawood, Prayer (Kitab Al-Salat): Detailed Injunctions about Witr, Chapter: At-Tasbih (Glorifying Allah) Using Pebbles:1502,

عَنْ حُمَيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ، عَنْ جَدَّتِهَا يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ، قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ، وَاعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ، وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ ".

سنن ترمذی، كتاب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب فِي فَضْلِ التَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ: 3583، أبو داود (1501)، والترمذي (3583)، وأحمد (27089)، وابن حبان (842) قال الترمذيُّ: غريبٌ جود إسناده النووي في ((الأذكار)) (24)، والعراقي في ((تخريج الإحياء)) (398/1)، وحسَّنه ابن حجر في ((الفتوحات الربانية)) (248/1)، والألبانيُّ في ((صحيح أبي داود)) (1501)

حمیضہ بنت یاسر اپنی دادی سیدہ یسیرہ ؓ سے روایت کرتی ہیں، یسیرہ رضی اللہ عنہا، ہجرت کرنے والی خواتین میں سے تھیں، کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ”تمہارے لیے لازم اور ضروری ہے کہ تسبیح پڑھا کرو تہلیل اور تقدیس کیا کرو اور انگلیوں پر (تسبیحات وغیرہ کو) گنا کرو، کیونکہ ان سے (قیامت میں) پوچھا جائے گا اور انہیں گویائی عطا کر دی جائے گی، اور تم لوگ غفلت نہ برتنا کہ (اللہ کی) رحمت کو بھول بیٹھو“۔

سنن ترمذی / کتاب: مسنون ادعیہ واذکار / باب: تسبیح، تہلیل اور تقدیس کا بیان، حدیث نمبر: 3583، أبو داود (1501)، ترمذي (3583)، أحمد (27089)، ابن حبان (842) ترمذي نے اس حديث كو غريب كہا، نووی نے "الأذكار" (24) میں اور عراقي نے "تخريج الإحياء" (1/ 398) میں اس حديث کی اسناد کو عمدہ کہا، ابن حجر نے "الفتوحات الربانية" (1/ 248) میں اور ألباني نے "صحيح أبي داود" (1501) میں اس حديث كو حسن قرار دیا۔

Humaidah bint Yasir narrated from her grandmother Yusairah – and she was one of those who emigrated – she said: The Messenger of Allah(ﷺ)said to us: 'Hold fast to At-Tasbih, At-Tahlil, and At-Taqdis, and count them upon the fingertips, for indeed they shall be questioned, and they will be made to speak. And do not become heedless, so that you forget about the Mercy (of Allah)"'.

Jami` at-Tirmidhi , The Book on Supplication, Chapter: Concerning the Virtue of Tasbih, Tahlil, and Taqdis, Hadith 3583

اس حدیث میں دائیں اور بائیں دونوں ہاتھوں سے تسبیح گننے کی دلیل ہے اور ابو داود کی سابقہ روایت میں صرف دائیں ہاتھ سے تسبیح کرنے کی دلیل ہے۔

بعض علماء کا کہنا ہے کہ: دائیں ہاتھ سے تسبیح کرنے کی ابو داود والی حدیث میں روای کا ادراج ہے کیونکہ وہ ادراج اصل حدیث میں نہیں، یہ اور بات ہے کہ ابن علان نے اذکار پر کی گئی اپنی شرح میں اس ادراج کی بات کو مسترد کر دیا اور دونوں احادیث کے مابین تطبیق یہ کہتے ہوئے دی ہے کہ: یہ اور یسیرہ کی سابقہ حدیث میں انگلیوں پر تسبیح گننا دونوں ہاتھوں کے لئے ہے اور ایسی صورت میں یا تو اس کو دائیں ہاتھ پر محمول کیا جائے تاکہ ابن عمرو کی حدیث کے موافق ہو یا اصل سنت پانے کے لئے اپنے عمومی مفہوم پر باقی رہے اور ابن عمرو کی حدیث کو افضل عمل بیان کرنے پر محمول کیا جائے یا دونوں کی حدیث کو دونوں ہاتھوں کی دلیل پر محمول کیا جائے اور ابن عمرو کی حدیث کو ایک ہاتھ پر کفایت کرنے پر محمول کیا جائے۔ "الفتوحات الربانیۃ 1/ 255"

اس امر کا خلاصہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ سے تسبیح کرنے والے کو بھی اصل سنت مل گئی کیونکہ حدیث میں اس کا ثبوت ہے لیکن دائیں ہاتھ سے تسبیح گننا افضل ہے کیونکہ نبی ﷺ ہمیشہ دائیں جانب سے کام کرنے کو محبوب رکھا کرتے تھے۔

اور حدیث یسیرہ میں " اس لیے کہ انگلیوں سے (قیامت کے روز) سوال کیا جائے گا اور وہ بولیں گی" میں فرمان الہی کی جانب اشارہ ہے:

"يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ} [سورة النور/24].

مسئلہ

"جب کہ ان کے خلاف ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔"

On a Day when their tongues, their hands and their feet will bear witness against them as to what they used to do.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی اپنی قدرت سے اعضاء وجوارح کو قوت گویائی عطا کرے گا اور انسان کا ہر عضو اپنے صاحب اعضاء سے صادر ہوئے تمام افعال کی خبر دے گا جیسا کہ الوسی نے اپنی تفسیر "9/324" میں کہا ہے۔

مندرجہ بالا وضاحت کردہ بحث کی بناء پر مجھ کو جو بات معلوم ہوتی ہے کہ آلہ تسبیح کے بالمقابل دونوں ہاتھوں سے تسبیح کرنا بہتر اور افضل ہے۔

مبارکپوریؒ فرماتے ہیں: اس حدیث میں انگلیوں سے تسبیح گننے کی مشروعیت ثابت ہوتی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے یسیرہ کی حدیث میں اس کو علت قرار دیا جس علت کی جانب امام ترمذیؒ نے اشارہ کیا ہے کہ انگلیوں سے سوال کیا جائے گا اور وہ بولیں گی یعنی وہ اس بات کی گواہی دیں گی، اس لئے اس حیثیت سے آلہ تسبیح اور کنکریوں کی بہ نسبت انگلیوں سے تسبیح گننا زیادہ بہتر ہے۔ "تحفة الأحوذي 9/322."

اور نبی ﷺ سے آلہ تسبیح کے ذریعہ تسبیح پڑھنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے اور جو وارد ہے تو وہ اس قدر ضعیف ہے کہ اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

رابط المادة: http://iswy.co/e125k5

ساتواں مسئلہ: شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ [37]: نماز کے بعد کے سارے [38] اذکار کو پابندی کے ساتھ بلند آواز سے پڑھنا غیر مشروع [39]

---

[37] شیخ مشہور حسن کے فتوی کے مطابق

شیخ البانیؒ نے کہا: سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ امر ثابت ہے کہ بلند آواز کے ساتھ ذکر کرنا ناجائز ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں نمازیوں کے اندر الجھن اور اضطراب انگیزی پیدا ہوتی ہے۔

[38] شیخ البانیؒ کی کیسٹس کے تحریری ریکارڈ کی ویب سائٹ از پروگرام "سلسلۃ الھدی والنور" کیسٹ نمبر: 428 نماز کے بعد پڑھے جانے والے اذکار کیا ہیں اور وہ سری یا جہری پڑھے جائیں گے؟

سوال

الحلبی: شیخ محترم: سائل کا سوال فرض نماز کے بعد پڑھے جانے والے اذکار کے ضمن میں ہے کہ کیا وہ جہری پڑھے جائیں کیونکہ بعض مشہور مشائخ اس بات کے قائل ہیں کہ جہری ذکر چھوڑنا متروکہ سنتوں میں سے ہے اور ان کا کہنا ہے کہ صحیح بخاری میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنھما کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام جہری ذکر کیا کرتے تھے۔ اس سوال کے تئیں آپ کا کیا موقف ہے؟

جواب

بے شک مذکورہ حدیث صحیح بخاری میں ہے لیکن اس میں مسلسل جہری ذکر کی یا ایک صورت میں جہری تکبیر کی وضاحت نہیں ہے، پھر فرض نماز کے بعد مشروع ذکر کی ہر قسم اس میں شامل ہونے کی صراحت نہیں، اور پہلے معاملہ میں اس بات کی صراحت نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام فرض نماز کے بعد مسلسل جہری ذکر کیا کرتے تھے تو یہ دو امور کی وجہ سے ہے، اور پہلا امر یہ ہے کہ حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ مسلسل جہری ذکر نہیں اور یہی راوی حدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما کا قول ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

"مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ"۔

صحيح البخاری، أَبْوَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ، بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ: 842، صحيح مسلم: 583

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہمانے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نماز ختم ہو جانے کا پتہ اللہ اکبر ہی سے لگتا تھا۔ صحیح بخاری / کتاب: اذان کے مسائل کے بیان میں (« صفة الصلوة ») / باب: نماز کے بعد ذکر الٰہی کرنا۔ حدیث نمبر: 842، صحیح مسلم: 583، حدیث کے الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

Narrated Ibn `Abbas: I used to recognize the completion of the prayer of the Prophet by hearing Takbir.

Sahih Bukhari, The Book of Adhan (Sifa-tus-Salat), Chapter. The Dhikr remembering Allah by Glorifying, Praising and Magnifying Him) after As-Salat (the prayer), Sahih Muslim : 583

لفظِ حدیث " کنّا" میں یہ اشارہ ہے کہ جہری ذکر کا معاملہ اس کے بعد بھی جاری نہ رہتا تھا، اسی وجہ سے امام شافعیؒ اپنی عظیم الشان کتاب "الام" میں فرماتے ہیں کہ اس جہری تکبیر کا مقصد سکھانا تھا کہ نبی ﷺ نماز کے بعد والے بعض اذکار سکھایا کرتے تھے اور ہم رسول اللہ ﷺ کی سیرت سے واقف ہیں کہ آپ ﷺ بعض اذکار بلند آواز سے کیا کرتے تھے جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ قرآن کریم سب سے افضل ذکر ہے اور نبی ﷺ ان مقامات پر بھی بلند آواز سے قرآن مجید پڑھا کرتے تھے جہاں پست اور بلا آواز پڑھنا مسنون ہوتا ہے حتی کہ سری نماز میں بھی، اس لئے علماء کہتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی ﷺ اپنے اصحاب کو سکھانا چاہتے تھے کہ آپ سری نمازوں میں کیا پڑھتے ہیں۔ جیسے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے:

عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، قَالَ: "سَأَلْنَا خَبَّابًا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، قَالَ: نَعَمْ، قُلْنَا بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ، قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ".

صحيح البخاري، أَبْوَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ، بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ: 760

ابو معمر عبداللہ بن مخبرہ سے مروی ہے، کہا کہ ہم نے خباب بن ارت سے پوچھا: کیا نبی کریم ﷺ ظہر اور عصر میں قرآت کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے بتلایا کہ: ہاں، ہم نے پوچھا کہ: آپ لوگوں کو کس طرح معلوم ہوتا تھا؟ فرمایا کہ: آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کے ہلنے سے۔

صحیح بخاری / کتاب: اذان کے مسائل کے بیان میں (« صفة الصلوة ») / باب: نماز ظہر میں قرآت کا بیان۔ حدیث نمبر: 760

Narrated Abu Ma`mar: I asked Khabbab whether the Prophet used to recite the Qur'an in the Zuhr and the `Asr prayers. He replied in the affirmative. We said, "How did you come to know that?" He said, "From the movement of his beard." Sahih al-Bukhari, The Book of Adhan (Sufa-tus-Salat), Chapter. The recitation of the Quran in the Zuhr prayer, Hadith No:760

لیکن اس سے انہیں یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ آپ ﷺ کیا پڑھ رہے ہیں اور آپ ﷺ کبھی سری نماز میں (ایک آدھی آیت) بلند آواز سے پڑھ دیا کرتے تھے جیسا کہ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

عن أَبِي قَتَادَةَ "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ مَعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا، وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى".

(صحيح البخاري، أَبْوَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ، بَابُ إِذَا أَسْمَعَ الإِمَامُ الآيَةَ: 778، مسلم: 451

سیدنا ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر اور عصر کی دو پہلی رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور کوئی اور سورۃ پڑھتے تھے۔ کبھی کبھی آپ ﷺ کوئی آیت ہمیں سنا بھی دیا کرتے تھے۔ پہلی رکعت میں قرآت زیادہ طویل کرتے تھے۔

صحیح بخاری / کتاب: اذان کے مسائل کے بیان میں (« صفة الصلوة ») / باب: اگر امام سری نماز میں کوئی آیت پکار کر پڑھ دے کہ مقتدی سن لیں، تو کوئی قباحت نہیں۔ حدیث نمبر: 778

Narrated ` Abi Qatada that The Prophet used to recite Al-Fatiha along with another Sura in the first two rak`at of the Zuhr and `Asr prayers. A verse or so was audible at times and he used to prolong the first rak`a".

Sahih al-Bukhari, The Book of Adhan (Sufa-tus-Salat),Chapter. (In a quiet prayer) if the Imam recites a Verse or so audibly, Hadith No:778, Sahih Muslim:451

جب نبی ﷺ تعلیمی غرض سے سری قراءت کے بجائے جہری کیا کرتے تھے تو یہ بات بدرجہ اولی تھی کہ اسی تعلیمی غرض سے فرض نماز کے بعد کے کچھ اذکار جہری کریں جبکہ فرض نماز کے بعد کے اذکار کی اصل سری ذکر ہی ہے، اور بہت سی ایسی احادیث ہیں جو خاص طور پر حالت نماز میں نہ رہنے والوں کو جہری ذکر کرنے سے منع کرتی ہیں چاہے بلا حائل کھلی جگہ ہوں یا کسی ریگستانی بیاباں میں ہوں جیسا کہ صحیحین میں ہے:

عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ:" كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا، فَقَالَ: ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا قَرِيبًا، ثُمَّ أَتَى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَقَالَ لِي يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ: قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ، أَوْ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ بِهِ".

صحيح البخاري، كِتَاب التَّوْحِيدِ، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا}: 7386، مسلم: 2704

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور جب ہم بلندی پر چڑھتے تو (زور سے چلا کر) تکبیر کہتے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "لوگو! اپنے اوپر رحم کھاؤ! کیونکہ تم کسی ایسی ذات کو پکار نہیں رہے ہو جو بہری اور کہیں دور ہو بلکہ ایسی ذات کو پکار رہے ہو جو بہت سننے، بہت واقف کار اور قریب رہنے والی ہے۔" پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے۔ میں اس وقت دل میں "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ" کہہ رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: "عبداللہ بن قیس! "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ" کہا کرو کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔" یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "کیا میں تمہیں یہ نہ بتادوں"۔

صحیح بخاری / کتاب: اللہ کی توحید اس کی ذات اور صفات کے بیان میں / باب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ بہت سننے والا، بہت دیکھنے والا ہے"۔ حدیث نمبر: 7386، صحیح مسلم: 2704

Narrated Abu Musa: We were with the Prophet on a journey, and whenever we ascended a high place, we used to say, "Allahu Akbar." The Prophet said, "Don't trouble yourselves too much! You are not calling a deaf or an absent person, but you are calling One Who Hears, Sees, and is very near." Then he came to me while I was saying in my heart, "La hawla wala quwwatta illa billah (There is neither might nor power but with Allah)." He said, to me, "O `Abdullah bin Qais! Say, 'La hawla wala quwwata illa billah (There is neither might nor power but with Allah), for it is one of the treasures of Paradise." Or said, "Shall I tell you of it"?.

Sahih al-Bukhari, The Book of Tauhid (Islamic Monotheism), Chapter. The Statement of Allah: "And Allah is Ever All-Hear er, All-Seer." (V.4:134), Hadith No:7386, Sahih Muslim:2704

جب یہ حکم ریگستان وبیاباں کے ضمن میں ہے تو ذرا بتائیں کہ مسجد کے اندر جہری ذکر کی صورت میں ایک یا زائد رکعتوں کے مسبوق نمازیوں کو اور یہاں قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں یا ذکر واذکار وغیرہ جیسے امور میں مشغول رہنے والوں کو خلل اور اضطراب لاحق ہوتا ہے۔

نیز نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی اس حدیث کو بھی ملاحظہ فرمائیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مسجد میں جہری ذکر کرنے والوں کی آوازیں سماعت فرمائیں تو فرمایا:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعَهُمْ يَجْهَرُونَ بِالْقِرَاءَةِ فَكَشَفَ السِّتْرَ، وَقَالَ: " أَلَا إِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ فَلَا يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَلَا يَرْفَعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَةِ، أَوْ قَالَ: فِي الصَّلَاةِ".

سنن ابي داود، أبواب قيام الليل، باب فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ: 1332، تفرد به أبو داود، (تحفة الأشراف: 4425)، وقد أخرجه: مسند احمد (94/3)، وَصَحَّحَهُ الشيخ الألبَانيُّ

سیدنا ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مسجد میں اعتکاف فرمایا، آپ نے لوگوں کو بلند آواز سے قرآت کرتے سنا تو پردہ ہٹایا اور فرمایا: "لوگو! سنو، تم میں سے ہر ایک اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے، تو کوئی کسی کو ایذا نہ پہنچائے اور نہ "قرآت" میں یا کہا "نماز" میں اپنی آواز کو دوسرے کی آواز سے بلند کرے"۔

سنن ابی داود / ابواب: قیام الیل کے احکام ومسائل / باب: تہجد میں بلند آواز سے قرآت کا بیان۔ حدیث نمبر: 1332،

اس حدیث کو سنن اربعہ کے محدثین میں سے صرف ابو داود نے روایت کیا ہے، (تحفۃ الأشراف: 4425)، مسند احمد (3/94)، شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو حدیث قرار دیا۔

Narrated Abu Saeed al-Khudri: The Messenger of Allah ﷺ retired to the mosque. He heard them (the people) reciting the Quran in a loud voice. He removed the curtain and said: Lo! every one of you is calling his Lord quietly. One should not trouble the other and one should not raise the voice in recitation or in prayer over the voice of the other.

Sunan Abi Dawud, Prayer (Abwab Qiyam ul Lail), Chapter: Raising One's Voice With The Recitation During The Night Prayer, Hadith No:1332

ایک اور روایت میں "بِالْقُرْآنِ" یعنی قرآن کی تلاوت میں اپنی آواز کو دوسرے کی آواز سے بلند کرے" کے الفاظ ہیں:

عَنْ أَبِي حازم التمار عَنِ الْبَيَاضِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَقَدْ عَلَتْ أَصْوَاتُهُمْ بِالْقِرَاءَةِ، فَقَالَ: "إِنَّ الْمُصَلِّي يُنَاجِي رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَنْظُرْ مَا يُنَاجِيهِ، وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بِالْقُرْآنِ".

مسند احمد/تتمہ مُسْنَدِ الْكُوفِيِّينَ/حديث: 19022، حكم دارالسلام: حديث صحيح، أبو حازم التمار مُخْتَلَفٌ في صحبته، والظاهر أنه لا صحبة له. الدرر السنية، الألباني، هداية الرواة، خلاصة حكم المحدث: إسناده صحيح

سیدنا ابو حازم التمار، بیاضی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لوگوں کے پاس تشریف لائے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور تلاوت قرآن کے دوران ان کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں، نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "نمازی آدمی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اس لئے اسے دیکھنا چاہئے کہ وہ کس عظیم ہستی سے مناجات کر رہا ہے اور تم ایک دوسرے پر قرآن پڑھتے ہوئے آوازیں بلند نہ کیا کرو۔

مسند احمد / مسند کوفیین کا تتمہ / حدیث: 19022، حکم دارالسلام: حدیث صحیح، أبو حازم التمار کی صحابیت میں اختلاف ہے اور ظاہر یہ ہوتا ہے کہ ان کو صحابیت حاصل نہیں، شیخ البانیؒ نے "هداية الرواة" میں اس حدیث کی اسناد کو صحیح قرار دیا۔ الدرر السنية

Abu Hazim at-Tammar from al Bayadi that the Messenger of Allah, (may Allah bless him and grant him peace) came out to the people while they were praying and their voices were raised in the recitation. He said, "When you pray you are talking confidentially to your Lord. So look to what you confide to Him, and do not say the Qur'an out loud so that others hear it."

Muwatta Malik , Prayer , Hadith:30, Mishkat al-Masabih , Prayer, Chapter: What is Recited During the Prayer, Hadith 856

اور یہ اس طور پر ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنھما کی حدیث میں عمل جاری رہنے کی دلیل نہیں ہے اور تمام اذکار کی دلیل نہ ہونا بدرجہ اولی ہو گا اور سائل کا مشائخ سے یہ سوال اور ان کا یہ جواب کہ یہ متروکہ سنتوں میں سے ہے تو میرا یہ خیال ہے کہ یہ شیخ خود جہری ذکر کے اس قدر پرجوش قائل ہیں کہ انہوں نے اس کو متروکہ سنتوں میں سے قرار دے دیا اور میں یہ نہیں سمجھتا کہ وہ ہر نماز کے بعد جہری ذکر کو مشروع سمجھتے ہیں اور یہ ایسے ہی ہے کہ آپ ایک جانب اور آپ کے بازو بیٹھا دوسرا شخص دونوں "سبحان الله سبحان الله و بحمده" وغیرہ دیگر اذکار بلند آواز کے ساتھ ذکر کریں، اس طرح کا موقف کوئی اختیار نہیں کرے گا ،زیادہ سے زیادہ یہ کہنا ممکن ہے کہ بعض تھلیل اور اذکار کے تئیں یہ نص وارد ہے کہ نبی ﷺ اس میں جہری ذکر کیا کرتے تھے اور اس کی وجہ قبل ازیں ذکر کی جا چکی کہ وہ تعلیمی غرض ہے، لیکن تمام اذکار جیسے اس دعاء "اللّهمّ أعنّي على ذكرك و شكرك و حسن عبادتك" کے تئیں نبی ﷺ کی سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو نصیحت، اسی طرح یہ دعاء "اللّهمّ أنت السّلام و منك السّلام..." سب لوگ پڑھیں گے، اور اسی طرح یہ تمام اذکار جہری نہیں پڑھی جاتے لیکن کونسے اذکار جہری ہوں گے ؟تو وہ فجر اور مغرب کے بعد پڑھی جانے والی دس تھلیلات ہیں اور کس بنیاد پر اس کو مستثنی کیا گیا؟ تو اس حدیث میں اس بات کی کوئی صراحت نہیں کہ یہاں استمرار یا شمولیت پائی جاتی ہے، اس بحث سے جواب ختم ہوا۔"سلسلة الهدى والنور - کیسٹ نمبر: 439"

دلائل

[39] دلائل:

اول: کتاب اللہ کے دلائل

1۔فرمان الٰہی ہے:وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا (الإسراء:110)

"نہ تو آپ اپنی نماز بہت بلند آواز سے پڑھیں اور نہ بالکل پوشیدہ"

And do not recite [too] loudly in your prayer or [too] quietly

آیت سے وجہ استدلال:

اللہ تعالی نے اس آیت میں جہری دعاء سے منع فرمایا ہے۔

2-فرمان الٰہی کا عام مفہوم:"ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً" (الأعراف:55)

تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو گڑگڑا کر کے بھی اور چپکے چپکے بھی۔

Call upon your Lord in humility and privately;

3۔ فرمان الٰہی کا عمومی مطلب: "وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً"

اور اے شخص! اپنے رب کی یاد کیا کر اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ

And remember your Lord within yourself in humility and in fear

دوم: سنت رسول ﷺ کی دلیل

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا. إِنَّهُ مَعَكُمْ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ تَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالَى جَدُّهُ".

رواه البخاري، كِتَاب الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيرِ: **2992**، واللفظ له، ومسلم **(2704)**.

سیدنا ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ ہم (سفر حج) میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب ہم کسی وادی میں اترتے تو "لا اِلٰہ اِلا اللہ" اور "اللہ اکبر" کہتے اور ہماری آواز بلند ہو جاتی، اس لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اے لوگو! اپنی جانوں پر رحم کھاؤ، کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب اللہ کو نہیں پکار رہے ہو۔ وہ تو تمہارے ساتھ ہی ہے۔ بیشک وہ سننے والا اور تم سے بہت قریب ہے۔ برکتوں والا ہے اس کا نام اور اس کی عظمت بہت ہی بڑی ہے۔"

صحیح بخاری / کتاب: جہاد کا بیان / باب: بہت چلا کر تکبیر کہنا منع ہے۔ حدیث نمبر: 2992، حدیث متعلقہ ابواب: چڑھتے اترتے ہوئے "اللہ اکبر"، "سبحان اللہ" کہنا، صحیح مسلم: 2704

Narrated Abu Musa Al-Ash`ari: We were in the company of Allah's Apostle (during Hajj). Whenever we went up a high place we used to say: "None has the right to be worshipped but Allah, and Allah is Greater," and our voices used to rise, so the Prophet said, "O people! Be merciful to yourselves (i.e. don't raise your voice), for you are not calling a deaf or an absent one, but One Who is with you, no doubt He is All-Hearer, ever Near (to all things).

ہے، استمرار ثابت نہیں نبی اکرم ﷺ سے واللہ اعلم۔

مسئلہ

Sahih al-Bukhari, The Book of Jihad (Fighting For Allah's Cause), Chapter. What is disliked as regards raising the voice when saying Takbir (i.e., Allah is the Most Great), Hadith No:2992, Sahih Muslim:2704

حدیث سے وجہ دلالت:

اس حدیث میں جہری دعاء اور جہری ذکر کی ممانعت ہے۔

سوم: جہری ذکر کی صورت میں نمازیوں میں خلل واقع ہوتا ہے۔

چہارم: آہستہ ذکر کرنا اخلاص کے اعتبار سے زیادہ مؤثر اور قبولیت کے قریب تر ہے۔

پنجم: نماز کے بعد جہری ذکر پر مشتمل احادیث کا مقصد "تعلیم" ہے۔

الدرر السنية

آٹھواں مسئلہ: معوذات اور معوذتین میں فرق[40]

---

[40] شیخ مشہور حسن کے فتوی کے مطابق

کیا نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد تین مرتبہ معوذتین پڑھنا وارد ہے؟

جواب:

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضیٰ اللہُ عنہ، قَالَ: " أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ".

رواہ أبو داود (1523)، والترمذي (2903)، والنسائي (68/3)، وأحمد (201/4) (17826). قال الترمذيُّ، والذهبي في ((ميزن الاعتدال)) (433/4): حسنٌ غريب. وصحّحه الألباني في ((صحيح سنن النسائي)) (68/3).

سیدنا عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں۔

سنن ابي داود / کتاب: وتر کے فروعی احکام و مسائل / باب: توبہ و استغفار کا بیان۔ حدیث نمبر: 1523، ترمذي (2903)، نسائي (68/3)، أحمد (4/201)(17826)۔ ترمذی اور ذھبی نے "میزن الاعتدال" (4/433) میں اس حدیث کو حسن غریب کہا اور ألباني نے "صحيح سنن النسائي" (3/68) اور صحیح ابو داود 1523 میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

Narrated Uqbah ibn Amir :The Messenger of Allah(ﷺ)commanded me to recite Mu'awwidhath (the last two surahs of the Qur'an) after every prayer.

معوذات سے مراد تین قل کے سورۃ ہیں ناس، فلق اور اخلاص (تغلیبا)[41]

Sunan Abi Dawud , Prayer (Kitab Al-Salat): Detailed Injunctions about Witr , Chapter: About Seeking Forgiveness, Hadith 1523

ہمارے بعض بھائی اس مسئلہ کی عجیب تحقیق پیش کرتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ نبی ﷺ معوذات میں سورۃ الاخلاص پڑھا کرتے تھے اور انہوں نے اس درس میں ہم کو دونوں کے مابین تفریق کرتے ہوئے یہ تفصیل بتائی کہ شریعت میں معوذتین کا اطلاق "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ" پر اور معوذات کا اطلاق "قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ"، "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ" پر ہوتا ہے۔

جب آپ شرعی نصوص میں معوذتین پڑھیں گے تو اس سے مراد "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ" ہوتا ہے اور جب معوذات پڑھیں گے تو ان سے مراد " سورة الإخلاص، " قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ " اور "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ" ہوگا۔

اور نبی ﷺ ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کرتے تھے، لیکن جہاں تک تین مرتبہ کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں کوئی نص وارد نہیں اور تین مرتبہ پڑھنے کا تعلق صبح اور شام کے اذکار سے ہے لیکن ہر نماز کے بعد معوذات ہی پڑھے جائیں گے ایک مرتبہ اور معوذات وہی ہیں جو ہم نے کہا ہے۔

واللہ تعالیٰ أعلم.

← مجلس فتاوی الجمعة

7 ربیع الاول، 1440ھ

12-14-2018ء

[41] حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:

"نبی ﷺ معوذات پڑھا کرتے تھے" کا مطلب تین سورتیں ہیں اور اس میں سورۃ الاخلاص کا ذکر ہے کیونکہ اس میں رب تعالیٰ کا صفتی معنی جامعیت کے ساتھ غالب ہے، گرچہ اس میں لفظ تعویذ کی صراحت نہیں۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ تَعَوَّذْ بِهِنَّ، فَإِنَّهُ لَمْ يُتَعَوَّذْ بِمِثْلِهِنَّ، اقْرَأْ الْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ" فَذَكَرَهُنَّ.

أخرجه أصحاب السنن الثلاثة أحمد وابن خزيمة وابن حبان. "فتح الباری" (62/9)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ"، "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ" کو پڑھ کر پناہ مانگو، کیونکہ ان جیسی سورتوں کے ذریعہ پناہ مانگنے والے کی طرح کسی پناہ مانگنے والے نے پناہ نہیں مانگی، اور ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کرو۔"

اس حدیث کو سنن ثلاثہ کے محدثین: احمد، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے، "فتح الباري" (62/9)، اسلام سوال وجواب

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَأَصَبْتُ خَلْوَةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ: " قُلْ"، فَقُلْتُ: مَا أَقُولُ؟ قَالَ: " قُلْ". قُلْتُ: " مَا أَقُولُ؟"، قَالَ: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ حَتَّى خَتَمَهَا". ثُمَّ قَالَ: " قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ حَتَّى خَتَمَهَا". ثُمَّ قَالَ: " مَا تَعَوَّذَ النَّاسُ بِأَفْضَلَ مِنْهُمَا".

سنن نسائی، كتاب الاستعاذة، بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ: 5431، قال الشيخ الألباني: صحيح الإسناد

سیدنا عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مکہ کے راستے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، آپ کو اکیلا پا کر جب میں آپ سے قریب ہوا تو آپ نے فرمایا: "کچھ کہو"، میں نے کہا: کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا: "کچھ کہو"، میں نے کہا: کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا: "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" یہاں تک کہ آپ نے پوری سورت پڑھی، پھر فرمایا: "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ" یہاں تک کہ اسے بھی پوری پڑھی پھر فرمایا: ان دونوں سے بہتر لوگوں نے کسی اور چیز کے ذریعہ پناہ نہیں مانگی۔

سنن نسائی / کتاب: استعاذہ (بری چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگنے) کے آداب و احکام / باب: معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) کا بیان۔ حدیث نمبر: 5431، شیخ البانیؒ نے اس حدیث کی اسناد کو صحیح قرار دیا۔

It was narrated from Abdullah bin Khubaib:

"I was with the Messenger of Allah [SAW] on the road to Makkah when I found myself alone with the Messenger of Allah [SAW]. I drew close to him and he said: 'Say.' I said: 'What should I say?' He said: 'Say.' I said: 'What should I say?' He said: 'Say: I seek refuge

with (Allah) the Lord of the daybreak...' until he finished (the Surah), then he said: 'Say: I seek refuge with (Allah) the Lord of mankind...' until he finished it. Then he said: 'The people cannot seek refuge with Allah by means of anything better than these two.'"

Sunan an-Nasa'i , The Book of Seeking Refuge with Allah, Chapter: What was Narrated Concerning Al-Mu'awwidhatain (Two Surahs Seeking Refuge with Allah, Hadith 5431

دائمی کمیٹی برائے فتاوی کے "دوسرے مجموعہ:2/185 میں ہے:

ہر نماز کے بعد سورۃ الاخلاص اور معوذتین پڑھنا وارد ہے جیسا کہ سنن ابو داود کی روایت میں ہے:

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضیَ اللهُ عنه، قَالَ: " أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ".

رواه أبو داود (1523)، والترمذی (2903)، والنسائی (3/68)، وأحمد (4/201) (17826). قال الترمذیُّ، والذهبی فی ((میزن الاعتدال)) (4/433): حسنٌ غریب. وصحَّحه الألبانی فی ((صحیح سنن النسائی)) (3/68).

سیدنا عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں۔

سنن ابی داود / کتاب: وتر کے فروعی احکام و مسائل / باب: توبہ و استغفار کا بیان۔ حدیث نمبر: 1523، ترمذي (2903)، نسائي (3/68)، أحمد (4/201)(17826)۔ ترمذی اور ذھبی نے "میزن الاعتدال" (4/433) میں اس حدیث کو حسن غریب کہا اور آلباني نے " صحيح سنن النسائي" (3/68) اور صحيح أبي داود: 1523 میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

Narrated Uqbah ibn Amir :The Messenger of Allah(ﷺ)commanded me to recite Mu'awwidhatan (the last two surahs of the Qur'an) after every prayer.

Sunan Abi Dawud , Prayer (Kitab Al-Salat): Detailed Injunctions about Witr , Chapter: About Seeking Forgiveness, Hadith 1523

اور ترمذی کی روایت میں "معوذات" کے بجائے "معوذتین" ہے:

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: " أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ".

مسئلہ

نواں مسئلہ: تسبیح، تحمید و تکبیر کہنے اور گنتی پوری کرنے کی کیفیت؟

1۔ انگلیوں کے ذریعہ گنتی پوری کرنا (شیخ بن باز اور شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہما)

2۔ انگلیوں کے پوروں[42] پر گنتی مکمل کرنا (الالبانی، ابن علان و شمس الحق عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہما)

سنن ابی داود/ الصلاۃ 361 (1523)، سنن النسائی/السھو 80 (1337)، سنن ابی داود/ الاستعاذۃ 1 (5441) (تحفۃ الأشراف: 9940)، و مسند احمد (201/4)، قال الشیخ الألبانی: صحیح، الصحیحۃ (1514)، صحیح أبی داود (1363)، التعلیق علی ابن خزیمۃ (755)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ ہر نماز کے بعد معوذتین پڑھا کروں۔

سنن ترمذی / کتاب: قرآن کریم کے مناقب و فضائل / باب: معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) کی فضیلت کا بیان۔ حدیث نمبر: 2903، امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ سنن ابی داود / الصلاۃ 361 (1523)، سنن النسائی / السھو 80 (1337)، سنن ابی داود / الاستعاذۃ 1 (5441) (تحفۃ الأشراف: 9940)، مسند احمد (4/201)، شیخ ألبانیؒ نے "الصحیحۃ" (1514)، صحیح أبي داود (1363) اور التعلیق علی ابن خزیمۃ (755) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

Narrated 'Uqbah bin 'Amir: "The Messenger of Allah (ﷺ) ordered me to recite Al-Mu'awwidhatain at the end of every Salat."

Jami` at-Tirmidhi , Chapters on The Virtues of the Qur'an, Chapter: What Has Been Related About Al-Mu'awwidhatain, Hadith 2903

اس لئے ہر فرض نماز کے بعد "قل ھو اللہ أحد"، و "قل أعوذ برب الفلق" اور "قل أعوذ برب الناس" پڑھنا چاہیے۔

[42] انگلیوں سے تسبیح گننے پر دلالت کرنے والے حدیث کے وہ کونسے صیغے ہیں؟

سائل: شیخ محترم! ہمارے ایک بھائی نے تسبیح کا مسئلہ دریافت کیا ہے یعنی انگلیوں سے تسبیح گننے کے ضمن میں کوئی معین صیغہ وارد ہوا ہے؟

شیخ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں پر تسبیح گنا کرتے تھے۔

سائل: انگلیوں کی پوروں پر۔۔۔

3۔ انگلیوں کے پوروں کے جوڑوں پر گنتی مکمل کرنا (ابن علان و شمس الحق عظیم آبادی)[43]

1۔ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ: نماز کے بعد تسبیح، تحمید و تکبیر داہنے ہاتھ کی پانچ انگلیوں سے کرے تو افضل ہے اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے بھی جائز ہے، انگلیوں کھولے اور بند کریں اس طرح سے عقد الاصابع (انگلیوں کو گھانٹ لگانے کا) کا معنی آجاتا ہے اس صفت سے ادا کرنے میں، تینوں (تسبیح، تحمید و تکبیر) ایک ساتھ بھی پڑھ سکتے ہیں یا الگ الگ ایک کے بعد ایک 33 مرتبہ تسبیح، 33 مرتبہ تحمید و 33 مرتبہ تکبیر ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ ......دعا کے ساتھ 100 کی گنتی پوری کرنا

https://binbaz.org.sa/fatwas/8492/%D9%83%D9%8A%D9%81%D9%8A%D8%A9-%D8%B9%D9%82%D8%AF-%D8%A7%D9%84%D8%A7%D8%B5%D8%A7%D8%A8%D8%B9-%D8%A8%D8%A7%D9%84%D8%AA%D8%B3%D8%A8%D9%8A%D8%AD-%D9%88%D8%AD%D9%83%D9%85-%D8%A7%D9%84%D8%AA%D8%B3%D8%A8%D9%8A%D8%AD-%D8%A8%D8%A7%D9%84%D9%8A%D8%B3%D8%B1%D9%89

مسئلہ

دسواں مسئلہ: داہنے ہاتھ کی انگلیوں سے گنتی پوری کریں یا بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے؟

1۔ داہنے ہاتھ کی انگلیوں سے ہی گنتی پوری کریں اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے کرنا جائز نہیں (شیخ البانی نے بیمینہ والی حدیث سے استدلال کیا)

2۔ داہنے ہاتھ کی انگلیوں سے اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے دونوں سے گنتی پوری کریں (بکر ابو زید)

شیخ: جی ہاں۔

[43] اپنے ہاتھ کی انگلیوں یا اس کی پوروں یا انگلیوں کی گانٹھ سے تسبیح گنے گا۔

عون المعبود" (13 / 273)

"موسوعۃ فقہیہ" (21 / 258) میں یہ ہے:

ابن علانؒ نے کہا: اس سے مراد یہ ہو سکتا ہے کہ پوروں ہی سے یا جملہ تمام انگلیوں سے تسبیح گنی جائے۔

کہا: انگلیوں کی جوڑوں سے تسبیح گننا یوں ہو گا کہ: ہر ذکر کے وقت اپنے انگوٹھا کو ہاتھ کی دیگر انگلیوں کے جوڑ پر رکھا جائے اور انگلیوں سے تسبیح گننے کا معنی یہ ہے کہ پوری انگلی کو موڑتے ہوئے اس کو گنا جائے اور پھر کھول دیا جائے۔

اور "شرح المشکاۃ" میں ہے کہ یہاں عقد یعنی گننے سے مراد وہی ہے جس سے لوگ باہم متعارف ہوں۔

اقتباس ختم ہوا۔

3۔۔ داہنے ہاتھ کی انگلیوں سے گنتی پوری کرنا اُفضل ہے اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے کرنا جائز ہے (ابن باز اور اللجنۃ دائمۃ)[44]
سبب اختلاف یہ ہے کہ شیخ البانی رحمہ اللہ کے نزدیک بمیمنہ والی روایت ثابت ہے جبکہ شیخ بن باز کے نزدیک وہ سند قوی نہیں۔

مسئلہ

گیارہواں مسئلہ: نماز کے بعد کے اذکار فوراادا کرے، سنت نماز ادا کرنے سے پہلے، لمباوقفہ ہو تو فضیلت فوت ہو جائے گی البتہ نماز جنازہ کاوقفہ قابل معاف ہے کیونکہ وہ وقفہ طویل میں شمار نہ ہو گا[45]

1۔ قولی حدیث اور فعلی حدیث سے اذکار بعد الصلوۃ کی اہمیت ثابت ہوتی ہے۔

---

[44] اس معاملہ میں وسعت و لچک ہے، اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے پور یا جوڑ کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ سیدہ یسرۃ رضی اللہ عنھا کی سابقہ حدیث کا ظاہری معنی یہی ہے لیکن دائیں ہاتھ کی انگلیوں کی پور یا جوڑ استعمال کرنا افضل ہے جس کی دلیل گزر چکی۔
الشیخ عبد العزیز بن باز، الشیخ عبد الرزاق عفیفي، الشیخ عبد اللہ بن غدیان، الشیخ عبد اللہ بن قعود.
"فتاوی اللجنۃ الدائمۃ. (7 / 105 – 107) "

[45] شیخ ابن بازؒ نے کہا:" دبر الصلاۃ "کا اطلاق سلام پھیرنے سے پہلے اور نماز کے آخر پر ہوتا ہے اور سلام کے فورا بعد پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ مجموع فتاوی ابن باز"(11 / 194)
شیخ سے دریافت کیا گیا: فرض نماز سے سلام پھیرنے کے بعد والے اذکار کو نماز کے فورا بعد پڑھنا واجب ہے یا سنت بعدیہ کے بعد بھی انہیں پڑھ سکتا ہوں؟ شیخ نے جواب دیا:
سنت یہ ہے کہ سنت بعدیہ سے پہلے یہ اذکار پڑھے جائیں، پہلے آپ اذکار پڑھیں گے اور پھر سنت راتبہ ادا کریں گے۔
id=6؟www.alandals.net/NodeSection.aspx
شیخ ابن عثیمینؒ نے کہا:
جب نماز اور ذکر کے درمیان فصل طویل ہو جائے تو ان اذکار کا موقع محل فوت ہو گیا اور طول سے مراد وہ ہو گا جو عرف عام میں رائج ہو یعنی اس کی کوئی معین حد نہیں بلکہ اس کی تحدید عرف کے ذریعہ ہو گی لیکن اگر فصل معمولی نوعیت کی ہو جیسے نماز جنازہ تو اس کا موقع و محل فوت نہ ہو گا۔()
عمدۃ الأحکام" کی شرح سے اقتباس ختم ہوا۔

2۔ قرآن مجید اور احادیث شریفہ میں اذکار بعد الصلاۃ کا تاکید اور ترغیب کے ساتھ ذکر آیا ہے جیسے فرمان الہی ہے:

"وَمِنَ الِلّيلِ فَسَبِّحهُ وَاَدبَارَ السُّجُود"(ق:40

۞۞۞۞۞۞۞۞۞

فضائل

اذکار سے متعلق (12) فضائل

(1) پہلی فضیلت - فرض نماز کے بعد آیت الکرسی کی تلاوت کرنے پر یہ عظیم فضیلت ہے کہ جنت میں داخلہ سے موت ہی رکاوٹ بنتی ہے۔

عن أبي أُمامةَ الباهليِّ رضيَ اللهُ عنه، قال: قال رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم: ((مَن قرأ آيةَ الكُرسيِّ دُبُرَ كلِّ صلاةٍ مكتوبةٍ، لم يمنَعْه مِن دخولِ الجنَّةِ إلَّا الموتُ)).

رواه النسائی فی "السنن الکبری" (9848)، والرویانی فی "المسند" (1268)، الطبرانی (134/8) (7532). صحَّحه ابن حبان کما فی "بلوغ المرام" (97)، ومحمد بن عبد الهادی فی "المحرر" (124)، وقال ابن حجر فی "نتائج الأفكار" (294/2): حسنٌ غريب. وصحَّحه بمجموع طرقه الألبانيُّ في "سلسلة الأحاديث الصحيحة" (972).

سیدنا ابو امامہ باھلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی کی تلاوت کی، اس کو جنت میں داخل ہونے سے موت کے سوا اور کوئی چیز روکنے والی نہیں۔"

نسائی نے "السنن الکبری" (9848) میں، رویانی نے "المسند" (1268) میں اور طبرانی نے (8/134) (7532) میں اور "الکبیر" (7532) میں اس حدیث کو روایت کیا ہے اور ابن السنی نے "عمل الیوم واللیلۃ: 124 میں محمد بن حمیر سے روایت کیا ہے۔ ابن حبان نے جیسا کہ "بلوغ المرام" (97) میں اور محمد بن عبد الهادي نے "المحرر" (124) میں اس حدیث کو صحیح کہا اور ابن حجر نے "نتائج الأفکار" (2/294) میں اس حدیث کو حسن غریب کہا اور شیخ البانی نے "سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ" (972) میں اور صحیح الجامع: 6464 میں اس حدیث کے تمام طرق کو ملا کر تصحیح کی۔ ملاحظہ فرمائیں

it was narrated that Abu Umamah said: “The Messenger of Allah (peace and blessings of Allah be upon him) said: “Whoever recites Ayatul Kursi immediately after each prescribed prayer, there will be nothing standing between him and his entering Paradise except death”.

(2) دوسری فضیلت - "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کی فضیلت حاصل ہوگئی جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: "اَفْضَلُ الذِّکرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"

عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ, قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, يَقُولُ: " أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ, وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ".

سنن ابن ماجه، کتاب الأدب، بَابُ: فَضْلِ الْحَامِدِينَ، سنن الترمذی/الدعوات 9 (3383)، (تحفة الأشراف: 2286)، قال الشيخ الألبانی: حسن

سیدنا جابر بن عبد اللہ ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "سب سے بہترین ذکر "لا إله إلا الله" اور سب سے بہترین دعا "الحمد للہ" ہے"۔

سنن ابن ماجہ / کتاب: اسلامی آداب و اخلاق / باب: اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنے والوں کی فضیلت۔ حدیث نمبر: 3800، سنن الترمذی / الدعوات 9 (3383)، (تحفۃ الأشراف: 2286)

Jabir bin 'Abdullah said:"I heard the Messenger of Allah (ﷺ) say: 'The best of remembrance is La ilaha illallah (None has the right to be worshipped but Allah), and the best of supplication is Al-Hamdu Lillah (praise is to Allah).'"

Sunan Ibn Majah , Etiquette, Chapter: The Virtue Of Those Who Praise Allah, Hadith 3800

(3) تیسری فضیلت - یہ طلب مغفرت کا ذریعہ ہیں جو بندوں پر اللہ تعالی کی رحمت ہے کیونکہ اس سے کمال درجہ کی عبودیت و اطاعت حاصل ہوتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہُ عنہ مولی رسولِ اللہِ صلّی اللہُ علیہ وسلّم، قَالَ: " كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ، اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا، وَقَالَ: " اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ "، قَالَ الْوَلِيدُ: فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ، كَيْفَ الِاسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: تَقُولُ: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ.

صحیح مسلم، كِتَاب الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاة، باب اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَبَيَانِ صِفَتِهِ: ترقیم فوادعبدالباقی: 591

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین دفعہ استغفار کرتے اور اس کے بعد کہتے: " اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ " اے اللہ! تو ہی سلام ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، تو صاحب رفعت و برکت ہے، اے جلال والے اور عزت بخشنے والے!" ولید نے کہا: میں نے اوزاعی سے پوچھا: استغفار کیسے کیا جائے؟ انھوں نے کہا: استغفر اللہ، استغفر اللہ کہے۔

صحیح مسلم، مسجدوں اور نماز کی جگہ کے احکام، باب: نماز کے بعد والے اذکار پڑھنے کا استحباب اور ذکر کا طریقہ کیا ہو: 591

Thauban reported :When the Messenger of Allah(ﷺ)finished his prayer. He begged forgiveness three times and said: O Allah! Thou art Peace, and peace comes from Thee; Blessed art Thou, O Possessor of Glory and Honour. Walid reported: I said to Auza'i: How

is the seeking of forgiveness? He replied: You should say: I beg forgiveness from Allah, I beg forgiveness from Allah".

Sahih Muslim , The Book of Manners and Etiquette, Chapter: It Is Disliked To Use Objectionable Names And Names Such As Nafi' (Beneficial) Etc, Hadith 2137

(4) چوتھی فضیلت - تسبیح کی فضیلت حاصل ہوگئی۔ (ہر تسبیح صدقہ ہے، تکبیر صدقہ ہے، تحمید صدقہ ہے، تہلیل صدقہ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي ، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ ، وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ ، قَالَ : " أَوَ لَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَّدَّقُونَ ، إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً ، وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً ، وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً ، وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةً ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ ، وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ ، وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَأتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ ، وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ ؟ ، قَالَ : أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وِزْرٌ ، فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ ".

صحيح مسلم، كِتَاب الزَّكَاةِ، باب بَيَانِ أَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ يَقَعُ عَلَى كُلِّ نَوْعٍ مِنَ الْمَعْرُوفِ: ترقيم فواد عبدالباقی: 1006

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ ساتھیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! زیادہ مال رکھنے والے اجر و ثواب لے گئے وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اور اپنے ضرورت سے زائد مالوں سے صدقہ کرتے ہیں (جو ہم نہیں کرسکتے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا اللہ تعالیٰ نے تمھارے لئے ایسی چیز نہیں بنائی جس سے تم صدقہ کرسکو؟ بے شک ہر دفعہ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، ہر دفعہ اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے۔ ہر دفعہ الحمد للہ کہنا صدقہ ہے، ہر دفعہ لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، نیکی کی تلقین کرنا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور (بیوی سے مباشرت کرتے ہوئے) تمھارے عضو میں صدقہ ہے۔" صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کوئی اپنی خواہش پوری کرتا ہے تو کیا اس میں بھی اجر ملتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بتاؤ اگر وہ یہ (خواہش) حرام جگہ پوری کرتا تو کیا اسے اس گناہ ہوتا؟ اسی طرح جب وہ اسے حلال جگہ پوری کرتا ہے تو اس کے لئے اجر ہے۔"

صحیح مسلم، زکاۃ کے احکام و مسائل، باب: ہر نیکی صدقہ ہے: حدیث نمبر: 1006

Abu Dharr reported:some of the people from among the Companions of the Messenger of

Allah (ﷺ) said to him: Messenger of Allah, the rich have taken away (all the) reward. They observe prayer as we do; they keep the fasts as we keep, and they give Sadaqa out of their surplus riches. Upon this he (the Holy Prophet) said: Has Allah not prescribed for you (a course) by following which you can (also) do sadaqa? In every declaration of the glorification of Allah (i. e. saying Subhan Allah) there is a Sadaqa, and every Takbir (i. e. saying Allah-O-Akbar) is a sadaqa, and every praise of His (saying al-Hamdu Lillah) is a Sadaqa and every declaration that He is One (La illha ill-Allah) is a sadaqa, and enjoining of good is a sadaqa, and forbidding of that which is evil is a Sadaqa, and in man's sexual Intercourse (with his wife,) there is a Sadaqa. They (the Companions) said: Messenger of Allah, is there reward for him who satisfies his sexual passion among us? He said: Tell me, if he were to devote it to something forbidden, would it not be a sin on his part? Similarly, if he were to devote it to something lawful, he should have a reward.

Sahih Muslim , The Book of Zakat, Chapter: The word charity (Sadaqah) may apply to all good deeds Ma'ruf, Hadith 1006

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى وَبَلَغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ، فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ، قَالَ: فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْنَا نَقُومُ، فَقَالَ: عَلَى مَكَانِكُمَا، فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى بَطْنِي، فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَوْ أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا؟ فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ".

صحیح البخاری، كِتَاب النَّفَقَاتِ، بَابُ عَمَلِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا :1006، مسلم : 2727

امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں یہ شکایت کرنے کے لیے حاضر ہوئیں کہ چکی پیسنے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں کتنی تکلیف ہے۔ انہیں معلوم ہوا تھا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ غلام آئے ہیں لیکن نبی کریم ﷺ سے ان کی ملاقات نہ ہو سکی۔ اس لیے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا۔ جب آپ ﷺ تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا۔ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم ﷺ ہمارے یہاں

تشریف لائے (رات کے وقت) ہم اس وقت اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے ہم نے اٹھنا چاہا آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم دونوں جس طرح تھے اسی طرح رہو۔ پھر نبی کریم ﷺ میرے اور فاطمہ کے درمیان بیٹھ گئے۔ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر محسوس کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا، تم دونوں نے جو چیز مجھ سے مانگی ہے، کیا میں تمہیں اس سے بہتر ایک بات نہ بتا دوں؟ جب تم (رات کے وقت) اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو 33 مرتبہ «سبحان اللہ»، 33 مرتبہ «الحمد اللہ» اور 34 مرتبہ «اللہ اکبر» پڑھ لیا کرو یہ تمہارے لیے لونڈی غلام سے بہتر ہے۔

صحیح بخاری / کتاب: خرچہ دینے کے بیان میں / باب: عورت کا اپنے شوہر کے گھر میں کام کاج کرنا۔ حدیث نمبر: 5361، صحیح مسلم: 2727

Narrated `Ali: Fatima went to the Prophet complaining about the bad effect of the stone hand-mill on her hand. She heard that the Prophet had received a few slave girls. But (when she came there) she did not find him, so she mentioned her problem to `Aisha. When the Prophet came, `Aisha informed him about that. `Ali added, "So the Prophet came to us when we had gone to bed. We wanted to get up (on his arrival) but he said, 'Stay where you are." Then he came and sat between me and her and I felt the coldness of his feet on my `Abdomen. He said, "Shall I direct you to something better than what you have requested? When you go to bed say 'Subhan Allah' thirty-three times, 'Al hamduli l-lah' thirty three times, and Allahu Akbar' thirty four times, for that is better for you than a servant".

Sahih al Bukhari, The Book of Provision (Outlay), Chapter. The working of a lady in her husband's house : 5361, Sahih Muslim:2727

(5) پانچویں فضیلت۔ جنت میں پودا لگانے کا ثواب حاصل ہو گیا۔ "آلَا أَدُلُّكَ عَلٰى غِرَاسٍ سبحان الله، والحمد لله ولا إِلٰهَ إِلَّا الله والله اکبر "زبان کی ذرا سی حرکت پر ان کلمات کے ذریعہ جنت میں ایک درخت لگے گا:

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ

أَقْرِ ءْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ، وَأَنَّهَا قِيعَانٌ، وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ". قَالَ: وفى الباب، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

سنن ترمذی، كتاب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، 3462، تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: 9365)، قال الشيخ الألباني: حسن، التعليق الرغيب (2 / 245 و 256)، الكلم الطيب (15 / 6)، الصحيحة (106)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس رات مجھے معراج کرائی گئی، اس رات میں ابراہیم علیہ السلام سے ملا، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: "اے محمد! اپنی امت کو میری جانب سے سلام کہہ دینا اور انہیں بتادینا کہ جنت کی مٹی بہت اچھی (زرخیز) ہے، اس کا پانی بہت میٹھا ہے، اور وہ خالی پڑی ہوئی ہے اور اس کی باغبانی: "سبحان اللہ والحمد للہ ولا إله إلا اللہ واللہ أکبر" سے ہوتی ہے"

سنن ترمذی / کتاب: مسنون ادعیہ واذکار، حدیث نمبر: 3462، اس حدیث کو سنن اربعہ کے محدثین میں سے صرف امام ترمذی نے روایت کیا ہے، (تحفۃ الأشراف: 9365)، شیخ البانی رحمہ اللہ نے "التعلیق الرغیب" (2 / 245و256)، "الکلم الطیب" (15 / 6) اور "الصحیحۃ" (106) میں اس حدیث کو حسن قرار دیا۔

Ibn Mas`ud narrated that: The Messenger of Allah (ﷺ) said: "I met Ibrahim on the night of my ascent, so he said: 'O Muhammad, recite Salam from me to your nation, and inform them that Paradise has pure soil and delicious water, and that it is a flat treeless plain, and that its seeds are: "Glory is to Allah (Subḥān Allāh) [and] all praise is due to Allah (Al-ḥamdulillāh) and 'none has the right to be worshipped but Allah' (Lā ilāha illallāh), and Allah is the greatest (Allāhu Akbar)."

Jami` at-Tirmidhi , Chapters on Supplication, Chapter: Concerning That The Plants Of Paradise Are: "Glory Is To Allah And All The Praise Is To Allah...", Hadith 3462

(6) چھٹویں فضیلت - جنت کا حصول آسان ہو جاتا ہے۔ "خصلتان لا یحافظ علیها عبد مسلم الا دخل الجنة" (سنن ابی داؤد: 5065)۔

مداومت و ہمیشگی کے ساتھ ان سہل ترین اذکار کے اہتمام کرنے کا روزِ قیامت، میزانِ اعمال میں اس قدر وزن ہو گا کہ یہ جنت میں لے جائیں گے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " خَصْلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ: يُسَبِّحُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَيَحْمَدُ عَشْرًا، وَيُكَبِّرُ عَشْرًا فَذَلِكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ، وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ، وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَذَلِكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ؟، قَالَ: يَأْتِي أَحَدَكُمْ يَعْنِي الشَّيْطَانَ فِي مَنَامِهِ فَيُنَوِّمُهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَهُ، وَيَأْتِيهِ فِي صَلَاتِهِ فَيُذَكِّرُهُ حَاجَةً قَبْلَ أَنْ يَقُولَهَا ".()

سنن ابی داود، أَبْوَابُ النَّوْمِ، باب فِي التَّسْبِيحِ عِنْدَ النَّوْمِ: 5065، "سنن الترمذی"/الدعوات 25 (3410)، سنن النسائی/السهو 91 (1349)، سنن ابن ماجه/الإقامة 32 (926)، (تحفة الأشراف: 8638)، وقد أخرجه: مسند احمد (2/160، 205)، قال الشيخ الألبانی: صحيح

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دو خصلتیں یا دو عادتیں ایسی ہیں جو کوئی مسلم بندہ پابندی سے انہیں (برابر) کرتا رہے گا تو وہ ضرور جنت میں داخل ہو گا، یہ دونوں آسان ہیں اور ان پر عمل کرنے والے لوگ تھوڑے ہیں (۱) ہر نماز کے بعد دس بار « سبحان اللہ » اور دس بار « الحمد للہ » اور دس بار « اللہ اکبر » کہنا، اس طرح یہ زبان سے دن اور رات میں ایک سو پچاس بار ہوئے، اور قیامت میں میزان میں ایک ہزار پانچ سو بار ہوں گے، (کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے) اور سونے کے وقت چونتیس بار « اللہ اکبر »، تینتیس بار « الحمد للہ »، تینتیس بار « سبحان اللہ » کہنا، اس طرح یہ زبان سے کہنے میں سو بار ہوئے اور میزان میں یہ ہزار بار ہوں گے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ (کی انگلیوں) میں اسے شمار کرتے ہوئے دیکھا ہے، لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! یہ دونوں کام تو آسان ہیں، پھر ان پر عمل کرنے والے تھوڑے کیسے ہوں گے؟ تو آپ نے فرمایا: (اس طرح کہ) تم میں ہر ایک کے پاس شیطان اس کی نیند میں آئے گا، اور ان کلمات کے کہنے سے پہلے ہی اسے سلا دے گا، ایسے ہی شیطان تمہارے نماز پڑھنے والے کے پاس نماز کی حالت میں آئے گا، اور ان کلمات کے ادا کرنے سے پہلے اسے اس کا کوئی (ضروری) کام یاد دلا دے گا، (اور وہ ان تسبیحات کو ادا کئے بغیر اٹھ کر چل دے گا)۔

سنن ابی داود / ابواب: سونے سے متعلق احکام و مسائل / باب: سوتے وقت تسبیح پڑھنے کا بیان۔ حدیث نمبر: 5065، "سنن

الترمذی"/الدعوات 25 (3410)، سنن النسائی/السہو 91 (1349)، سنن ابن ماجہ/الإقامة 32 (926)، (تحفة الأشراف: 8638)، مسند احمد (2/160، 205)، شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

Narrated Abdullah ibn Amr: The Prophet ﷺ said: There are two qualities or characteristics which will not be returned by any Muslim without his entering Paradise. While they are easy, those who act upon them are few. One should say: "Glory be to Allah" ten times after every prayer, "Praise be to Allah" ten times and "Allah is Most Great" ten times. That is a hundred and fifty on the tongue, but one thousand and five hundred on the scale. When he goes to bed, he should say: "Allah is Most Great" thirty-four times, "Praise be to Allah" thirty-three times, and Glory be to Allah thirty-three times, for that is a hundred on the tongue and a thousand on the scale. (He said:) I saw the Messenger of Allah ﷺ counting them on his hand. The people asked: Messenger of Allah! How is it that while they are easy, those who act upon them are few? He replied: The Devil comes to one of you when he goes to bed and he makes him sleep, before he utters them, and he comes to him while he is engaged in prayer and calls a need to his mind before he utters them.

Sunan Abi Dawud, Abwab Un Noam, Chapter: Reciting Tasbih when going to sleep : 5065

(7) ساتویں فضیلت۔ مغفرت کا حصول آسان ہو جاتا ہے۔ "غفر له خطاياه وإن كان مثل زبد البحر" (مسلم: 597)۔

ان اذکار کی بدولت اللہ تعالی کا یہ فضل عظیم حاصل ہو گا کہ چاہے گناہ سمندر کے غیر معتد بہ جھاگ برابر ہو جائیں تب بھی اللہ تعالی کی مغفرت مل کر رہے گی:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ".

صحیح مسلم، كِتَاب الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاة، باب اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَبَيَانِ صِفَتِهِ: ترقیم فواد عبد الباقی: 597

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی: "جس نے ہر نماز کے بعد تینتیس (33) مرتبہ "سبحان اللہ" تینتیس (33) دفعہ "الحمد اللہ" اور تینتیس (33) بار "اللہ اکبر" کہا، یہ ننانوے ہو گے اور سو (100) پورا کرنے کے لیے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ"، یعنی "کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ، اکیلا ہے وہ، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی ہے سلطنت اور اسی کیلئے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے" کہا، اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے، چاہے وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں

صحیح مسلم، مسجدوں اور نماز کی جگہ کے احکام، باب: نماز کے بعد والے اذکار پڑھنے کا استحباب اور ذکر کا طریقہ کیا ہو: 597

Abu Huraira reported Allah's Messenger(ﷺ)as saying: If anyone extols Allah after every prayer thirty-three times, and praises Allah thirty-three times, and declares His Greatness thirty-three times, ninety-nine times in all, and says to complete a hundred:" There is no god but Allah, having no partner with Him, to Him belongs sovereignty and to Him is praise due, and He is Potent over everything," his sins will be forgiven even If these are as abundant as the foam of the sea.

.Sahih Muslim , The Book of Mosques and Places of Prayer, Chapter: It is recommended to recite statements of remembrance after the prayer, and how that is to be done, Hadith 597

(8) آٹھویں فضیلت۔ نماز کے بعد کے اوراد میں آیات کی تلاوت، دعاء مسئلہ واذکار (دعاء عبادت) تینوں اقسام شامل ہیں، تینوں کے فضائل حاصل ہو جائیں گے۔

(9) نویں فضیلت۔ نماز فجر کے بعد اذکار میں سورج طلوع ہونے کے کچھ دیر بعد تک مشغول رہتے ہوئے نماز اشراق ادا کرنے پر حج اور عمرہ کا کامل ثواب حاصل ہو گا:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ" قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "

تَامَّةٍ تَامَّةٍ ". قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، قَالَ: وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيل، عَنْ أَبِي ظِلَالٍ، فَقَالَ: هُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ، قَالَ مُحَمَّدٌ: وَاسْمُهُ هِلَالٌ.

سنن ترمذی، أبواب السفر، باب ذِكْرِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلاَةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: 1644)، قال الشيخ الألباني: حسن، التعليق الرغيب (1/164 و 165)، المشكاة (971)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "جس نے نماز فجر جماعت سے پڑھی پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ سورج نکل گیا، پھر اس نے دو رکعتیں پڑھیں، تو اسے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملے گا"۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "پورا، پورا، پورا، یعنی حج و عمرے کا پورا ثواب"۔

سنن ترمذی / کتاب: سفر کے احکام و مسائل / باب: نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک مسجد میں بیٹھنا مستحب ہے، حدیث نمبر: 586، اس حدیث کو سنن اربعہ کے محدثین میں سے صرف امام ترمذی نے روایت کیا ہے، اور شیخ اَلبانیؒ نے "التعلیق الرغیب" (1/164 و 165) اور "المشکاۃ" (971) میں اس حدیث کو حسن قرار دیا۔

Anas bin Malik narrated that:

the Messenger of Allah said: "Whoever prays Fajr in congregation, then sits remembering Allah until the sun has risen, then he prays two Rak'ah, then for him is the reward like that of a Hajj and Umrah." He said: "The Messenger of Allah said: 'Complete, complete, complete.'"

Jami` at-Tirmidhi , The Book on Traveling, Chapter: What Has Been Mentioned About What Is Recommended When Sitting After The Subh Prayer Until The Sun Has Risen, Hadith 586

نوٹ: بعض اہل علم نے وضاحت کی کہ نمازِ فجر کے بعد اسی جگہ "بیٹھنا" یہ شرط یا فرض نہیں البتہ مستحب ہے کیونکہ سند میں کلام ہے متن کے اس حصہ میں جہاں بیٹھنے کا ذکر ہے واللہ اعلم

(10) دسویں فضیلت۔ اللہ تعالی کے حکم کی تعمیل اور اس کی رضا و خوشنودی حاصل ہوتی ہے، فرمان الٰہی ہے:

فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ۖ وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ

النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَىٰ ﴿سورة طه:130﴾

"پس ان کی باتوں پر صبر کر اور اپنے پروردگار کی تسبیح اور تعریف بیان کرتا رہ، سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے، رات کے مختلف وقتوں میں بھی اور دن کے حصوں میں بھی تسبیح کرتا رہ، بہت ممکن ہے کہ تو راضی ہو جائے۔"

So be patient over what they say and exalt [Allah] with praise of your Lord before the rising of the sun and before its setting; and during periods of the night [exalt Him] and at the ends of the day, that you may be satisfied.

وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ ﴿٤٠﴾

اور رات کے وقت بھی تسبیح کریں اور نماز کے بعد بھی

And [in part] of the night exalt Him and after prostration.

(11) گیارہویں فضیلت - اتباعِ سنت قولیہ و سنت فعلیہ سے اتباعِ سبیل حاصل ہوتا ہے۔(نبی ﷺ کی قولی اور فعلی سنتوں پر عمل آوری سے راہ حق کی سبیل کی اتباع میسر آجاتی ہے)۔

(12)۔ بارہویں فضیلت: باقیات اور معقبات کی فضیلت حاصل ہوتی ہے۔

باقیات یعنی دائمی رہنے والے نیکیوں کے اجر و ثواب اور معقبات یعنی چہار جانب سے بندہ مومن کی حفاظت کرنے والے فرشتوں کی حمایت حاصل ہوتی ہے۔

علامہ ابنِ قیم رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے کے 100 سے زائد فوائد بیان فرمائے ہیں جیسے رنج و غم سے نجات، قلبی فرحت و شادمانی، رزق میں زیادتی کا باعث، حصولِ رضائے الہیٰ، شیطان کی مکارانہ چالوں سے خلاصی، رحمت الہی اور سکون واطمینان کے نزول کا سبب، بدن اور قلب و روح کی غذا اور ان کے لئے جلاء و صیقل، دنیا میں ہمت، طاقت، راحت، تکان سے نجات وغیرہ۔

اذکار کے بعض کلمات کی شرح

اور (31) اسباق

اذکار کے بعض کلمات کی شرح اور بعض اسباق

سبق:(1) اللّٰهُ أَكْبَرُ - اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بڑائی اور کبریائی بیان کرتا ہے بندہ نماز کی شروعات اذان سے ہوتی ہے اور اذان کی شروعات (اللّٰهُ أَكْبَرُ) سے ہوتی ہے چنانچہ زندگی کا مقصد یہ ہے کہ ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کی جائے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذکر بلند کیا جائے، دنیوی مشغولیات کے دوران جب اذان ہو تو تمام مشغولیات کو کچھ دیر کے لیے چھوڑ کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بڑائی میں لگ جانا چاہئے مصروفیات کو چھوڑ کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت میں لگ جانا چاہئے اور جب مؤذن اللہ کی طرف بلائے تو ہمیں یہ ثبوت دینا چاہئے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت ہی ہماری زندگی کا عین مقصد ہے اور ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ﴾ کا یہی تقاضا ہے یعنی کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی عبادت ہر چیز سے مقدم ہے۔

سبق:(2) استغفار: اللہ تبارک وتعالی سے مغفرت طلب کرنا اور عربی میں "مغفر" سر پر پہنی جانے والی جنگوں میں حفاظتی ٹوپی کو کہتے ہیں اس طرح اس کے ذریعہ دشمنوں کے حملہ اور حادثات سے سر کی حفاظت اور ستر پوشی دو فوائد حاصل ہوتے ہیں، اور طلبِ مغفرت میں بندہ کو دو فوائد ملتے ہیں ایک یہ کہ اس سے صادر ہونے والے دنیوی گناہوں کی پردہ پوشی اور آخرت میں مواخذہ نہیں ہوتا ہے اور یہ ادعیہ میں اعظم درجہ کا ذکر ہے کیونکہ اللہ تعالی کی جناب میں گناہوں کی معافی مانگنا یہ ایک عظیم عمل ہے اور اذکار بعد الصلوۃ میں بندہ کو اسی استغفار کی توفیق ملتی ہے اور اس کی عبادت کو کمال حاصل ہوتا ہے کیونکہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور اس کو دنیوی اعتبار سے بھی عظیم ترین منفعتیں ملتی ہیں جیسے فرمان الہی ہے:

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ﴿10﴾ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ﴿11﴾ وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا ﴿ سورۃ نوح:10تا12﴾

اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے (10) وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا (11) اور تمہیں خوب پے درپے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے نہریں نکال دے گا (12)

And said, 'Ask forgiveness of your Lord. Indeed, He is ever a Perpetual Forgiver. (10)He will send [rain from] the sky upon you in [continuing] showers (11) And give you increase in wealth and children and provide for you gardens and provide for you rivers(12).

سبق:(3)-"أَنتَ السَّلَامُ ":۔ لفظ "السَّلَامُ" اللہ تعالی کے اسماء حسنی تنزیہہ ومقدسہ میں سے ہے جیسے سبوح، قدوس، یعنی اللہ تعالی کی ذات اقدس ہر قسم کے معائب، حوادث، تغیرات، آفات اور مخلوقات کی مماثلت وغیرہ سے منزہ و پاک ہے اور امن وسلامتی اللہ تعالی ہی عطا کرنے والا ہے اور اللہ کے اسماء حسنی اور صفاتِ علیا سے دعاء مانگنا قبولیتِ دعا کا اہم ذریعہ ہے۔ نماز کے بعد اس دعاء کا معنی یہ ہے کہ اے اللہ! میں تجھ سے تیرے اسم کریم کے وسیلہ سے یہ مانگتا ہوں کہ تو میری اس نماز کو میرے حق میں میری سیئات اور لغزشوں کا کفارہ اور رفع درجات کا سبب بنادے۔

سبق:(4)"السلام" کا معنی: اللہ تعالی کی ذات اقدس ہر قسم کے معائب، حوادث، تغیرات اور آفات وغیرہ سے منزہ و پاک ہے اور 2۔ امن وسلامتی اللہ تعالی ہی عطا کرنے والا ہے۔

سبق:(5)-"تَبَارَكتَ":۔ بندہ اللہ سے خیر وبرکت کا طالب ہے۔ غیر شرعی وغیر ثابت شدہ تبرک حاصل کرنے یا عقائد رکھنے سے پرہیز کرے۔ تبرک کی شرعی اور غیر شرعی طریقے پر معتبر کتب کا مطالعہ کرے۔

سبق:(6)-"تَبَارَكتَ" یہ لفظ "برکت" سے ہے جس میں خوب کثرت اور اس میں دوام ہونے کا معنی ہے یعنی تیری خیر وبرکت بلند تر اور خوب تر ہے کیونکہ اللہ تعالی کی ذات لامتناہی اور عظیم تر برکات والی ہے۔

"يَاذَا الجَلَالِ وَالإِكرَامِ":۔ کا دعاؤں میں اضافہ دعا کی قبولیت کا ذریعہ ہے۔ "اَلِظُّوا بِيَا ذَا الجَلَالِ وَالإِكرَامِ"۔

سبق:(7)-" يا ذا الجَلالِ وَالإِكرام "" ذا " صاحب کے معنی میں ہے، "الجَلالِ " جل: عظمت یعنی عظیم ہونا، صاحب عظمت ہونا، کیونکہ اللہ تعالی کی ذات اقدس میں عظمت کے تمام اوصاف مجتمع ہیں اور ایسی ذات ہی صاحب جلال ہوگی " الإِكرام "یعنی صاحب کرم وعطاء، صاحب خیر وعطاء، خلاصہ یہ ہے اللہ تعالی مطلق بے نیاز اور فضل کامل والی ذات باری ہے، اپنی دعاؤں میں ان الفاظ کا اضافہ دعا کی قبولیت کا ذریعہ ہے، اسی لئے نبی ﷺ نے اس کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:

عَنْ أَنَسٍ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَلِظُّوا بِيَا ذَا الجَلَالِ وَالإِكرَامِ ".

سنن ترمذی، کتاب الدعوات عن رسول الله صلی الله علیه وسلم: 3525

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: " یا ذا الجلال والإکرام " کو لازم پکڑو (یعنی:

اپنی دعاؤں میں برابر پڑھتے رہا کرو"۔

سنن ترمذی / کتاب: مسنون ادعیہ واذکار / باب: دکھ تکلیف کے وقت دعا پڑھنے کا باب۔ حدیث نمبر: 3525

Anas narrated that the Prophet (ﷺ) said: "Be constant with: 'O Possessor of Majesty and Honor (Yā Dhal-Jalāli wal-Ikrām).'"

Jami` at-Tirmidhi, Chapters on Supplication, Chapter: The Statement: "O Living! O Self-Sustaining Sustainer!" And Being Constant With Saying: "O Possessor Of Majesty And Honor", Hadith 3525

سبق:(8)- "جَلال":۔ عظمت و کبریائی والا / الاکرام / انبیاء اور صالحین کو انعام واکرام عطا کرنے والا اللہ ہے۔

سبق:(9)- جلال سے تعظیم کا احساس پیدا ہوتا ہے بندہ کے دل میں۔ اور اکرام سے بندہ کے دل میں حمد و محبت پیدا ہوتی ہے" جیسا کہ فرمان الہی ہے:

"وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ"

اور ایمان والے اللہ کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں۔

سبق:(10)- "لا إله إلا الله" یہ افضل ذکر ہے اور اس سے توحید سے محبت اور شرک سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اثباتِ حق اور ردِ باطل کی عادت بنتی چلی جاتی ہے۔

سبق:(11)- "وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شيئ قدير" ملک، حمد، قدیر، سے بندہ کا اللہ پر توکل مضبوط ہو جاتا ہے۔ "وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" یعنی اللہ تعالی کی ہر چیز پر ایسی قدرت کاملہ اور عامہ ہے کہ اس کو کوئی چیز عاجز و بے بس نہیں کر سکتی کیونکہ ہر چیز اسی کی ملکیت ہے، اسی لئے وہی حمد و ثناء کا حقیقی سزاوار ہے، ان ادعیہ سے بندہ کا اللہ پر توکل بام عروج کو پہنچ جاتا ہے۔

سبق:(12)- "لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ولا مُعطِيَ لِما منَعتَ"

اور جب بندہ مومن اس کلمہ کے معنی و مدلول کی معرفت رکھتے ہوئے کہتا ہے تو اللہ تعالی پر توکل و یقین اور اطمینان اور اس کے ساتھ

حسن ظن کے تئیں اس کے دل کو تقویت ملتی ہے اور یہ کہ وہ کامل طریقہ سے اللہ ہی کے دربار کا سوالی بن جاتا ہے اور اس کو مخلوقات اور دشمنوں کے خوف سے آزادی ملتی ہے چاہے ساری دنیا کے انس و جن اکٹھے ہو جائیں اور ان کا مقام کتنا ہی بڑا ہو تا رہے ۔ مستقبل کے خوف یا اس کا رزق اور مال و دولت چھن جانے جیسے بیجا خوف و خدشات سے مامون ہو جاتا ہے کہ پروردگار کی جو عطاء و کرم اس تک پہنچنے والی ہے، وہ پہنچ کر ہی رہے گی، اس تک تک پہنچنے سے اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اللہ تعالی کا حکم نہ ہو تو کوئی کچھ نہیں کر سکتا ہے۔ اس کا توکل و یقین اس طرح مضبوط ہوتا ہے کہ اسباب اپنائے ہوں اور یہ یقین رکھي کہ باقی مسبب حقیقی اللہ ہے اور سارے امور اللہ کے حوالے کر دیا جائے اور حتی المقدور محنت کے بعد اس کے فیصلوں سے راضی رہے اور ہمیشہ دعائیں کرتا رہے جیسا کہ فرمان الہی ہے:

﴿مَّا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِن رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۖ وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِن بَعْدِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ سورۃ فاطر :2﴾

"اللہ تعالیٰ جو رحمت لوگوں کے لئے کھول دے سو اس کا کوئی بند کرنے والا نہیں اور جس کو بند کر دے سو اس کے بعد اس کا کوئی جاری کرنے والا نہیں اور وہی غالب حکمت والا ہے۔"

Whatever Allah grants to people of mercy - none can withhold it; and whatever He withholds - none can release it thereafter. And He is the Exalted in Might, the Wise.

سبق:(13)-"وَلا يَنْفَعُ ذا الجَدِّ مِنْكَ الجَد"" الجَدِّ "بانصیب اور قسمت والا ہونا، عظیم پوزیشن و جاہ اور مقام و مرتبہ اور حکمرانی کو کہتے ہیں، امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ دنیوی مال و دولت، عظمت و شان اور حکمرانی رکھنے والے کو اس کے یہ تمام مراتب عالیہ، نہ دنیا میں حقیقی نفع بخش ہوں گے اور نہ آخرت میں اس کو نجات دلائیں گے بلکہ ایمان اور عمل صالح اور اللہ تعالی کی طاعت و فرمابرداری ہی دنیا اور آخرت میں فلاح و کامرانی دلائے گا اور شیخ عبد اللہ الفوزان فرماتے ہیں کہ ایمان و عمل صالح ہی انسان کو فائدہ دے گا، فرمان الہی ہے:

الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا ﴾سورۃ الکهف:46﴾

"مال و اولاد تو دنیا کی ہی زینت ہے، اور (ہاں) البتہ باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک از روئے ثواب اور (آئندہ کی) اچھی توقع کے بہت بہتر ہیں۔"

Wealth and children are [but] adornment of the worldly life. But the enduring good deeds

are better to your Lord for reward and better for [one's] hope.

نیز فرمان الٰہی ہے:

"وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ." ﴿سورة الرعد:11﴾

اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کی سزا کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ بدلا نہیں کرتا

And when Allah intends for a people ill, there is no repelling it.

حدیث شریف میں وارد ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "... وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ"، صحيح مسلم، كِتَاب الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ، باب فَضْلِ الِاجْتِمَاعِ عَلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَعَلَى الذِّكْرِ: ترقيم فواد عبد الباقي: 2699

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "۔۔۔اور جس کے عمل نے اسے (خیر کے حصول میں) پیچھے رکھا، اس کا نسب اسے تیز نہیں کر سکتا۔"

صحیح مسلم، ذکر الٰہی، دعا، توبہ، اور استغفار، باب: قرآن کی تلاوت اور ذکر کے لیے جمع ہونے کی فضیلت: 2699

Abu Huraira reported Allah's Messenger (ﷺ) as saying:...and he who is slow-paced in doing good deeds, his (high) lineage does not make him go ahead.

Sahih Muslim, The Book Pertaining to the Remembrance of Allah, Supplication, Repentance and Seeking Forgiveness, Chapter: The Virtue Of Gathering To Read Quran And To Remember Allah, Hadith 2699

سبق: (14)- "لَا حولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ" برائی سے دور ہونے اور نیک عمل کرنے کی دونوں قوت بھی اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اسی لیے اللہ سے توفیق مانگے اطاعت کرنے اور معصیت سے بچنے کے لئے، کچھ لوگ برائی سے بچتے ہیں لیکن نیکی نہیں کرتے ہیں۔ کچھ برائی سے نہیں بچتے اور نیکی بہت کرتے ہیں۔ کچھ تو برائی سے نہیں بچتے ہیں اور نیکی بھی نہیں کرتے ہیں۔ سب سے بہترین وہ ہیں جو برائی سے بچے اور نیکی میں سبقت کرے۔ تو مقتصد وہ ہے جو محرمات سے بچے اور واجبات ادا کرے اور رہا جو حرام سے بچا اور اسی طرح شبہات، و مکروہات سے بھی بچ گیا اور واجبات ادا کیا اور مستحبات کا بھی اہتمام کیا تو وہ سابق بالخیرات میں شمار ہو گیا(ابن تیمیہ)

نوٹ: "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَإِلَّا بِاللّٰهِ"" الحول"کا معنی حرکت ہے یا یہ" التحول"سے ہے کہ ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہونا،اور "قُوَّة"کا ظاہری معنی:اس"حَوْل"کے لئے ممکنہ قدرت اور استطاعت یا کسی عمل کی انجام دہی کی قدرت رکھنا ہے ،اس عظیم جملہ میں اللہ تعالی کے روبرو سر تسلیم خم کرنے اور اسی پر کامل توکل و اعتماد کرنے کا معنی پایا جاتا ہے اور امام طحاویؒ عقیدہ کی مشہور کتاب "عقیدۃ الطحاویہ"میں فرماتے ہیں:

"ولم يكلفهم الله تعالى إلا ما يطيقون، ولا يطيقون إلا ما كلفهم، وهو تفسير لا حول ولا قوة إلا بالله"

اور اللہ تعالی نے نے اپنے بندوں کو انہیں اعمال و افعال کا مکلف و پابند کیا ہے جو وہ کر سکتے ہیں اور تکلیف مالا یطاق کا انہیں پابند نہیں کیا اور یہ "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَإِلَّا بِاللّٰهِ" کی تفسیر ہے۔

اس کلمہ کے کئی معانی نقل کئے گئے ہیں کہ معصیت سے بچنے اور اس سے پناہ و حفاظت کی توفیق اور اس کی طاعت و فرمانبرداری کی استطاعت،اس کی مشیئت ہی سے ممکن ہے،ایک معنی یہ ہے کہ برائی کو دور کرنے یا اس سے دور ہونے اور خیر و بھلائی کا حصول اللہ تعالی ہی کی توفیق سے ہے، یہ بھی کہا گیا کہ معصیت سے عصمت،اللہ تعالی کے عصمت عطا کرنے سے اور اس کی اطاعت کرنے کی قوت،اس کی معونت و امداد ہی سے ہو گی۔

جمہور علماء کرام کی یہ تفسیر ہے کہ لفظ کا مدلول و مفہوم یہ ہے کہ "حَوْل"معصیت کے ساتھ اور "قُوَّة"طاعت کے ساتھ مختص ہے بلکہ لفظ "حَوْل"میں ہر نوعیت کا تحول شامل ہے۔

علامہ ابن قیمؒ کی تاثیر کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ:" لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ " میں اس بیماری یعنی رنج و غم کو دور کرنے کی دواء ہے کیونکہ اس میں کامل درجہ کی تفویض و خود سپردگی پائی جاتی ہے اور ہر قسم کے حول اور قوت سے براءت کرتے ہوئے اس کو اللہ تعالی ہی سے منسلک کر دیا جاتا ہے، نیز فرمایا کہ شیطان کو دھتکارنے اور اس کے مکر و فریب سے بچنے کے لئے اس کلمہ کی بڑی عجیب تاثیر ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ عالم علوی اور عالم سفلی میں کسی قسم کی حرکت اور ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہونے کا تحول اور قدرت اللہ تعالی ہی کی مشیئت و توفیق سے ہوتا ہے۔

سبق:(15)-نعمت ظاہری اور باطنی دونوں اللہ ہی سے مانگے۔ظاہری نعمت جیسے:نعمتِ مکان،نعمتِ شربِ ماء،نعمتِ اکل(کھانا)، لباس،سواری،اور ساری کائنات میں نظر آنے والی نعمتیں اور باطنی نعمتیں جیسے عقل،فہم،صحت،قوۃ،صلاحیتیں،قوۃِ ایمانی وغیرہ۔

"وَمَا بِكُم مِن نِّعۡمَة فَمِنَ اللَّهِ"

نوٹ: اگر ہم انسان پر اللہ تعالی کی ظاہری نعمتوں کی تحدید و تعیین کرنے پر غور و فکر کریں تو انہیں شمار کرنے اور ان کی تحدید کرنے سے تھک کر عاجز ہو جائیں کیونکہ زندگی کا کوئی لمحہ، پلک جھپکنے اور چمکنے کی جتنی مقدار یا اس سے کم تر یا زیادہ ایسی نہیں کہ اس میں انسان پر اللہ تعالی کی بے پناہ نعمتوں کا فضل شامل نہ ہو، فرمان الہی ہے:

"وَإِن تَعُدُّوا نِعۡمَةَ اللَّهِ لَا تُحۡصُوهَا إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ "﴿سورۃ النحل:18﴾

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو تم اسے نہیں کر سکتے۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے

And if you should count the favors of Allah, you could not enumerate them. Indeed, Allah is Forgiving and Merciful.

اور تمام نعمتوں کا مرجع اصلی اللہ سبحانہ کی ذات اقدس ہے:

"وَمَا بِكُم مِّن نِّعۡمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ "﴿سورۃ النحل:53﴾

"تمہارے پاس جتنی بھی نعمتیں ہیں سب اسی کی دی ہوئی ہیں"

اور بہت سے لوگ جب نعمتوں کا تذکرہ کرتے ہیں تو ان کا ذہن محض جسم وبدن سے متعلق لذتوں اور نعمتوں کی جانب ہی جاتا ہے اور وہ روحِ بدن کے ساتھ قائم اعظم ترین نعمت "دین اسلام" کو فراموش کر دیتے ہیں اور یہی وہ نعمت ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر اس نعمت کا احسان جتلایا ہے:

لَقَدۡ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِينَ إِذۡ بَعَثَ فِيهِمۡ رَسُولًا مِّنۡ أَنفُسِهِمۡ يَتۡلُو عَلَيۡهِمۡ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتَابَ وَالۡحِكۡمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبۡلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿سورۃ آل عمران:164﴾

بے شک مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ ان ہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے، یقیناً یہ سب اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

Certainly did Allah confer [great] favor upon the believers when He sent among them a Messenger from themselves, reciting to them His verses and purifying them and teaching them the Book and wisdom, although they had been before in manifest error.

"الۡيَوۡمَ أَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِينَكُمۡ وَأَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الۡإِسۡلَامَ دِينًا ۔"(سورۃ المائدۃ:3)

آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔

This day those who disbelieve have despaired of [defeating] your religion; so fear them not, but fear Me. This day I have perfected for you your religion and completed My favor upon you and have approved for you Islam as religion.

اللہ تعالی کی اپنے بندوں پر دو قسم کی نعمتیں ہیں، ایک ظاھری اور دوسری باطنی:

ظاھری نعمتوں سے مراد وہ نعمتیں ہیں جن کا تعلق عقل یا حواس کے ساتھ ہوتا ہے جیسے اللہ تعالی کا ہمیں اشرف المخلوقات میں شامل کرنا اور کمال اور احسن ترین تخلیق (غافر: 62)، والدین کا اپنی اولاد کے حق میں بے پناہ رحم و کرم کرنا (لقمان: 14)، بقائے حیات کے اسباب کو انسانوں کے لئے مسخر کر دینا (البقرۃ: 164) اور صحت و تندرستی (الشعراء: 80)، گھر و جائیداد کی نعمت، کھانے اور پانی کی نعمت، پہننے اوڑھنے کی نعمت، سواریوں کی نعمت، جاہ و عزت، اور دنیا میں طاعات کرنے کی توفیق میسر آنا وغیرہ ہیں۔

باطنی نعمتوں کا مطلب وہ نعمتیں ہیں جن کا ادراک عقل اور حواس سے نہیں کیا جا سکتا اور جو لوگوں سے مخفی ہوتی ہیں جیسے معرفت اور عقل و خرد اور مسلمان کو اللہ تعالی کے بارے میں حاصل ہونے والا علم، اس کے ساتھ حسن یقین، طاعات اور حسنات کی توفیق، اللہ تعالی کی جانب سے بندہ سے آفات و بلاؤں کا ٹل جانا اور اس کے بد عملیوں کو پردہ راز میں رکھنا، کائنات کی وہ نعمتیں جو اللہ تعالی نے بندہ کے لئے مسخر کر رکھی ہیں اور جن کا ادراک عقل و حس ممکن نہیں، اور بالآخر انجام کار کے طور پر آخرت میں اہل ایمان کے لئے اللہ تعالی کی جانب سے تیار کردہ وہم و خیال اور تصور سے بالاتر نعمتیں ہیں۔

سبق: (16)- ثناء حسن:۔ حمد، مدح، شکر۔

"الثناء الحسن"، "الثناء" کا معنی: حمد، مدح اور شکر ہے اور اس میں اوصاف حمیدہ کی تکرار کا معنی پایا جاتا ہے اور اس کی مستحق ذات اقدس اللہ تعالی ہی ہے۔ بعض علماء کا قول ہے کہ یہ حمد کی دوبارہ تکرار ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے کہ:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:... سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سورۃ الفاتحۃ آیۃ 2، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: حَمِدَنِي عَبْدِي، وَإِذَا قَالَ: الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سورۃ الفاتحۃ آیۃ 3، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي...

صحيح مسلم، كِتَاب الصَّلَاةِ، باب وُجُوبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَإِنَّهُ إِذَا لَمْ يُحْسِنِ الْفَاتِحَةَ وَلاَ أَمْكَنَهُ تَعَلُّمُهَا قَرَأَ مَا تَيَسَّرَ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا، ترقيم فواد عبد الباقي: 395

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ۔۔۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "اللہ تعالی نے

فرمایا: میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کی ہے اور میرے بندے نے جو مانگا، اس کا ہے جب بندہ ﴿الحمد للہ رب العالمین﴾ "سب تعریف اللہ ہی کے لیے جو جہانوں کا رب ہے۔" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی۔ اور جب وہ کہتا ہے: ﴿الرحمن الرحیم﴾ "سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہمیشہ مہربانی کرنے والا۔" تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی۔۔۔

صحیح مسلم / نماز کے احکام و مسائل / باب: ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنے کا وجوب، اور جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑھ سکتا ہو، اس کے لیے قرآن میں اس کے علاوہ جو آسان ہو اس کو پڑھنے کا بیان۔ حدیث نمبر: 395

Abu Huraira reported:...he had heard the Messenger of Allah(ﷺ)declare that Allah the Exalted had said: I have divided the prayer into two halves between Me and My servant, and My servant will receive what he asks. When the servant says: Praise be to Allah, the Lord of the universe, Allah the Most High says: My servant has praised Me. And when he (the servant) says: The Most Compassionate, the Merciful, Allah the Most High says: My servant has lauded Me....

Sahih Muslim , The Book of Prayers, Chapter: It Is Obligatory To Recite Al-Fatihah In Every Rak'ah; If A Person Cannot Recite Al-Fatihah Or Cannot Learn It, Then He Should Recite Whatever Else He Can Manage, Hadith 395

سبق: (17)- "مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ" توحیدِ خالص، اطاعت، عبادتِ خاصۃ۔

"مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ" اس جملہ میں توحید خالص شامل ہے یعنی شرک کے تمام شوائب اور بدعات کے تمام شوائب سے اللہ تعالیٰ کو خالص کرتے ہوئے کیونکہ مشرک، مخلص نہیں ہوتا اور نہ ہی بدعتی میں اخلاص پایا جاتا ہے، مشرک کی نیت میں اخلاص نہیں ہوتا اور بدعتی کے عمل اور اتباع میں اخلاص نہیں پایا جاتا ہے اور لفظ "الدِّين" کا معنی عمل ہے۔ اگر کوئی نمازی اپنی نماز اور اذکار میں ریاکاری کرتا ہے تو گویا وہ اپنا آپ کے خلاف یہ بر ملا اعلان کر رہا ہے کہ وہ اپنے دعوی میں جھوٹا ہے۔

"وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ" کیونکہ ہم کو اپنے دین اسلام کی حقانیت صد فیصد یقین ہے اور اسی دین کی بدولت ہم معزز ترین اور غالب رہیں گے اور دین اور ایمان پر فخر کرنے کا یہ ایک اعلی ترین مقام ہے کہ مومن حقیقی اپنے عقیدہ توحید اور ایمان پر ڈنکے کی چوٹ پر

اظہار افتخار کرے۔

سبق:(18)-"سُبْحَانَ اللّٰهِ" اللہ سے ہر عیب کی نفی کرتا ہے بندہ۔

" سُبْحَانَ اللّٰهِ"اس کو کلمہ تسبیح کہتے ہیں جو اصول توحید کی ایک عظیم اصل اور ایمان باللہ عزوجل کے ارکان کا اساسی رکن ہے، جس میں بندہ مومن اللہ سبحانہ وتعالی کو ہر قسم کے عیب، نقص، اوہام فاسدہ اور جھوٹے گمانوں سے پاک ومنزہ کرتا ہے اور لفظ "سُبْحَان" کی لغوی اصل میں یہ معنی پایا جاتا ہے کیونکہ یہ لفظ " السَّبْح "سے ماخوذ ہے جس کا معنی" البُعد "یعنی دور ہونا ہے،لہذا اللہ عزوجل کی تسبیح یہ ہے کہ دلوں اور افکار وخیالات، توہمات کو اس امر سے بعید تر کیا جائے کہ اس کی ذات میں کسی نقص کا گمان کر کیا جائے یا اس کی جانب شر وفساد کی نسبت کی جائے بلکہ اس کو ہر اس عیب ونقص سے منزہ ومبرا کریں جو مشرکین اور ملحدین کی جانب سے کئے جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں اسی معنی کے سیاق میں یہ آیت ہے:

مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِن وَلَدٍ وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَٰهٍ إِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ إِلَٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿سورة المؤمنون:91﴾

نہ تو اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا اور نہ اس کے ساتھ اور کوئی معبود ہے، ورنہ ہر معبود اپنی مخلوق کو لئے لئے پھرتا اور ہر ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتا۔ جو اوصاف یہ بتلاتے ہیں ان سے اللہ پاک (اور بے نیاز) ہے۔

Allah has not taken any son, nor has there ever been with Him any deity. [If there had been], then each deity would have taken what it created, and some of them would have sought to overcome others. Exalted is Allah above what they describe [concerning Him].

اسی طرح ملاحظہ فرمائیں:(الصافات/158-159)،(الحشر/23)وغیرہ

اور اسی قبیل سے امام مسلم سے مروی روایت ہے:

عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ: " صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ، فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ، ثُمَّ مَضَى، فَقُلْتُ: يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ، فَمَضَى، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ بِهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا، يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا، إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ، وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا، قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى، فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ ". قَالَ: وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ مِنَ الزِّيَادَةِ، فَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

صحیح مسلم، كِتَاب صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا، باب اسْتِحْبَابِ تَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ: ترقیم فواد عبد الباقی:
772

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک رات میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے سورہ بقرہ کا آغاز فرمایا، میں نے (دل میں) کہا: آپ سو آیات پڑھ کر رکوع فرمائیں گے مگر آپ آگے بڑھ گئے میں نے کہا: آپ اسے (پوری) رکعت میں پڑھیں گے، آپ آگے پڑھتے گئے، میں نے سوچا، اسے پڑھ کر رکوع کریں گے مگر آپ نے سورہ نساء شروع کر دی، آپ نے وہ پوری پڑھی، پھر آپ نے آل عمران شروع کر دی، اس کو پورا پڑھا، آپ ٹھہر ٹھہر کر قرائت فرماتے رہے جب ایسی آیت سے گزرتے جس میں تسبیح ہے تو سبحان اللہ کہتے اور جب سوال (کرنے والی آیت) سے گزرتے (پڑھتے) تو سوال کرتے اور جب پناہ مانگنے والی آیت سے گزرتے تو۔(اللہ سے) پناہ مانگتے، پھر آپ نے رکوع فرمایا اور سبحان ربی العظیم کہنے لگے، آپ کا رکوع (تقریباً) آپ کے قیام جتنا تھا۔ پھر آپ نے "سمع الله لمن حمده" کہا: پھر آپ لمبی دیر کھڑے رہے، تقریباً اتنی دیر جتنی دیر رکوع کیا تھا، پھر سجدہ کیا اور "سبحان ربی الاعلی" کہنے لگے اور آپ کا سجدہ (بھی) آپ کے قیام کے قریب تھا۔ جریر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے کہا: (سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد") یعنی ربنا لک الحمد کا اضافہ ہے۔)

صحیح مسلم، مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام، باب: تہجد میں لمبی قرأت کا مستحب ہونا: 772

Hudhaifa reported:I prayed with the Messenger of Allah (ﷺ) one night and he started reciting al-Baqara. I thought that he would bow at the end of one hundred verses, but he proceeded on; I then thought that he would perhaps recite the whole (surah) in a rak'ah, but he proceeded and I thought he would perhaps bow on completing (this surah). He then started al-Nisa', and recited it; he then started Al-i-'Imran and recited leisurely. And when he recited the verses which referred to the Glory of Allah, he glorified (by saying Subhan Allah-Glory to my Lord the Great), and when he recited the verses which tell (how the Lord) is to be begged, he (the Holy Prophet) would then beg (from Him), and when he recited the verses dealing with protection from the Lord, he sought (His) protection and would then bow and say: Glory be to my Mighty Lord; his bowing lasted about the same

length of time as his standing (and then on returning to the standing posture after ruku') he would say: Allah listened to him who praised Him, and he would then stand about the same length of time as he had spent in bowing. He would then prostrate himself and say: Glory be to my Lord most High, and his prostration lasted nearly the same length of time as his standing. In the hadith transmitted by Jarir the words are:" He (the Holy Prophet) would say:" Allah listened to him who praised Him, our Lord, to Thee i the praise."

Sahih Muslim , The Book of Prayer – Travellers, Chapter: It is recommended to recite for a long time in the night prayers, Hadith 772

عن حذيفة بن اليمان كان إذا مرَّ بآيةِ خوفٍ تعوَّذَ، وإذا مرَّ بآيةِ رَحمةٍ سأل، وإذا مرَّ بآيةٍ فيها تَنزيهُ اللهِ سبَّحَ۔

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب کسی خوف کی آیت سے گزرتے تو اللہ تعالی کی پناہ لیتے اور جب کسی رحمت کی آیت سے گزرتے تو اللہ تعالی سے وہ چیز مانگتے اور جب کسی ایسی آیت سے گزرتے جس میں اللہ سبحانہ وتعالی کی پاکی کا ذکر ہوتا تو سبحان اللہ کہتے۔

المحدث: الألباني، المصدر: صحيح الجامع، رقم: 4782، صحيح، الدرر السنية

سبق: (19)- "اللہ اکبر" سارے مسائل معمولی ہیں اور اللہ ہر مسئلہ حل کر سکتے ہیں

"اللّٰهُ أَكْبَرُ" لفظ "اللّٰهُ" اللہ تعالی کا وہ نام ہے جو صرف معبود برحق کے ساتھ خاص ہے جس میں تمام الٰہی صفات شامل ہیں اور جو ربوبیت کی تمام صفات سے متصف ہے، جو وجود حقیقی رکھنے میں یکتا ہے اور اس کے ماسوا تمام چیزیں فانی، ہلاک ہونے والی اور باطل ہیں اور ہر چیز کو بقاء صرف اسی ذات کے دینے سے ہے۔

لفظ "أَكْبَرُ" سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کی توضیح کے مطابق یہ ہے کہ "كَبُر شأنًا، وعَظُم سلطانًا"، اس کی شان و مرتبہ سب سے بڑا اور اس کی سلطنت سب سے عظیم ہے یعنی جس کے سامنے ہر چیز بالکل بے حقیقت ہے اور اس معنی سے قربت رکھنے والی یہ آیت ہے:

قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ

اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٤﴾

آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے لڑکے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر یہ تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں، تو تم انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب لے آئے۔ اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

Say, [O Muhammad], "If your fathers, your sons, your brothers, your wives, your relatives, wealth which you have obtained, commerce wherein you fear decline, and dwellings with which you are pleased are more beloved to you than Allah and His Messenger and jihad in His cause, then wait until Allah executes His command. And Allah does not guide the defiantly disobedient people."

نماز کے لئے دی جانے والی اذان کا آغاز بھی اسی کلمہ "اللّٰہُ أَکۡبَرُ" سے ہوتا ہے اور اس کے علاوہ "الحمدللہ" یا "سبحان اللہ" یا "لا الہ الا اللہ" جیسا کوئی لفظ نہیں، کیونکہ یہ لفظ بندہ مومن کو ہر اذان کے وقت یاد دلاتا رہتا ہے کہ تمام اعمال، افعال اور اشغال کو ترک کردے اور اگر آپ پاس کوئی ایسا عمل، فعل، شغل ہے جو نماز سے مشغول کر رہا ہو تو ہر اذان کا پہلا کلمہ یاد دلاتا ہے "اللّٰہُ أَکۡبَرُ"، اگر میٹنگ ہو تو اس سے بڑی چیز "اللّٰہُ أَکۡبَرُ"، اگر تجارت و کمپنی، ادارہ ہو تو "اللّٰہُ أَکۡبَرُ"، یہاں تک کہ آپ کے پاس مملکت ہو یا دنیا بھر کی تمام چیزیں ہو تو وہاں بھی "اللّٰہُ أَکۡبَرُ"، یعنی ہر بڑی سے بڑی چیز سے بڑی ذات "اللّٰہُ أَکۡبَرُ"، یہ لفظ سنتے ہی اپنے کام، میٹنگس، تجارت اور ساری مملکت اور ساری دنیا چھوڑ دیں اور نماز کے لئے آجائیں۔

1) اللہ ہر شئے سے بڑے ہیں، کسی کو اللہ سے زیادہ تسلیم نہ کرے، ربوبیت، الوہیت، اسماء وصفات میں "وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ"۔ طاعت، عبودیت میں اللہ سے زیادہ کسی کو تسلیم نہ کرے اور اس کا کوئی شریک نہیں ذرا برابر بھی۔

2) عظمت اور کبریائی کو تسلیم کرے۔ توحید کا راستہ اپنائے تندید سے دور رہے۔ "وَلَا تَجۡعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا"۔

سبق: (20)- "قِنِي عَذَابَكَ" اللہ کے عذاب سے پناہ طلب کرتا ہے بندہ، اسبابِ عذاب سے بھی بچا اور عذاب میں واقع ہونے سے بھی بچا۔

سبق:(21)-"تَبعَثُ "بعث بعد الموت کا عقیدہ رکھے۔اس عقیدہ کو تازہ کرتا رہے روزانہ، آخرت کے فکر سے گناہوں سے بچنا اور نیک عمل کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ سرکشی کے عذاب سے نجات ملتی ہے۔ "وَأَمَّا مَن طَغیٰ وَاٰثَرَ الحَیَاۃَ الدُّنیَا.........."۔ "اِنَّ الاِنسَانَ لَیَطغیٰ أَن رَّاٰہُ استَغنیٰ"۔

"اللهم قِنِي عذابَك يوم تبعثُ عبادَك"، " قِنِي عذابَك "یعنی اے اللہ!میری تیری بارگاہ میں دست بہ دعاء ہوں کہ تو مجھ کو اپنی حمایت میں رکھ لے اور جب روز قیامت میں اپنے بندوں کو دوبارہ اٹھاتو مجھ کو آخرت کے عذاب سے بچالینا۔اور لفظ "قِنِي " میں اللہ تعالی کی جانب سے فضل و احسان، جنت میں داخلہ اور عذاب سے نجات کا موجب بننے والے ہر قسم کے اعمال کی توفیق دینے کا معنی پنہاں ہے کیونکہ کسی بھی لفظ کے معنی میں عموم ہونا اصل ہے اور تخصیص کے لئے دلیل ضروری ہے اور " عذابَك " میں روز قیامت میں پائے جانے والے تمام عذابات شامل ہیں اور " عذابَك " میں عذاب کی نسبت اللہ تعالی کی جانب کی گئی تاکہ اس دن کی ہولناکی، شدت اور عظمت پر دلالت ہو، نیز اس میں تفویض وخودسپردگی کا معنی بھی پایا جاتا ہے کیونکہ رب سبحانہ ہی وہ ذات ہے جو اپنے بندوں میں کامل تصرف رکھتی ہے۔

اور یہ دعاء نبی ﷺ کی اللہ سبحانہ سے خوف وخشیت رکھنے اور اس کے لئے تذلل اختیار کرنے پر دلالت کرنے والی دعاؤں میں سے ایک ہے خیال رہے کہ نبی ﷺ کی جانب سے کی جانے والی اس طرح کی دعائیں آپ ﷺ کی امت کو تعلیم دینے کی غرض سے ہوتی ہیں کیونکہ اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ کو عذاب کا موجب بننے والے ہر قسم کے اعمال سے محفوظ رکھا تھا۔

سبق:(22)-"اِغفِرلِی"مغفرت میں ستر کا معنی بھی ہے اور گناہوں کے بدلے میں جو عذاب ملنے والا تھا اس سے معافی طلب کا معنی بھی ہے اور نامۂ اعمال سے مٹا کر عذاب سے درگزر کی بھی نفی ہے۔(اس کی وضاحت گزر چکی ہے)

سبق:(23)-"مَا قَدَّمتُ وَمَا أَخَّرتُ"(۱) جو گناہ کیا، اور اطاعت میں پیچھے رہ گیا۔(۲)۔دوسرا معنی:۔جو ماضی میں گناہ کیا اور جو غفلت میں سرزد ہوجائیں۔

"ما قدّمتُ وما أخّرتُ"، "ما قدّمتُ "یعنی واجبات تفریط فعل محرم کے ارتکاب، تقصیر جن گناہوں سے مغفرت طلب کرنا ضروری ہو اور ان پر مواخذہ کیا جاسکتا ہے " وما أخّرتُ "یعنی جو میری اس قول کے بعد مجھ سے مستقبل میں صادر ہونے والے اعمال و افعال کو بھی اپنی مغفرت میں شامل فرمالے، اور بعض علماء نے اس معنی کا احتمال بھی کیا کہ میرے مرنے کے بعد میرے گناہوں کے آثار کو بھی مٹادے جیسے کسی نے غیر صحیح چیز نشر کردی اور اس کے مرنے کے بعد لوگ اس پر عمل کرتے رہیں یا

کوئی برا عمل کر چھوڑا، یا انٹرنٹ پر کوئی خراب ویب سائٹ بنادی یا ٹویٹر پر کوئی برا اکاؤنٹ کھول دیا اور لوگ اس کو کھول کر قبیح چیزیں دیکھتے رہیں یا بری ریکارڈنگس کر دی جس میں گانے بجانے اور گالی گلوچ ہو، یا برہنہ لباس میں ملبوس عورتوں کی تصاویر جس سے لوگ فتنہ میں واقع ہوں کیونکہ توبہ نہ کرنے کی صورت میں ان تمام امور کا گناہ صاحب معصیت کو پہنچتا رہتا ہے، ہم ایسے گناہوں سے اللہ تعالی کی عافیت طلب کرتے ہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسانی عمل زمان سابق اور زمان مستقبل کے ساتھ منسلک ہیں اور " ما قدّمتُ "کا تعلق زمن سابق سے ہے اور مستقبل میں ہونے والے اعمال کا تعلق "وما أخّرتُ" سے ہے.

سبق:(24)- "وَمَا أَعلَنتُ وَمَا أَسرَرتُ" سری اور جہری گناہ۔

" وما أسرَرْتُ وما أعلَنْتُ " کیونکہ انسان اپنے اعمال یا تو سرا انجام دیتا ہے یا علانیہ طور پر، اور اس امر میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالی کے ہاں جہری طور پر انجام دیئے جانے والا گناہ، سری طور پر انجام دیئے جانے والے گناہ سے زیادہ شدید تر ہوتا ہے ،اس سے پتہ چلا کہ گناہوں اور معاصی کے اعتبار سے ہو کے درمیان فرق ہے کیونکہ مخفی طور پر کرنے والا گناہگار علانیہ طور پر کرنے والے جیسا نہیں ہے اور دوسرا اشد اور بہت زیادہ مذموم ہے۔

"وَما أَنْتَ أَعْلَمُ به مِنِّي "یعنی جن گناہوں کی تعداد اور ان کے حکم کا مجھ کو علم نہیں کہ وہ گناہ ہیں، یہ سابق مذکور کی تکرار ہے کیونکہ دعاء میں تکرار مستحب ہے۔

اور یہ دعاء نبی ﷺ کی اللہ سبحانہ سے خوف و خشیت رکھنے اور اس کے لئے تذلل اختیار کرنے پر دلالت کرنے والی دعاؤں میں سے ایک ہے

سری، جہری متقدم اور متاخر جیسی عصیان کی تمام انواع کے ذکر کا مقصد یہ ہے کہ طلب مغفرت میں مبالغہ پیدا کیا جائے۔ خیال رہے کہ نبی ﷺ کی جانب سے کی جانے والی اس طرح کی دعائیں آپ ﷺ کی امت کو تعلیم دینے کی غرض سے ہوتی ہیں کیونکہ اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ کو عذاب کا موجب بننے والے ہر قسم کے اعمال سے محفوظ رکھا تھا۔

سبق:(25)- "مقدم "جنت میں جس کو چاہتا ہے داخل کرتا ہے، توفیقِ عمل عطا کر کے اور جس تو ذلیل ورسوا کرتا ہے جہنم میں داخل کر کے، اللہ ہم تجھ سے جنت کا حصول اور جہنم سے نجات مانگتے ہیں۔

"أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ"، " الْمُقَدِّمُ "یعنی بعض بندوں کو اپنی حکمت و مصلحت کے تحت طاعات کی توفیق

دیتے ہوئے اور " اَلْمُؤَخِّرُ "یعنی بعض کو ناکام و نامراد کرتے ہوئے جہنم رسید کرتا ہے، اے اللہ! ہم تجھ سے حصولِ جنت اور جہنم سے خلاصی و نجات مانگتے ہیں۔

" اَلْمُقَدِّمُ "اور" اَلْمُؤَخِّرُ "اللہ تعالی کے دو اسماء ہیں جو اس کے ذاتی اوصاف ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالی کے ساتھ قائم ہیں اور اللہ تعالی ان سے متصف ہے، نیز یہ صفات افعال میں سے بھی ہے کیونکہ تقدیم اور تاخیر کا تعلق مخلوقات کی ذوات، ان کے افعال ،معانی اور اوصاف سے ہے۔

بعض علماء کا کہنا ہے کہ اگر آپ کو اللہ تعالی کے ہاں اپنے مقام و مرتبہ کا اندازہ کرنا ہو تو دیکھو کہ اللہ تعالی نے تمہیں کن اعمال میں مشغول و مصروف کر دیا ہے، کن امور کو تمہارے لئے مسخر کیا ہے، تمہارا جی کن امور میں لگتا ہے اور تمہارے اعضاء و جوارح کن کاموں میں لگے ہیں؟

سبق:(26)-اللہ کے ذکر کے لئے بھی مدد مانگنی چاہئے، حصولِ اطاعت کے لئے بھی دعا مانگنی چاہئے۔"رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي" تزکیہ اور حسنِ اخلاق، نماز کے قیام اور توفیق کے لئے دعا مانگنا چاہئے۔اهدنا الصراط المستقيم

اللہ تعالی کا ذکر کرنے کے لئے اس سے حصول طاعات، نماز قائم کرنے، تزکیہ اور حسن اخلاق اپنانے کی توفیق بھی مانگنی چاہئے(وزَكِّها وأنت خير من زَكَّاهَا)جیسا کہ فرمان الہی ہے:

"اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ "﴿سورۃ الفاتحۃ:6﴾

"ہمیں سیدھی(اور سچی)راہ دکھا"

Guide us to the straight path–

نیز فرمایا:

"رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ "﴿سورۃ ابراهیم :40﴾

"اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد سے بھی، اے ہمارے رب میری دعا قبول فرما۔"

My Lord, make me an establisher of prayer, and [many] from my descendants. Our Lord, and accept my supplication.

سبق:(27)- شکرِ لسانی، شکرِ قلبی اور شکرِ عملی کی دعا مانگنے اور عمل پر ابھارا جارہا ہے۔ شکر، نعمت کی حفاظت اور مستقبل میں مزید نعمتوں کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

"اللَّهُمَّ أَعِنَّا عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ" یہ ایک جلیل القدر اور عظیم الشان دعاء ہے کیونکہ اس کے متعلقات بڑے اعلی واشرف اور افضل الاعمال ہیں، اس لئے کہ سب سے زیادہ نافع دعاء یہ ہے کہ اللہ تعالی کی مرضیات حاصل، اس کی ضد کو دور کرنے اور اس کے اسباب مہیا کرنے میں معاونت طلب کی جائے اور تمام دعاؤں کا دارومدار اسی پر ہے اس میں اللہ تعالی کی عطا کردہ ظاہری اور باطنی لامتناہی نعمتوں پر شکر کی تینوں اقسام: شکر لسانی، شکر قلبی اور شکر عملی اختیار کرنے پر ابھارا جارہا ہے اور قلبی شکر یہ ہے کہ نعمتوں پر "الحمدللہ" کہا جائے اور جوارح کے ذریعہ شکر کا اظہار یہ ہے کہ اللہ تعالی کی نعمتوں کو اس کی طاعات میں استعمال کیا جائے اور اس کی معصیت ونافرمانی میں ان نعمتوں کو استعمال کرنے سے بچا جائے، جیسے انسان کو عطا کردہ دو آنکھیں ہیں کہ اگر بندہ مسلم کسی کے عیب کو دیکھتا ہے تو اس کو ستر میں رکھتا ہے، اپنے کانوں سے کسی کے عیب سنتا ہے تو اس کو بھی چھپاتا ہے ،اس طرح کے تمام امور اعضاء کے شکر میں شامل ہیں۔ شکر لسانی یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالی سے اپنی رضا کو ظاہر کرے کہ اس نے اس کو نعمتوں سے نوازا ہے۔

سبق:(28)- حسنِ عبادت (جو خالص اللہ کے لئے ہو اور نبی کریم ﷺ کے طریقے کے مطابق ہو۔ اسی طریقہ سے شرک وبدعت سے بھی پاک ہو)۔

" وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ " یعنی کامل ترین صورت میں اپنی عبادات کو انجام دینے کی توفیق عطا فرما، اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ بندہ اپنی عبادات کو اللہ تعالی کے لئے سچے اخلاص اور نبی ﷺ کی اتباع کے مطابق اور بدعات کو چھوڑتے ہوئے انجام دے۔

سبق:(29)- تفسیرِ آیۃ الکرسی:۔ قرآن کریم کی اس عظیم ترین آیت میں 12 اسباب بتائے گئے ہیں جو یہ ثابت کرتے ہیں کہ اللہ تعالی ہی عبادت کا مستحق ہے اور اس میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اللہ کی عظمت کو جاننے کے لیے ان 12 اسباب پر تدبر ضروری ہے، اس کے لئے درج ذیل لنک پر موجود میرے بیان میں تفصیلی ملاحظہ فرمائیں۔

سبق:(30)- معوذات سے مراد سورۃ الاخلاص، "سورۃ الفلق" اور "سورۃ الناس"۔ ان سورتوں کے تفصیلی مطالعہ کے لیے میری کتاب "اھداف واسباق" میں موجود مفسرین کے تفسیری نکات ملاحظہ فرمائیں۔

سبق:(31)- سورۃ الاخلاص میں توحیدِ خالص کی دعوت ہے اور سورۃ الفلق میں تمام ظاہری شر سے پناہ اور سورۃ الناس تمام داخلی اور باطنی شر سے پناہ طلب کرنے کی ہدایت ہے۔ نفس اور شیطان کے شر سے پناہ مانگنے کی تاکید، اللہ کے نبی کریم ﷺ اپنے خطابات میں" ونعوذ باللہ من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا" پڑھا کرتے تھے اور نفس کے شر سے پناہ مانگنا سکھایا کرتے تھے۔

الخاتمۃ

AskIslampedia is an Islamic web portal where Islamic authentic information is available in an easy, organized and structured manner, from where the world can know the true Islam in one click In sha Allaah,

Its aim is to spread the correct information of Islam to everyone regardless of religion, creed, race and colour.

AskIslamPedia works on a simple concept that declares "we are only translators or compilers", thus ,collecting the world's scattered knowledge, or in other words it is like a supermarket where all kinds of quality items are available. In Sha Allaah ,

The aim of AskIslamPedia is to work in (50) popular languages spoken around the world (In sha Allaah), Alhamdulillah,
And work has been done on 23 languages in the first phase and in sha Allaah work is ongoing on 20 more languages in the second phase, Alhamdulillah

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)